از تلاوت بر تو حق دارد کتاب
تو ازو کامے کہ مے خواہی بیاب
اقبال

168

تعارفِ قرآنی

خود قرآن کی زبانی

مُرتّبہ

ایم عبدالرحمٰن خاں

چہلیک۔ ملتان شہر

ناشر

ایم۔ ثناء اللہ خان پبلشر اینڈ بک سیلر

۲۶۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

19196

DATA ENTERED

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

اشاعتِ اوّل

تعداد ۱۰۰۰

قیمت ۱۲/عہ

ایم۔ ثناء اللہ خاں پبلشر نے امرت الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور سے چھپوا کر کتب خانہ
ایم ثناء اللہ خاں ۲۶۔ ریلوے روڈ لاہور سے شائع کی۔

Marfat.com

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

سن ۱۹۲۶ء میں ایک بزرگ کے ملفوظات میں انتخاب مرشد کیلئے چالیس شرطیں نظر سے گزریں۔ جن میں پہلی شرط یہ تھی کہ:-

"اُس کا کوئی قول و فعل اپنی ذات کیلئے نہ ہو۔ بلکہ خدا کے لئے ہو"

تب سے مجھے ایسے بزرگ کی تلاش و ملاقات کا اشتیاق رہا۔

پورے سولہ سال بعد اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے ایک ایسے بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ جنہیں نہ صرف مذکورہ بالا صفت سے متصف بلکہ جن کے ہر قول و فعل کو کتاب و سنت کے موافق پایا۔ وہ بظاہر ایک تاجر مگر بباطن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی عملی تفسیر نکلے کہ

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

مومن کی فراست سے ڈرو تحقیق وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

اگرچہ ان کا کوئی سلسلہ بیعت نہیں مگر بفضلِ خدا اس عاجز پر انکی خاص نظرِ عنایت ہے جو میری ہدایت کا باعث بنی۔

اسلئے میں اس کتاب کو اس مردِ غازیؒ کی ذات بابرکات سے منسوب کرتا ہوں

جھلیک ملتان شہر   عبدالرحمٰن خاں

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تعارف	۶
۲	دیباچہ	۸
۳	مقدمہ	۲۲
۴	قرآن نے اپنے لیئے کونسے نام استعمال کئے ہیں؟	۴۵
۵	قرآن کی صفات کیا ہیں؟	۴۸
۶	کیا قرآن نبیؐ کا بنایا ہوا ہے؟	۵۶
۷	ایسی بابرکت کتاب کہاں سے آئی؟	۵۸
۸	کیا ایسا قرآن کوئی اور نہیں بنا سکتا؟	۶۰
۹	آدابِ قرآن کیا ہیں؟	۶۲
۱۰	قرآن پہلے کہاں اور کس حالت میں تھا؟	۶۴
۱۱	قرآن کب اور کس طرح اتارا گیا؟	۶۶
۱۲	قرآن کس ذریعہ سے پہنچا؟	۶۷
۱۳	قرآن کس زبان میں نازل ہوا؟	۶۹
۱۴	قرآن کون لایا؟	۷۱
۱۵	قرآن کس پر اترا؟	۷۴
۱۶	قرآن کے اصول کیا ہیں؟	۷۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷	کیا قرآن عام فہم ہے؟	۷۹
۱۸	قرآن کس لیے نازل ہوا؟	۸۱
۱۹	احکامِ قرآن کیا ہیں؟	۹۱
۲۰	قرآن کن باتوں سے منع کرتا ہے؟	۱۲۵
۲۱	کیا قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے؟	۱۵۴
۲۲	قرآن کا ماننا اختیاری ہے یا جبری؟	۱۵۶
۲۳	قرآن کا ماننا اختیاری کیوں ہے۔جبری کیوں نہیں؟	۱۵۷
۲۴	قرآن سے متعلق امم سابقہ کا کیا خیال ہے؟	۱۵۹
۲۵	پہلی کتابوں کے متعلق قرآن کا کیا نظریہ ہے؟	۱۶۲
۲۶	قرآن کے منکر کون ہیں؟	۱۶۴
۲۷	قرآن پر نہ چلنے والے کون ہیں؟	۱۶۵
۲۸	انکارِ قرآن کے اسباب کیا ہیں؟	۱۶۶
۲۹	قرآن سے کفار کیا سلوک کرتے ہیں؟	۱۷۱
۳۰	عاملِ قرآن کو کیا جزا ملے گی؟	۱۷۵
۳۱	منکر قرآن کو کیا سزا ملے گی؟	۱۷۸
۳۲	قرآن حرف بہ حرف کیسے محفوظ ہے؟	۱۸۳
۳۳	نامۂ ہدایت	۱۸۶
۳۴	شکریہ و دعا	۱۸۸

Marfat.com

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

تعارف

(از فخر الافاضل حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ خیر المدارس جالندھر)

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ واضح ہو کہ تمام علوم شرعیہ کا اصل منبع قرآن پاک ہے۔ اور اسی مشعل ہدایت سے تعلق مع اللہ کا نور اور فلاح دارین کا سرور حاصل ہوسکتا ہے۔ مگر عامۃ الناس کی غفلت و بے پروائی شب و روز حد سے گزرتی جارہی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہر ممکن کوشش سے قرآن کریم کی خدمت تعلیم و تبلیغ و اشاعت کو بجالانا سعادت سمجھا جائے اور عامۃ الناس کو قرآنی علوم و معارف سے روشناس کرکے ان کے قلوب میں قرآن فہمی کی رغبت اور اس پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

اس سلسلہ میں مکرمی جناب خان محمد عبدالرحمٰن خان صاحب مقیم ملتان نے چند عنوانات کے ذریعہ قرآن مجید کا تعارف کرایا۔ اور حسن ظن کی بنا پر بندۂ ناچیز کو اصلاحی نظر سے دیکھنے کا امر فرمایا۔ میں نے عدیم الفرصتی کے

Marfat.com

سبب بعض عنوانات کو اجمالاً اور بعض کو تفصیلاً سرسری نظر سے دیکھا اور کہیں کہیں اصلاحی مشورہ بھی دیا۔

مؤلف سلمہٗ نے جس تندہی اور ہمدردی سے کام لیتے ہوئے عامۃ الناس پر احسان فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ ان کو جزاءِ دارین سے نوازے اور افادہ و استفادہ کی مزید توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ عنوانات عامہ اہل اسلام کیلئے مفید ہونگے اور انکے قلوب میں قرآن مجید کی تلاوت کی رغبت اور مضامین قرآنیہ پر غور کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کیلئے قوی وسیلہ ثابت ہونگے۔ اسلئے عام مبلغین اور تعلیم یافتہ طبقہ کو اسکے مطالعہ سے محظوظ ہونا چاہیئے۔ اور اسلامی انجمنوں کے زیرِ نگرانی جو مکاتب و ادارے جاری ہوں۔ اُنکے اساتذہ و طلبہ پر اس "تعارف قرآنی" کا مطالعہ لازم قرار دینا انشاء اللہ تعالےٰ نافع ہوگا

جالندھر شہر
۵ ذی القعدہ ۱۳۶۳ھ

احقر
خیر محمد حنفی چشتی اشرفی

Marfat.com

۷۸۶

دیباچہ

(از جناب خان محمد اسد خاں صاحب اسد بی - اے ملتانی)

مسلمانوں کی تیرہ سو سال کی تاریخ کا عمومی جائزہ لیا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ ان کے عروج و زوال کی رفتار درحقیقت دین کے اصولی تصور کے متوازی رہی ہے۔ دورِ اول میں کلام پاک بتدریج نازل ہوتا رہا اور صحابہ کرامؓ اسکی ایک ایک آیت کو اپنی سیرت میں جذب کرتے رہے حتیٰ کہ جب اُن پر یہ نعمت تمام ہوئی اور دین مکمل ہو گیا تو ان کی زندگیاں بھی قرآنی سانچے میں ڈھل چکی تھیں۔ ان کے نزدیک دین اور دُنیا یا مذہب اور سیاست کی کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کیلئے قرآن ہی سبھی کچھ تھا اور اُن کی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اُن کی شخصی زندگی کیلئے بہترین نمونہ تھی اور ان کی ہیئت اجتماعیہ کیلئے ہر گونہ مرکز۔ اسی سے اُن کے نفوس کی اصلاح ہوتی تھی اور اسی سے انکی اجتماعیت کی تشکیل۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عربوں جیسی غیر متمدن قوم نے تھوڑے سے عرصے میں دنیا کی تاریخ کو بدل ڈالا۔ نہ صرف اسلامی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی بلکہ ایک ایسی نئی تہذیب وجود میں آگئی جس نے تمام عالم انسانیت کو شدت سے متاثر کیا اور جسے صدیوں تک سب قوموں کی معاشرت و تمدن پر نمایاں فضیلت حاصل رہی۔

Marfat.com

جب تک قرآن مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جان بنا رہا وہ علمی و اخلاقی، دینی و دنیوی ہر لحاظ سے سب پر غالب رہے لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ وہ حاصل شدہ فضیلت و اقتدار پر کچھ مطمئن سے ہو گئے اور اس زندہ قوت سے غافل ہونے لگے جس سے انہیں ان مدارج تک پہنچایا تھا یعنی اب قرآن مجید اُن کے نزدیک مکمل دستورِ حیات کے بجائے محض ایک مذہبی اور علمی کتاب بن کر رہ گیا۔ اب انہوں نے اس کے محکمات اور مسلّمات پر بے چون و چرا عمل کرنے کی جگہ اس کی آیات کی تفسیر میں اور تاویلیں شروع کر دیں۔ اب وہ اسکے معانی بیان کرنے میں علمی موشگافیاں اور فلسفیانہ نکتہ آفرینیاں کرنے لگے مسلمانوں کے اس علمی عروج کے زمانہ میں فلسفۂ یونان کو نئی زندگی مل گئی اور اس نے مسلمانوں کو روحِ قرآن سے بیگانہ کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اسی کا اثر تھا کہ مسلمانوں میں معتزلہ کے نام سے ایک فرقہ پیدا ہوا جس نے اسلام جیسے زندہ دین کو ایک مذہب فلسفہ میں ڈھالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ردِ عمل کے طور پر اشاعرہ کی جماعت پیدا ہوئی جس نے قرآن کو پھر اپنے اصلی رنگ میں پیش کرنے پر زور دیا۔ اسی زمانے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے فلسفۂ یونان کا مقابلہ اسی کے ہتھیاروں سے کر کے اس کا زور بڑی حد تک توڑ دیا۔ پھر بھی یہ سب کچھ علمی و مذہبی حدود کے اندر ہوتا رہا۔ عمومی طور پر مسلمانوں میں پھر اس زندہ قوت کا احیا نہ ہو سکا جو دورِ اوّل میں انہیں قرآن پاک کے سرچشمۂ حیات سے حاصل ہوئی تھی۔

Marfat.com

اسی اثنا میں ایک نمایاں شخصیت جس نے مسلمانوں کی رگوں میں پھر زندگی کا خون دوڑانا چاہا مولانا جلال الدین رومیؒ ہیں۔ انہوں نے قرآن کی حیات بخش قوت کو پوری طرح محسوس کیا اور ایک دفعہ پھر مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ انہوں نے نہایت موثر اور دلنشیں انداز میں یہ دکھانے کی کوشش کی کہ قرآن مجید ہماری زندگی میں کیونکر انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ ان کی یہ کوشش بڑی حد تک کامیاب ہوئی لیکن اقتضائے زمانہ کے مطابق اس رو کا بہاؤ زیادہ تر تصوف کے میدان کی طرف ہو گیا اور اسی لئے اجتماعی طور پر اس سے حسب دلخواہ نتیجہ مرتب نہ ہو سکا۔ بایں ہمہ اُس وقت تک عالم اسلام کا ظاہری ڈھانچہ کسی حد تک بحال تھا۔ جو اندرونی کشمکش اور اتار چڑھاؤ کو کسی نہ کسی طرح برداشت کرتا رہا لیکن خلافت کے زوال اور شیرازہ ملّت کے بکھر جانے کے بعد یہ ظاہری صورت بھی باقی نہ رہی۔

ادھر مسلمانوں کی یہ حالت تھی اور ادھر یورپ میں اسلامی تہذیب و تمدن ہی کے اثرات سے ایک نئی تہذیب عالم وجود میں آ رہی تھی۔ مسلمان علوم و فنون کو جس حد تک پہنچا کر سو گئے تھے اہلِ یورپ نے وہیں سے ان کو آگے بڑھانا شروع کیا اور ایک دو صدیوں کے اندر انہیں کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کی مختلف قومیں علوم عقلیہ اور ان کی بدولت مادّی قوت میں مسلمانوں سے بہت بڑھ گئیں اور جب مغربی تہذیب اور اسلامی تمدن کی آپس میں ٹکر ہوئی تو رفتہ رفتہ ہر میدان میں مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا

Marfat.com

کہ عالمِ اسلام نے مغرب کی مادّی تہذیب کے مقابلے میں شکست کھائی لیکن پسپائی سے انکار ممکن نہیں۔ مسلمانوں کی علمی، اقتصادی اور سیاسی فوقیت جاتی رہی۔ ملک ہاتھ سے نکل گئے جو باقی رہ گئے وہ اقتصادی طور پر یورپین اقوام کے دست نگر اور اس طرح ہر لحاظ سے اُن کے محتاج ہو گئے۔

اس دورِ انحطاط میں جن مسلمانوں کو اس عمومی زوال کا احساس ہوا ان کو دو طبقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو مغرب کی مادّی تہذیب کے مقابلے میں اسلام سے بالکل مایوس ہو گئے۔ اگرچہ زبان سے وہ اسلام کا دم بھرتے رہے لیکن عملی طور پر انہوں نے اسلامی تہذیب کو خیرباد کہہ کر مغربی تمدن کو اپنا مقصود بنا لیا۔ دوسرے وہ جو اسلام سے بحیثیت مجموعی منکر نہیں ہوئے لیکن انہوں نے دین اور دنیا کو الگ کر لیا۔ اپنے اخلاق اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے تو وہ اسلامی احکام کے پابند رہے لیکن دنیوی معاملات میں انہوں نے دین کو دخیل نہ سمجھا۔ گویا انفرادی طور پر تو وہ اسلام پر قائم رہے لیکن اجتماعی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو غیر اسلامی نظاموں کے حوالے کر دیا۔ ظاہر ہے کہ پہلا طبقہ تو بالکل گیا گزرا تھا ہی لیکن دوسرا طبقہ بھی قرآن کے حقیقی مقصود اور اسلام کے اصلی مفہوم کو پیشِ نظر نہ رکھ سکا۔

اسلام اور مغرب کی مادّی تہذیب کے تصادم کا یہ دور نہایت خطرناک ثابت ہوا۔ مادّیت نہ صرف ظاہری اقتدار میں اسلام سے بازی لے گئی بلکہ ذہنی طور پر بھی

Marfat.com

اس نے کو متاثر کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ مسلمان قرآن پاک کو دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ کی طرح ایک مذہبی کتاب سمجھنے لگے۔ اور انہیں اس کا خیال تک بھی نہ رہا کہ دنیا کے مختلف اجتماعی نظاموں کے مقابلے میں قرآن بھی ایک نظام پیش کرتا ہے اور اس دعوے کے ساتھ کہ یہ نظام باقی سب نظاموں پر فضیلت رکھتا ہے مسلمانوں کے احساس کمتری کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اہل مغرب کے سامنے انہیں قرآن کا نام لینے میں بھی شرم آنے لگی!

اس نازک دور میں خدا کی مہربانی سے چند ایسی ہستیاں نمودار ہوئیں جنہوں نے مسلمانوں کو اس طلسم ہیچ مقداری سے نکالنے اور انہیں قرآنی نظام کی عظمت سے آگاہ کرنے کی ـــــ کوشش کی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا آتا ہے۔ اگرچہ وہ مغرب کے استیلا کے راز سے پوری طرح آگاہ نہ تھے لیکن کم از کم مسلمانوں کے انحطاط کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے حسب توفیق مسلمانوں کی اخلاقی اور معاشرتی کمزوریوں کا جائزہ لیا اور انہیں دکھایا کہ وہ اسلامی اصولوں سے کس قدر ہٹ چکے ہیں۔ اہل نظر کا خیال ہے کہ ان کی علمی کوششوں نے ایک عرصہ کے بعد عملی تحریک کی صورت بھی اختیار کی لیکن اسلامی نظام قائم کرنے میں یہ تحریک ان عناصر قوت سے محروم نکلی جو اس وقت تک دوسرے نظاموں کو حاصل ہو چکی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے بعد سب سے نمایاں شخصیت سید جمال الدین افغانیؒ کی ہے۔ رسمی علوم دینیہ کے لحاظ سے وہ حضرت شاہ ولی اللہ کے ہم پایہ نہ سہی لیکن مغرب کی تمام تحریکوں سے واقف ہونے کے باعث عملی حیثیت سے وہ بدرجہا زیادہ وسیع النظر اور کامیاب رہنما ثابت ہوئے۔ درحقیقت وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مغرب کی بڑھتی ہوئی قوت کے مقابلے میں مسلمانوں کو قرآنی نظامِ اجتماعی کی طرف توجہ دلائی اور اس طرح عالمگیر اتحادِ اسلام کی تحریک جاری کی۔ انکی تحریک نے عالمِ اسلام کو بڑی حد تک متاثر کیا بلکہ اس وقت بھی اسلامی ممالک میں جس قدر بیداری پائی جاتی ہے وہ اسی مردِ مجاہد کی براہِ راست یا بالواسطہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ مسلمان کسی علاقے میں بھی عملی طور پر اسلامی نظام قائم نہ کرسکے لیکن اتنا ضرور ہوا کہ وہ مسلمان جو قرآنی تعلیمات کے اجتماعی پہلو سے بے خبری کے باعث اپنے مستقبل سے مایوس ہوتے جارہے تھے بڑی حد تک سنبھل گئے۔

سید جمال الدین افغانی کے بعد جنہوں نے سب سے پہلی بار نہایت واضح طور پر قرآن کے نظامِ اجتماعی کو پیش کیا وہ شہزادہ سعید حلیم پاشا ہیں۔ یہ جواں مرگ مصری شہزادہ اور ترکی وزیر مشرق و مغرب کے علوم والسنہ کے جاننے والے تھے اور حالات زمانہ سے پوری طرح باخبر۔ چنانچہ انہوں نے زوالِ اُمت کے اسباب کی جو تشخیص کی اور پھر اصلاح کی جو تجویز بتائی اس کا خلاصہ خود انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

Marfat.com

"اسلامی دنیا کے موجودہ انحطاط کا سبب یہ ہے کہ اسلامی اصول کی عملی تعبیر غلط یا ناقص طور پر کی گئی ہے پس اس انحطاط کا چارہ کار بھی یہ ہو گا کہ انہی اصول سے زیادہ صحت اور دانائی سے کام لیا جائے نہ یہ کہ ہم اپنے انحطاط کا مداوا اس طرزِ حکومت اور اس طرزِ تمدن کی نقالی قرار دیں جس تمدن نے ان اسلامی اصول ہی کو سرے سے باطل اور ناقابلِ عمل ٹھیرایا ہے۔"

کس قدر صحیح بات ہے کہ اس وقت تک ہمارے آئمہ ملّت اور علمائے دین قرآنی نظامِ اجتماعی کی درست تعبیر سے قاصر رہے ہیں اور اسی سبب سے مسلمان انفرادی طور پر اسلام کے پابند ہونے کے باوجود اجتماعی طور پر مغرب کے کسی نظام کا مقابلہ نہیں کر سکے

دراصل یہ سعادت حضرت علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے لئے مقدر تھی کہ انہوں نے مشرق و مغرب کے علوم عقلیہ حاصل کر کے انہیں قرآن پاک کی خدمت میں صرف کر دیا اور فطرت کی طرف سے ودیعت کی ہوئی غیر معمولی بصیرتِ قرآنی کی بدولت مسلمانوں کے سامنے کلام پاک کی صحیح تعلیم نہایت واضح الفاظ میں پیش کر دی کہ قرآن ہر فرد سے اپنی ذات کی تربیت اور پھر اسکے ذریعے ملت کی تعمیر کے بارے میں کیا نصب العین پیش کرتا ہے۔ چنانچہ یہ حضرت علاّمہ ہی کی تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ وہ مغرب زدہ مسلمان جو کبھی "مہذب" دنیا کے سامنے قرآن اور اسلام کا نام لینے سے شرماتے تھے اب کھلے بندوں نظامِ قرآنی کو پیش کرتے ہیں مسلمانوں کے ذہن میں اسلامی نظام کا صحیح تصور پیدا ہو گیا ہے جسے وہ عملی صورت میں دیکھنے کیلئے

Marfat.com

بیتاب نظر آتے ہیں۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بعض دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی مسلمانوں کا قرآن سے شغف نمایاں طور پر بڑھتا جا رہا ہے جو ایک نہایت مبارک علامت ہے۔ اسی سلسلے میں یہ خبر خاص دلچسپی رکھتی ہے کہ سلطان ابن سعود کے فرزند اکبر امیر فیصل نے پچھلے دنوں امریکہ اور یورپ کے دورے کے اختتام پر لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "مسلمانوں کا معاشرتی اور سیاسی نظام قرآن ہی پر مبنی ہوگا" بظاہر یہ معمولی بات نظر آتی ہے لیکن ایک اسلامی ملک کے شہزادے کا امریکہ و یورپ کی سیاحت کے بعد اس نقطۂ نظر کا اظہار کرنا خاص طور پر قابلِ توجہ ہے کیونکہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت دنیائے اسلام کا ذہنی رخ کس طرف کو ہے۔

اس تاریخی پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھنا یہ ہے کہ آخر قرآن مجید کے نازل ہونے کا مقصد کیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں خود کلام پاک کے اندر بہت سی آیات موجود ہیں۔ چونکہ کلام پاک کے فوائد و برکات بیشمار ہیں اسلئے مختلف مقامات پر مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے لیکن ایسی تمام آیات کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک نے خود اپنے نزول کا سب سے بڑا مقصد اور اپنے تمام مقاصد کا خلاصہ ذیل کی آیۂ مقدسہ میں بیان کر دیا ہے:-

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورۂ فتح)

"وہی ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور سچے دین کے ساتھ تاکہ اسے غالب کرے ہر دین پر"

Marfat.com

گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ ایک "ہدیٰ" اور دوسرا "دین الحق"۔ "ہدیٰ" سے مراد ہدایت یا رہنمائی ہے یعنی انسان کی زندگی کو ہر طرح صحیح راستے پر چلانے کا دستور العمل۔ انسان کی ظاہری و باطنی ہر قسم کی بھلائی کیلئے جس قدر تدبیریں ہو سکتی ہیں وہ اسی کے تحت میں آجاتی ہیں۔ اسی طرح "دین الحق" سے سے بھی سچا راستہ یعنی زندگی کا صحیح طریقہ مراد ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان دونوں میں فرق کیا ہوا؟

جہاں تک انسانوں کی انفرادی زندگی یعنی تزکیہ نفس اصلاحِ اخلاق اور درستیٔ اعمال کا تعلق ہے دُنیا کے اکثر مذاہب کا نقطۂ نظر قریب قریب ایک ہے۔ قرآن پاک بحیثیت "ہدیٰ" اس مقصد میں بھی باقی تمام کتب مقدسہ میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس کے نزدیک صرف اتنا کافی نہیں ہے بلکہ انفرادی اصلاح کے ساتھ ایک اجتماعی نظام کی بھی ضرورت ہے جس کو "دین الحق" سے تعبیر کیا گیا ہے اور پھر اس اجتماعی نظام کا بھی محض "دین الحق" ہونا کفایت نہیں کرتا بلکہ اسکی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ باقی تمام دینوں یعنی اجتماعی نظاموں پر غالب آجائے

اکثر مفسّرین اس آیت کا مفہوم یُوں بیان کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اسلام کا باقی دینوں پر غلبہ دو طرح کا ہے۔ ایک علمی اور دوسرا عملی۔ علمی طور پر بذریعہ دلائل دوسرے دینوں پر اسلام کی فضیلت ثابت ہے اور عملی طور پر اسلام دورِ اوّل میں اپنا غلبہ ثابت کر چکا ہے۔ اگر اس تشریح کو درست سمجھ لیا جائے تو گویا عملی

Marfat.com

طور پر اب اسلام کے اقتدار کی ضرورت باقی نہیں ہے محض علمی اور نظری فضیلت سے قرآن کا مقصد پورا ہو جاتا ہے حالانکہ "لیظہرہ" کا ٹکڑا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کا غلبہ صرف دلائل کے ذریعے نہیں بلکہ ہر لحاظ سے مقصود ہے۔ اصل میں یہ پھیر محض اس لئے پڑتا ہے کہ "لیظہرہ علی الدین کلہ" کو خدا کی طرف سے اسلام کا دائمی غلبہ کا فیصلہ اور اعلان سمجھ لیا جاتا ہے اور جب دنیا میں عملی طور پر اسلام کا غلبہ نظر نہیں آتا تو اس فیصلہ اور اعلان کو محض علمی اور نظری حیثیت تک محدود کر دیا جاتا ہے حالانکہ "لیظہرہ" کے لام سے ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ کا اعلان نہیں بلکہ مقصود یا نصب العین کا اعلان ہے یعنے اللہ تعالےٰ نے یہ غیر مشروط فیصلہ نہیں فرما دیا کہ اسلام کے نام لیوا ہر حال میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں پر غالب رہیں گے بلکہ ان کے سامنے یہ نصب العین رکھ دیا ہے کہ اس دین کو باقی تمام دینوں پر غالب رہنا چاہیئے۔ مسلمان ایک بار جو یہ غلبہ و اقتدار حاصل کر چکے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بس قرآن کا مقصد پورا ہو چکا بلکہ یہ تو صرف اس بات کا عملی ثبوت تھا کہ قرآن پاک کا پیش کردہ نظام محض نظری یا خیالی نہیں بلکہ فی الواقع ممکن العمل ہے اور مسلمان جس وقت بھی "اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" کی شرط پوری کر دیں ان کے سر پر "اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ" کا تاج رکھا جا سکتا ہے۔ (آل عمران رکوع ۱۴)

کہا جا سکتا ہے کہ اگر افراد کی صحیح تربیت ہو جائے تو کیا خود بخود ایک ملت

Marfat.com

کی تشکیل نہیں ہو جائے گی؟ بے شک ہو جائے گی بشرطیکہ یہ تصور اور یہ نصب العین افراد کے سامنے ہو ورنہ ممکن ہے کہ ہر فرد اپنی جگہ نیک نفس اور نیک سیرت ہو جائے لیکن ان سے ایک نظام اجتماعی ترکیب نہ پائے۔ نہایت موزوں اور عمدہ اینٹیں لاکھوں کی تعداد میں تیار ہو سکتی ہیں لیکن جب تک ایک عمارت کا نقشہ پیش نظر نہ ہو ان اینٹوں کی حیثیت محض ایک انبار کی رہے گی۔ مسلمانوں کے لئے یہ نقشہ ملّت یا اُمّت کی تشکیل ہے۔ اگر یہ نقشہ ہر فرد واحد کے پیش نظر رہے گا تو تعمیر ملّت کا امکان ہے ورنہ "کسے را باکسے کارے نباشد" کی خیالی جنت تو عالم وجود میں آ سکتی ہے لیکن ایسی ملّت یا اُمت پیدا نہیں ہو سکتی جس سے دین الحق کے تمام دینوں پر غالب ہونے کا قرآنی مقصد پورا ہو۔

اسی تصور میں شفاعت اور مغفرت کا راز بھی پنہاں ہے۔ مثلاً اگر ایک ایک اینٹ کو الگ الگ جانچا جائے تو شاید بہت کم اینٹیں ہر پہلو سے درست پیمائش اور صحیح معیار پر پوری اُتر سکیں اور ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کے ٹکڑے تو کسی حساب میں نہ آئیں لیکن مکان کی تعمیر مقصود ہو تو اچھی اینٹوں کے ساتھ ساتھ نہ صرف ذرا کم و بیش معیار کی اینٹیں بلکہ حسب موقع چھوٹے بڑے ٹکڑے بھی عمارت میں نہایت عمدگی سے کھپ جائیں۔ عین یہی صورت تعمیر ملّت میں پیش آتی ہے۔ یہ تو بالکل ناممکن ہے کہ اُمت کے تمام افراد اسلام کے بلند معیار پر پورے اتریں لیکن ملّت میں صالح افراد کی خاصی تعداد موجود ہو اور ہیئت اجتماعیہ

Marfat.com

قائم رہے تو باقی ہر قسم کے افراد کی خامیاں اور کوتاہیاں ڈھنپ جاتی ہیں اور بہ حیثیت مجموعی ملت اپنے مقصد میں کامیاب رہتی ہے۔ گویا جب اسلامی نظام باقی نظاموں پر غالب رہے تو اس حالت میں اسلامی نظام کے اندر ایک حد تک ناقص افراد کی سمائی ہو جاتی ہے اور اس طرح گنہگار مسلمانوں کی مغفرت کا بھی پہلو نکل آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایسے مسلمانوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی وقت اسلامی نظام کی ایسی تشکیل نہ ہو سکے کہ وہ دوسرے نظاموں پر غالب آجائے تو ملت کے صالح افراد کے اعمال بھی بحیثیت مجموعی بے نتیجہ ٹھیرینگے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ جب تک افراد کی اصلاحِ نفس مکمل نہ ہو جائے ملت کی تشکیل کیونکر ممکن ہے؟ بظاہر یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے لیکن زندگی کے حقائق پیشِ نظر ہوں تو اس اندازِ فکر کی خامی صاف نمایاں ہو جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں انفرادی اور اجتماعی مقاصد لازم وملزوم سے رہتے ہیں اور ان میں سے کسی کو مقدم اور کسی کو مؤخر قرار دینا مشکل ہوتا ہے جس طرح کوئی پہلوان صرف اسی خیال سے ورزش پر اکتفا کرتا رہے کہ کشتی لڑنے سے پہلے اُس کی جسمانی طاقت کمال کو پہنچ جائے تو ظاہر ہے کہ عمر بھر اُس کو نہ اپنے کمال پر اطمینان ہو سکیگا اور نہ وہ کسی سے زور آزمائی کر سکے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ ورزش کے ساتھ ساتھ کشتی بھی لڑتا رہے تو بیک وقت دونو مقصد حاصل ہوتے رہیں گے عین یہی حالت

Marfat.com

کسی فرد کی انفرادی اصلاح اور اس کے اجتماعی مقاصد کی ہے۔ اگر اجتماعی نصب العین کو اُس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ انفرادی اصلاح کی تکمیل نہ ہو جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ تکمیل مرتے دم تک میسر نہ ہو اور اجتماعی مقاصد کی نوبت ہی نہ آنے پائے لیکن انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی مقاصد کا بھی خیال رکھا جائے تو انفرادی اصلاح کا معیار بھی لازمی طور پر بلند اور رفتار بھی خود بخود تیز ہو جائے گی۔

غرضیکہ قرآن مجید کا سب سے بڑا مقصد اُسی وقت پورا ہو سکتا ہے۔ جب اسلامی نظام باقی تمام نظاموں پر غلبہ حاصل کر لے اور یہ صورت اُسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے ہر عمل میں اس نصب العین کا تصوّر قائم رکھیں مانا کہ کسی ایک فرد کے لئے مشکل ہے کہ وہ اُمت کی پریشانی کے دور میں اس کی شیرازہ بندی میں کامیاب ہو سکے لیکن جس طرح حج کے ارادے سے روانہ ہونے والے مسافر کو راستے میں مر جانے پر بھی حج کا ثواب مل سکتا ہے اسی طرح جو شخص مرتے دم تک اس قرآنی نصب العین تک پہنچنے کی عملی کوشش کرتا رہے گا یقیناً اُس کی کوشش کا اجر ضائع نہ ہو گا۔ اس کے خلاف اگر خدانخواستہ قرآنی مقصد کا صحیح تصوّر بھی نگاہ کے سامنے نہ ہو گا تو بخیالِ خود جتنے اچھے سے اچھے اعمال بھی کارِ ثواب سمجھ کر کئے جائیں گے۔ ان کا نتیجہ معلوم۔

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کچھ عرصے سے مسلمانوں میں تعلیماتِ قرآنی کی

Marfat.com

طرف توجہ بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ تعارف قرآن کے نام سے یہ مجموعہ آیات بھی اسی رد کا نتیجہ ہے۔ مؤلف نے اس میں صرف وہ آیات مقدسہ جمع کر دی ہیں، جو خود قرآن پاک سے متعلق ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اوامر و نواہی بھی شامل کر دیے ہیں ظاہر ہے کہ یہ اوامر و نواہی جامع یعنی تمام احکام قرآنی پر مشتمل نہیں ہو سکتے کیونکہ احکام صرف ایسی نصوصِ صریحہ ہی سے حاصل نہیں کیے جاتے بلکہ انکا استنباط قصص و امثلہ کے مختلف اجزا سے بھی ہوتا ہے۔ لہذا یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس مقصد کیلئے تو تمام قرآن کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ مجموعہ گویا قرآن کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ چونکہ اس انتخابِ آیات سے مجموعی طور پر زیادہ تر انفرادی اصلاح ہی کا تصور ہوتا ہے۔ اسلئے قرآن مجید کے حقیقی مقصد کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ تاکہ اس کا یہ پہلو نظر انداز نہ ہونے پائے۔ رہا یہ سوال کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے کونسا نظامِ اجتماعی پیش کرتا ہے۔ سو اس مسئلہ پر علامہ اقبالؒ نے بہت روشنی ڈالی ہے۔ اس مردِ عارف نے نہ صرف مسلمانوں کو اپنی دولتِ گم گشتہ سے باخبر کیا ہے بلکہ دنیا بھر کو حکومتِ الٰہیہ کے قرآنی نظام سے روشناس کر دیا ہے۔ اور عصر حاضر کے تمام اجتماعی نظاموں کے ساتھ ہر پہلو سے اس کا مقابلہ کر کے دکھا دیا ہے کہ اس میں ان سب پر غلبہ پانے کی صلاحیت موجود ہے۔ مگر اسکی تفصیلات کیلئے خود قرآن ہی کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے

نئی دہلی ۹ مارچ ۱۹۴۵ء

اسعد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

عقل و شعور کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی کسی بیماری کیلئے حکیم کے مشورہ و امداد سے بے نیاز ہو کر طبِ اکبر سے کوئی نسخہ تجویز کرے۔ تو وہ اس کیلئے شاید ہی مفید ثابت ہو۔ کیونکہ مریض ادویہ کے خواص۔ موسم کے اثر اور طبیعت کے میلان میں تطابق نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کوئی ڈاکٹر یا حکیم بیمار ہوا۔ اس نے اپنا علاج خود نہیں کیا۔ بلکہ ماہر امراض افراد کو بلا کر اپنا مرض تشخیص کرا لینے کے بعد علاج کرایا۔ کیونکہ وہ اپنے جسم کی مشینری میں پیدا ہونے والے نقص یا خرابی کا اندازہ کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ بعینہٖ یہی حالت اس انسان کی ہے۔ جو ہدایتِ الٰہی سے بے نیاز ہو کر اپنا علاج خود کرنا چاہتا ہے۔ مگر شفایاب نہیں ہوتا۔

جس طرح کسی ایجاد کے حسن و قبح اور اثر و اعجاز کا احاطہ اسکے موجد کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اسی طرح فطرتِ انسانی کے رازہائے درون پردہ کو اسکے خالق کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ خلاقِ عالم انسان میں مندرجہ ذیل نقائص بتلاتا ہے۔

۱۔ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء ۵) آدمی پیدائش سے کمزور بنا ہے۔

۲۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۲) اور آدمی بڑا جلد باز ہے

۳۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (الکہف ۷) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

19/47

Marfat.com

وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل ۷/۱۵) اور آدمی بڑا ناشکرا ہے۔

ان نقائص سے آگاہ کرنے کے بعد اسے صاف طور پر بتلا دیا گیا کہ

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ (البقرہ ۴/۱) تم کو ایک مدت تک زمین میں رہنا ہے

کیونکہ

لَتُبْلَوُنَّ فِيْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ (آل عمران ۱۹/۴) تم اپنی جان و مال سے آزمائے جاؤ گے۔

مگر مذکورہ بالا نقائص کی وجہ سے اتنی رعایت کی گئی کہ

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً (الانبیاء ۳/۱۴) ہم تم کو برائی اور بھلائی پہنچا کر آزماتے ہیں۔

چنانچہ جہاں مولا پاک نے انسانی ضروریات پورا کرنے کے لئے ارض و سما آفتاب و ماہتاب۔ بحر و بر۔ شجر و حجر۔ آب و ہوا۔ چرند و پرند وغیرہ مہیا کئے وہاں اس نے انسان کی کمزوری عجلت پسندی اور مبارزت طلبی کے پیش نظر اسکے نظام حیات کو چلانے کے لئے لائحہ عمل کے انتخاب کی ذمہ داری اس کے کندھوں پر نہیں رکھی۔ کیونکہ

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (المومنون ۴/۱۸) ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے

Marfat.com

بلکہ خود ہی اس کی راہنمائی اور ہدایت کے لیئے ایک ایسا ضابطۂ عمل یعنی قرآن مجید مقرر کر دیا ہے جو اسکے نظامِ زندگی کے ہر دور اور ہر شعبہ کے لیئے ایک مکمل راہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس ضابطۂ عمل کے مختلف احکام وقتاً فوقتاً اور عہد بعہد حسب ضرورت مختلف پیغمبروں کی وساطت سے انسانوں تک پہنچائے جاتے رہے یہاں تک کہ حضور سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس ضابطۂ عمل کو بہ تمام وکمال مگر تدریجاً اس کی اصلی شکل وصورت میں نازل فرما کر اعلان کر دیا کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ پ ۶)

آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر نعمت تمام کر دی۔

یعنی تمہاری راہنمائی وہدایت کے لیئے ایک ایسا صحیفہ بھیجا جس کے اخبار و قصص میں پوری سچائی۔ جس کے قوانین و احکام میں پورا توسط و اعتدال ہے۔ جو سابقہ ادیان و صحائف کی کمی پوری کرتا ہے جو بیک وقت تاریخِ امم بھی ہے۔ نصیحت و بصیرت بھی ہے۔ فوز و فلاح بھی ہے۔ سیاست و حکمت بھی ہے۔ دعا و مناجات بھی ہے۔ دوا بھی ہے۔ شفا بھی ہے۔ معلم اخلاق و عبادات بھی ہے ہادیِ معاملات بھی ہے۔ شعبہ ہدایات بھی ہے۔ مجموعۂ تعلیمات بھی ہے اور رہبرِ عقائد بھی ہے۔ اسکی تشریح و تفسیر تو ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ مگر اس میں اضافہ و ترمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔ جو ہر زمانے اور ہر انسان کے لیئے ایک ایسا جامع و مکمل قانون ہے کہ

Marfat.com

اگر انسان عقل و خرد اور فہم و ادراک سے کام لے کر اس ضابطہ کی روشنی میں اپنی منزل مقصود کا راستہ تلاش کرے تو وہ نہ صرف دنیا میں سرفراز و سربلند ہوگا بلکہ ابدی نعمتوں کے گھر یعنی جنت النعیم میں جا پہنچے گا۔

رشد و ہدایت کے اس اہتمام نے انسان سے قانون سازی کے تمام حقوق ہمیشہ کے لئے چھین لئے ہیں۔ کیونکہ قانون یا ضابطہ حاکم یا بادشاہِ وقت ہی ملکی انتظام یا ملی شیرازہ بندی کے لئے بنایا کرتا ہے۔ مگر انسان حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے۔ راعی نہیں بلکہ رعایا ہے۔ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے معبود نہیں بلکہ بندہ ہے۔ یہ ہر چیز پر قادر نہیں۔ ہر بات سے واقف نہیں۔ چھپے ہوئے رازوں کو جان نہیں سکتا۔ کھلی نشانیوں کو سمجھ نہیں سکتا۔ عقل اس کی محدود۔ علم اس کا قلیل۔ غیب سے ناواقف۔ حال سے بے خبر۔ صبر و تحمل۔ توسط و اعتدال۔ عدل و انصاف میں کمزور۔ مگر ظلم و طغیان میں ہشیار۔ اسلئے قانون بنانا اس کا کام نہیں۔ اس کا کام صرف قانون الٰہی پر چلنا ہے۔ کیونکہ

۱۔ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (النساء ۱۹/۵) جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے۔ اور

۲۔ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرہ ۱۳/۱) اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں

۳۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ۱۹/۳) اور اللہ ہی سب کچھ کر سکتا ہے۔

Marfat.com

۴- اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط (الاعراف ۷/۸)
خبردار خلق بھی اسی کی ہے (سب کچھ بنایا بھی اسی نے ہے) اور حکومت بھی اسی کی (رہے)

بلکہ یہ حق بھی اسی کا ہے۔

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (المومن ۲/۴۴)
لہٰذا حکم اللہ بزرگ و برتر ہی کے لئے خاص ہے۔

اس کی بادشاہت میں کوئی حصہ دار نہیں ہو سکتا۔

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ (بنی اسرائیل ۱۲/۱۵)
بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

نہ وہ اپنے احکام میں کسی کو شریک بناتا ہے

وَّلَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا (الکہف ۱۴/۱۵)
وہ اپنے حکم میں کسی کو حصہ دار نہیں بناتا۔

مگر اس صراحت و وضاحت کے باوجود بعض انسانوں نے احکام الٰہی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ انہوں نے نہ صرف اس شہنشاہِ عالم کی شہنشاہیت نہ ماننے پر اصرار کیا۔ اس کے احکام پہنچانے والے سے تکرار کیا۔ بلکہ اسکے احکام و فرامین سے بھی انکار کیا۔ اور دنیا میں اپنی بادشاہت قائم کر کے دنیا کے امن و امان اور انتظام و انصرام کے لئے قانونِ الٰہی سے کام لینے کی بجائے ایک خود ساختہ

Marfat.com

آئین تیار کر کے مروج کیا۔ مگر آج تک نہ تو کسی کی بادشاہت کو دوام حاصل ہوا نہ کوئی انسان مشترکاً یا منفرداً ابدالاباد تک کے لئے کوئی عالمگیر ضابطہ علم و عمل مرتب کر سکا۔ نہ کسی انسان کا بنایا ہوا قانون ایک ملک کی بجائے دوسرے ملک کے لئے یا ایک قوم کی بجائے دوسری قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکا اور نہ انسانی قانون اس کے اپنے ملک اور اپنی قوم کی خرابیوں اور برائیوں کا کماحقہٗ انسداد کر سکا۔

حالانکہ انسانی قانون کے واضعین بڑے بڑے قانون دان۔ جج۔ ماہر سیاسیات اور تجربہ کار افسر ہوتے ہیں۔ جو پورے غور و فکر کے ساتھ مسودہ تیار کرتے ہیں۔ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اسے مشتہر کرتے ہیں۔ بسا اوقات رائے عامہ معلوم ہو جانے کے باوجود مزید جانچ پڑتال کے لئے اسے مجلس منتخبہ (سلیکٹ کمیٹی) کے سپرد کرتے ہیں اس کے بعد مجلس وضع آئین و قوانین میں پیش ہوتا ہے۔ تو اس میں پھر کئی ترمیمیں کرتے ہیں۔ جب یہ تمام مراحل طے ہونے کے بعد وہ قانونی شکل اختیار کرتا ہے۔ تو اس پر عمل درآمد کرانے کیلئے اصول و قواعد مرتب کرتے ہیں۔ عمل درآمد کو ابھی تھوڑی مدت نہیں گزرتی کہ اصول و قواعد کے نقائص ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن کیلئے پرچہ ہائے تصیح (correction slip) جاری کئے جاتے ہیں اور بعض حالات میں اصل قانون کی خامیوں کو رفع کرنے کے لئے پھر ترمیمی قانون تیار کر کے اس خامی

Marfat.com

کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اگر اتنی محنت اتنے غور و فکر اور اتنی کد و کاوش کے باوجود چوروں۔ راہزنوں ڈاکوؤں۔ قاتلوں۔ ظالموں اور زانیوں کو سزا سے بچنے کے لیئے یہی قانون ہی چور دروازے مہیا کرتا ہے بلکہ بسا اوقات امن و امان کی بجائے مزید فتنہ و فساد کا موجب ہوتا ہے۔ جس کا آئے دن مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۔ ہر ملک و قوم کا الگ الگ قانون اور ضابطہ اپنی کرشمہ سازیوں سے بڑی بڑی ہوشمند قوموں کو ایک دوسرے سے دست بہ گریبان کراتا آیا ہے بلکہ ہمیشہ انسانی علم و حکمت۔ تدبر و سیاست ہمت و جرات محض مختلف النوع نظام و قانون کی بنا پر قوموں کے سفینوں کو گرداب ہلاکت میں پھنساتی رہی ہے۔

۳۔ جس مالک الملک کے طوقِ غلامی کو انسان نے عاجلانہ طور پر اپنی گردن سے اتار دیا تھا۔ اس انسان کو اس کا خود ساختہ قانون ہی اپنے ہمجنسوں کا غلام بنا رہا ہے اور انسان پر خود انسان خدائی کر رہا ہے۔ کیونکہ جس قارونیت۔ فرعونیت۔ یزیدیت اور استبدادیت کو قانونِ الٰہی مٹانا چاہتا ہے۔ اسے انسانی قانون نے ہمیشہ بحال رکھنے کی کوشش کی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر انسانی قانون کے راستہ میں وہ کونسے نشیب و فراز ہیں جن پر چل کر انسان کو قدم قدم پر ٹھوکریں کھانی پڑیں۔ تھوڑے سے غور و فکر کے بعد اس کا یہ بالکل صاف اور واضح جواب ملتا ہے کہ انسانی قانون میں ایسا

Marfat.com

کوئی انتظام نہیں۔ نہ ہو سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر کس وناکس کو اس کی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی نیکی و بدی کا ثواب و عذاب دیا جا سکے انسانی قانون صرف یہ چاہتا ہے کہ اس نے جو حدود و تعزیرات مقرر کی ہیں۔ ان کو توڑنے کی کوشش نہ کرو۔ ویسے تمہیں اختیار ہے۔ جو چاہو سو کرو۔

انسانی قانون کے مقاصد مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ کسی وقت کسی جگہ جبر و استبداد۔ بدعہدی و بدمعاملگی۔ بداخلاقی و بے حیائی۔ عیب جوئی و دروغ گوئی۔ سود خوری و حرامکاری اور نفاق و شقاق کی تخم ریزی وغیرہ کو جرم ہی نہ قرار دیا جائے اور نہ اسکی کوئی بازپرس ہو بلکہ انہیں مصلحت کا خوشنما جامہ پہنا کر پیش کیا جائے۔ جب اس طرح انسان کو بخلاف حکم لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ شتر بے مہار کی طرح اللہ کی اس سرزمین میں فتنہ و فساد کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے تو نتیجہ ظاہر ہے انسانی قانون میں ہر قول و فعل کی بازپرس اور جواب طلبی کے فقدان ہی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں ایک طوفان برپا ہے تباہی و بربادی کے بادل گھر آئے ہیں اور اس شمع ہدایت کے سوا کوئی اور راہ نجات نظر نہیں آتی جسے انسان نے گلدستہ طاقِ نسیاں بنا کر یہ مصیبت اپنے سر لی ہے۔ کیونکہ قرآن بتلاتا ہے کہ یہ نظامِ کائنات فضول نہیں بنایا گیا۔ بلکہ دیگر مقاصد کے علاوہ اس کا یہ بھی مقصد ہے کہ اس نظامِ کائنات میں جو شخص جونسا کام کرے

Marfat.com

اسے اس کا بدلا یا اجر دیا جاوے۔

وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ (الجاثیہ ۳/۲۵)

اللہ نے زمین و آسمان حکمت کے ساتھ پیدا کئے ہیں۔ تاکہ ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ مل جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جاویگا۔

اس لئے جو بھی انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اس سے اسکے ہر قول و فعل کی نسبت بازپرس ہوگی۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ (الاعراف ۱/۱)

سو ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے (جواب طلب کرینگے) جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

مگر اس دن نہ تو رشوت چل سکے گی نہ کسی کی سفارش کام آئے گی نہ کوئی کسی کی امداد کر سکے گا۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْھَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ (البقرہ ۶/۶)

اور ڈرو اس دن سے جبکہ کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ نہ اسکی طرف سے کوئی سفارش ہوگی نہ اسکی طرف سے کوئی بدلہ لیا جائیگا اور نہ

Marfat.com

ان کو (کوئی) مدد پہنچ سکے گی۔

بلکہ

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ   جیسا عمل وہ (دنیا میں) کرتے رہے

(السبا ۵۴)   ویسا ہی ان کو بدلا ملے گا۔

یہ ہے وہ قانونِ قدرت جس کی گرفت سے کوئی شخص نہیں بچ سکتا۔ خواہ وہ ایک ملک سے بھاگ کر دوسرے ملک میں پناہ لیتا پھرے۔ مگر وہ مملکتِ الٰہی سے باہر نہیں جا سکتا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ   اے گروہ جن وانسان اگر تم سے ہو سکے

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ   کہ زمین اور آسمانوں کے کناروں

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ   سے نکل بھاگو۔ تو نکلو۔ مگر بدوں زور

اِلَّا بِسُلْطٰنٍ   (الرحمٰن ۲/۲)   کے نہیں نکل سکتے۔

اس لئے اس پر عمل کرنے والا انسان روزِ حساب کے خوف اور جزا و سزا کے ڈر سے خداشناسی و خداترسی۔ دیانت و امانت۔ پاکیزگی و پرہیزگاری حق جوئی و صداقت شعاری۔ حلال خواری و نیکوکاری اور شرم و حیا کا مرقع نظر آئے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو کریگا سو پاویگا ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

Marfat.com

اس کے لیے کسی کنٹرول یا آرڈیننس کی ضرورت نہیں۔ اس کا ایمان اس کے معاملات کو صحیح اور جائز طریقہ سے خود بخود کنٹرول کر رہا ہوتا ہے۔ جس کی ہزاروں نظیریں تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ مگر قانونِ انسان اس نعمتِ غیر مترقبہ سے محروم ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ہر جگہ اور ہر زمانے میں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔

(۲)

"تہذیبِ جدید" کی "روشن خیال پیداوار" قرآن سے آج بدیں وجہ منحرف ہو رہی ہے کہ قرآن ایک خاص خطہ میں ایک خاص قوم پر۔ خاص حالات میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے اس کے قوانین وضوابط آج ناقابلِ عمل ہیں جبکہ زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے۔ مگر تعلیمِ قرآن سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ کتاب کسی خاص ملک یا خاص قوم کے بادشاہ کی طرف سے نہیں بھیجی ہوئی۔ بلکہ اس مبارک کتاب کا نازل کرنے والا خود پروردگار عالم یعنی رب العالمین ہے جو صاف کہتا ہے کہ

۱۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (ص ۵/۲۳) یہ قرآن ساری دنیا کے لیے نصیحت ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ (الجاثیہ ۲/۲۵) یہ قرآن لوگوں کیلئے بصیرت ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ (آل عمران ۱/۱۳۸) یہ لوگوں کیلئے بیان ہے۔

Marfat.com

وہ کہیں یہ نہیں کہتا کہ اس نے اس نعمت کو کسی کالے یا گورے۔ رومی یا حبشی۔ عرب یا عجم۔ ترک یا تاتار۔ چینی یا ہندی کیلئے مخصوص کیا ہے۔ نہ اس نے اس مجموعۂ نصیحت و بصیرت کے پہنچانے والے کو کسی خاص قوم یا ملک کو دعوت دینے کے لئے بھیجا بلکہ اُن کو بھی تمام دنیا کو خبردار و ہوشیار کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔

۱۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ (الفرقان ۱/۱۹)	بابرکت ہے وہ جس نے اپنے بندہ خاص پر قرآن اتارا تاکہ وہ تمام دنیا کو ہشیار کرے (ڈرائے)
۲۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (السبا ۳/۲۲)	(اے محمدؐ) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بھیجا ہے۔
۳۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف ۲۰/۹)	اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بناکر) بھیجا گیا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی دعوتِ قرآن کے لئے زمانے کی قیود اڑانے کے لئے یوں اعلان کرایا کہ

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ (الانعام ۲/۷)	میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے۔ تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے

Marfat.com

ان سب کو (عذاب الٰہی) سے ڈرایا۔

چنانچہ تھوڑے سے غور و فکر کے بعد یہ عقدہ خود بخود کھل جاتا ہے کہ اس قانون کو تمام دنیا پر نافذ کرنے کی غرض و غایت کیا تھی۔ قرآن ہمیں بتلاتا ہے کہ تمہارا خالق وہی ہے۔ جو تمہارا رازق بھی ہے۔ حاکم بھی ہے اور معبود بھی اسلئے تمہارے لیئے صرف ایک دین یعنی اسلام ہی اس نے پسند کیا ہے

رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔ (المائدہ ۱/۶)

وہ دین ہمیں تسکینِ روح و اطمینانِ قلب کے لئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدائے واحد کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ بناؤ۔ نہ اس کے سوا کسی کی بادشاہت حقیقی تسلیم کرو۔ بلکہ اپنی تمام حکومتیں صرف اللہ ہی کو سونپ دو۔ اسی کے حکم و حکمت کے ماتحت رہو۔ کسی کو اپنا نجات دہندہ نہ سمجھو۔ بلکہ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اپنے ملک و ملت کے لئے کسی دستور و آئین کو اساس نہ بناؤ۔ بلکہ ضابطۂ الٰہی اور اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں چلو۔ نسل و رنگ۔ زبان و وطن معیشت و سیاست تفوق و برتری کے امتیازات مٹا کر فقط آستانِ الٰہی پر سر بسجود ہو جاؤ۔ اور اسکے دربار سے جو بھی ملے۔ خواہ وہ موت کا جرعۂ تلخ ہی کیوں نہ ہو ہنسی خوشی قبول کر کے اطاعت بجالاؤ۔

قرآن کا خاصہ ہے کہ وہ احکام الٰہی سنانے پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ہر امر و نہی

Marfat.com

کے حسن و قبح کو وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ کسی کو راہ ہدایت ضلالت کی شناخت میں دشواری نہ ہو۔ چنانچہ اسی اصول کے ماتحت ہ خدا کے سوا دوسروں کو حاکم ماننے یا خدا کی بادشاہت سے انکار کر کے پنی بادشاہیاں قائم کرنے کی خرابیوں کو ان لطیف اشاروں کے ذریعہ بے نقاب کرتا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء ۲/۱۷)	اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں خراب ہو جاتے۔
وَمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (المومنون ۵/۱۸)	نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہر خدا اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔
لَوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ۵/۱۵)	اگر اس کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں انہوں نے عرش والے تک راستہ ڈھونڈھ لیا ہوتا۔

یہی وہ خرابی تھی۔ جسے اس علیم و خبیر نے بھانپ کر اس کے انسداد کے لئے

Marfat.com

تمام دنیا کے لئے ایک ہی دین اور ایک ہی قانون مقرر فرمایا تاکہ انسان ملکی یا ملی فائدہ کے لئے فوج کشی یا ملک گیری کی ہوس سے بچا رہے۔ اور اسے کسی مخلوق کا محتاج نہ بننا پڑے۔ مگر انسان نے کفرانِ نعمت کرتے ہوئے اپنے قول و فعل سے آیات اللہ کو جھٹلایا ہر قوم و ہر ملک کے اندر بادشاہی قائم کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تفوق و برتری نے ہمیشہ ان حاکموں اور فرمانرواؤں کو آپس میں لڑائے رکھا۔ چنانچہ اس کی وجہ سے آج بھی نظامِ کائنات میں ایک عظیم خرابی پیدا ہے۔ مگر انسان کی اس سعیِ ناتمام نے ببانگِ دہل آیات بالا کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ واقعی

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (ص ۸۷)، یہ قرآن ساری دنیا کے لئے نصیحت ہے۔

اور اس کے علاوہ کوئی اور راہِ نجات نہیں ہے۔

یہ معاملہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ استادانِ مغرب[۱] کی رائے اپنے شاگرد رشید کے متذکرہ بالا نظریہ کی براہِ راست تردید و تکذیب کرتی ہے۔

دُنیائے مغرب کا مشہور انگریز نقاد مسٹر برنارڈ شا رلکھتا ہے۔

۱؎ قرآن و اسلام کے متعلق مفکرین و مدبرین مغرب کے اقوال کو اگر جمع کیا جائے تو وہ بذاتِ خود ایک کتابی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ بخوفِ طوالت میں نے صرف دو حوالے پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

Marfat.com

"اگر اس وقت یورپ کی عنانِ حکومت (صاحبِ قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایسی شخصیت کو دے دی جائے تو ہماری سب مصیبتیں دُور ہو جائیں"۔

ڈاکٹر شیلڈرک (لندن) تعلیم قرآن کے متعلق کہتا ہے کہ

"مغرب و مشرق بلکہ تمام دنیا اس وقت بے چین ہے دنیا کا ہر فرد امن و سکون کی جستجو میں سرگرداں ہے۔ لیکن یہ امن و سکون اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمام دنیا میں مذہب اسلام کی حکومت نہ ہو۔ کیونکہ اسلام ہی مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں اور ہندوؤں سب کے لئے امن ہے اور تمام مذاہب میں اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کو سکونِ قلب عطا کرتا ہے۔ اگر اس دعویٰ کی صداقت درکار ہو۔ تو تعصب چھوڑ کر اسلام کی تعلیم کا بغور مطالعہ کرو"

(۳)

تہذیب جدید کے بعض پجاری جن پر میکالے۔ گبن۔ ہربرٹ اسپنسر۔ ٹینی سن یا شکسپیئر کا رنگ غالب ہے۔ تعلیمِ قرآن سے بدیں وجہ اعراض کر رہے ہیں کہ اس کی عبارت بے ربط۔ اور اس کا سلسلۂ مضامین بے ترتیب ہے منکرین

Marfat.com

ومشککین کے نزدیک اس مسئلہ کی جتنی اہمیت ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں جس کی وجہ بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

کتابوں کا مطالعہ عام طور پر دماغی عیاشی۔ قلبی تفریح۔ تنقید و تبصرہ۔ تدبر و تفکر یا علم و عمل کے لئے کیا جاتا ہے۔ منجملہ دیگر کتابوں کے قرآن بھی ایک کتاب ہے مگر یہ اپنی عبارت کی حیرت انگیزی اور اپنے مطالب کے اثر و اعجاز کے باعث دنیا کی تمام کتابوں سے ممیز و ممتاز ہے۔ یہ کوئی ناول۔ افسانہ یا ڈرامہ نہیں۔ جسے انسان دماغی عیاشی یا قلبی تفریح کے لئے پڑھے۔ نہ ہی یہ انسانی کتاب ہے جو مستحق نقد و تبصرہ ہو۔ بلکہ یہ اس کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ جس کا علم ہر شئے پر محیط ہے۔ اور جس کی حکمتوں کو احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ناقص العلم انسان کا اسے تنقید و تبصرہ کی عینک سے پڑھنا محض اپنے سر کو سنگلاخ چٹان سے پھوڑنا ہے کیونکہ حاکم کے اس قانون پر حرف گیری کرنا جس پر اسے عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بغاوت کے برابر ہے۔ اور نہ قرآن نے کہیں بھی اپنے مطالعہ کی یہ غرض و غایت بیان کی ہے بلکہ وہ خود کو تدبر و تفکر اور علم و عمل کے لئے پیش کرتا ہے۔

قرآن میں دو قسم کی آیات پائی جاتی ہیں۔

ا۔ متشابہات یعنے وہ آیات جن کے معنی و مراد انسانی علم میں معلوم و متعین نہیں۔ انسان قلتِ علم و قصورِ استعداد کے باعث ان میں اشتباہ و التباس

Marfat.com

کرتا ہے اور انہی آیات کے ذریعہ شیطان ان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالکر اغوا و گمراہ کرتا ہے۔ جو معاملہ کی اصلیت اور حقیقت کو اپنے دل و دماغ سے سمجھنے اور سوچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کیونکہ متشابہات کے متعلق قرآن کا قطعی فیصلہ موجود ہے کہ

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؕ (ال عمران ۱)

سو جن کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی وجہ سے۔ حالانکہ ان کا مطلب بجز حق تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

چونکہ انسان کو اس دار الامتحان میں علماً و عملاً آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس لئے حق تعالےٰ نے مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں اس کی عقل و فکر کے امتحان کے لئے متشابہات کو محکمات کے ساتھ ملا کر اس کتابِ حکمت میں رکھ دیا۔ جن کے پیچھے صاحب علم و عرفاں نہیں دوڑا کرتے۔

۲۔ محکمات یعنی وہ آیات جن کے معنی و مراد معلوم و متعین ہیں۔ ان کی عبارت کسی شک و شبہ کی متحمل نہیں بلکہ اتنی صاف و قطعی ہے کہ اس میں دو راؤں کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اور انہی پر اصولِ دین نظامِ فکر و اخلاق اور ضابطۂ ترقی و تمدن کی

Marfat.com

کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہی تعلیماتِ قرآنی کی جڑ اور اصل الاصول ہیں۔ اسلئے محکمات کو پوری وضاحت وصراحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی آیات چھوٹے چھوٹے فقروں اور مختصر الفاظ پر مشتمل ہیں۔ ان کا ہر اصول اور ہر امر و نہی بذاتِ خود ایک مفصل کتاب مستقل مضمون۔ مکمل شرح۔ اور جامع تفسیر ہے۔ وہ اس نگینہ کے مانند ہیں جسے اگر انگشتری سے نکال کر الگ رکھ دیا جائے۔ تو اس کی چمک دمک میں کوئی فرق نہیں آتا۔ نہ اس کی قیمت پر کوئی اثر پڑتا ہے۔ بلکہ وہ انگشتری سے الگ ہو کر بھی آنکھوں کو خیرہ کرنے کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اور اگر اسے دوبارہ انگشتری میں جڑ دیا جائے۔ تو وہاں اسکی آب وتاب دوبالا نظر آتی ہے۔ غرضیکہ کسی حالت میں اس کی اصلیت حقیقت اور قیمت نہیں بدلتی۔ اسی طرح محکمات کی ہر آیت میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ خاص اثر و ربط بھی ہے اور ان کے مضامین میں کوئی اختلاف و تعارض نہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ اس کی ترتیب میں کیوں ربط نہیں تو اس کا جواب ہمیں روزمرہ کی خط وکتابت سے ملتا ہے۔ جو خاص حالات وضروریات کے ماتحت ہوتی ہے۔ ہر خط میں کہیں خبر کہیں کیفیت کہیں حساب وکتاب کہیں تنبیہ فہمائش کہیں تحسین و آفرین اور کہیں دریافت حالات وغیرہ ہوتی ہے۔ جس طرح ہر کاتب اپنی مصلحت ودانش کے مطابق خط کی گنجائش کے پیش نظر مبالغہ آمیزی و طبع آزمائی سے بالاتر رہ کر اور ترتیب وترکیب سے بے نیاز ہو کر محض اپنا

Marfat.com

ضروری مطلب خط میں درج کرنے پر اکتفا کرتا ہے۔ اسی طرح اس زبردست حکمت والے نے بھی اپنی حکمت و مصلحت کے مطابق انسانی ظرف کا اندازہ کر کے قرآن کی اس ترتیب کو ہمارے لئے نافع بنایا ہے۔ اس لئے اس پر معترض ہونا اللہ کی حکمتوں کو چیلنج کرنا ہے جیسا کہ مولا پاک خود فرماتا ہے کہ

اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ (اے پیغمبر) کیا تیرے مالک کی رحمت بانٹنا ان کا کام ہے۔ (الزخرف ۴۳)

ہمیں زیبا نہیں کہ اگر ہم اسے میکالے کے مقالوں اور شکسپیر کے ڈراموں کی ترتیبوں و ترکیبوں کے مطابق نہ پائیں تو اس کا مطالعہ ہی چھوڑ دیں بلکہ جس طرح ڈرامہ یا افسانہ کی سٹوری اور پلاٹ پر نظر رکھتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کے ربط و ترتیب پر نظر رکھنے کی بجائے یہ دیکھنا چاہیئے کہ جن اعتقادات کی یہ تعلیم دیتا ہے۔ وہ فی نفسہٖ کیا ہیں اور ان کا دنیا پر کیا اثر ہوا ہے تاکہ ہم بھی ملی و ملکی اصلاح کے لئے اس نسخۂ ہدایت کا استعمال کر سکیں۔

یہ قرآن کی اسی ترتیب کا اعجاز ہے۔

۱۔ جو اسے انسانی کتابوں سے ممیز و ممتاز کرتا ہے۔

۲۔ جو اس کے الہامی ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

۳۔ جو انسان کو خود بخود غور و فکر کے لئے مجبور کرتا ہے۔

۴۔ جو اسے آزمائش و امتحان کا احساس دلاتا ہے۔

Marfat.com

۵۔ جو صرف ۳۰ پاروں یا ۱۱۴ سورتوں یا ۵۴۰ رکوعات یا ۷۸۶۴۳ کلمات یا ۳۲۲۶۷۰ حروف میں تمام دنیا کی ہدایت و راہنمائی کا جامع و مکمل قانون پیش کرتا ہے

(۴)

متذکرہ صدر کوائف اس بات کے محرک ہوئے کہ قرآن کا قرآن کی زبانی ان لوگوں سے تعارف کرایا جائے۔

۱۔ جو اسے ایک خاص فرقہ یا جماعت کی مذہبی کتاب سمجھ کر اسے چھونا تک گناہِ عظیم سمجھتے ہیں۔

۲۔ جو اسے برکت کیلئے قیمتی کپڑوں میں لپیٹ کر زینتِ طاق بنا دیتے ہیں۔

۳۔ جو دنیا جہان کے اخباروں۔ رسالوں۔ کتابوں کے مطالعہ کیلئے وقت نکال سکتے ہیں مگر قرآن کیلئے ان کے اوقاتِ مطالعہ میں کوئی گنجائش نہیں۔

۴۔ جو اسے محض حصولِ ثواب کیلئے تلاوت کرتے ہیں۔

۵۔ جو اپنی خواہشاتِ نفس پر چلنا آسان مگر قرآن پر چلنا مشکل سمجھتے ہیں۔

۶۔ جو پیغامِ حق پر کان دھرنے کی بجائے ہر پلیٹ فارم سے آنے والی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

۷۔ جو اس پر تدبر و تفکر تو کرتے ہیں۔ مگر اس پر عمل کرنے سے کتراتے ہیں۔

۸۔ جو خود اپنے قول و فعل سے اسکی تکذیب و توہین کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کے ہاتھوں اس کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

۹۔ جو قیامت کے دن پرسشِ احوالِ امت کے جواب میں شافع محشر کا
یہ جواب سننے کیلئے تیار ہیں۔ کہ

وَقَالَ الرَّسُولُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان ۳۰)

رسول کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر رکھا تھا

تاکہ اس دورِ انحطاط و انتشار میں ہر قسم کے عصری رجحانات سے قطع نظر کر کے اپنی توجہات کا مرکز و محور قرآن کو بنا دیں اور اسی پر عمل پیرا ہو کر اپنے ذاتی ملی اور ملکی مفاد و مستقبل کو اس خطرہ سے بچائیں جس کے متعلق قرآن یوں خبردار کرتا ہے کہ

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیْرًا۔ ترجمہ۔ اگر اللہ چاہے تو اے لوگو تم سب کو فنا کر دے اور دوسرے لوگوں کو (تمہاری جگہ پر) لے آئے اور اللہ کو یہ قدرت ہے

کیونکہ اسکی ذات بے نیاز ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں وہ چشم زدن میں بد اعمال و بدکردار قوم کو فنا کے گھاٹ اتار کر اس کی جگہ مطیع و فرمانبردار قوم کو دے سکتا ہے جیسا کہ زمانہ ماسبق میں ہوتا چلا آیا ہے اور کچھ عجب نہیں کہ موجودہ معرکۂ جدال و قتال کسی ایسے انقلاب کا پیش خیمہ ہو۔ اسلئے ہمیں ابھی سے دامن قرآن میں پناہ لینی چاہیئے ورنہ ہر دو جہان میں نجات ملنا مشکل ہے۔

قلتِ وقت اور علمی بے بضاعتی نے اس میدان میں قدم رکھنے سے باز رکھا مگر اللہ کے فضل و کرم نے ہمت بڑھائی اور قرآن کے اثر و آسانی نے جرأت دلائی تب جا کر

Marfat.com

یہ شمعِ راہِ ہدایت مکمل ہوئی جسے ہر صاحب عقل فہم کی خدمت میں توجہ خاص کیلئے پیش کرتا ہوں اسے دلکش و دلنشین بنانے کی خاطر اسکے عنوان استفہامیہ انداز میں رکھے گئے ہیں اور ہر سوال کے جواب میں جو آیات درج کی گئی ہیں۔ انکی سرخیاں اس ترتیب و تسلسل سے قائم کی گئی ہیں کہ وہ بذاتِ خود ہر سوال کے جواب کا کام دیتی ہیں برکت و صحت کی خاطر ان آیات کا ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن (دیوبندی) رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ قرآن سے دیا گیا ہے جو مستند سلیس اور عام فہم ہے اور حوالہ کی آسانی کیلئے ہر سورۃ کے نام کے ساتھ رکوع کا نمبر اور اسکے نیچے سیپارے کا نمبر دیا گیا ہے نیز چونکہ امر و نہی کے سلسلہ میں عام احکام درج کئے گئے ہیں اسلئے ارکانِ اسلام سے متعلقہ ضمنی احکام کی تفصیل و تشریح معلوم کرنے کیلئے ضروری کتب کا حوالہ مناسب مقام پر درج کر دیا گیا ہے۔

میں اپنے مالکِ حقیقی کا صمیم قلب کے ساتھ شکر گزار ہوں جس نے مجھ ایسے پُر عصیاں و خطاکار کو اس کتاب کی ترتیب و تکمیل کی توفیق بخشی۔ جو اسکے فضل و کرم سے عین عیدِ سعید کے روز مکمل ہو کر تحفۂ عید بن گئی اور نہایت عجز و ادب کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ط ہم کو سیدھا راستہ بتلا۔ ان لوگوں کا راستہ (چلا) جن پر آپنے انعام (فضل) فرمایا جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے

یکم شوال المکرم ۱۳۶۳ھ

عبدالرحمن خاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن نے اپنے لئے کون سے نام استعمال کیے ہیں؟

قرآن

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ (النمل پ۲۰) بتحقیق یہ قرآن ہے

فرقان

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ بڑی عالی شان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب اتاری۔ (الفرقان پ۱۸)

برھان

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سند پہنچ چکی ہے۔ (النساء پ۶)

نور

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا اور ہم نے آپ پر صاف روشنی اتاری۔ (النساء پ۶)

Marfat.com

کتاب

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (البقرہ ۱/۱) یہ کتاب ہے۔

تذکرہ

اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ (المدثر ۲/۴) یہ تو تذکرہ ہے۔

بُشْریٰ

هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ ..... وَّبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ (الاحقاف ۲/۲) یہ کتاب اس (تورات) کی تصدیق کرتی ہے اور نیکی والوں کو خوشخبری دیتی ہے

ہدیٰ

هٰذَا هُدًى (الجاثیہ ۱/۵) یہ ہدایت ہے۔

ذکر

هٰذَا ذِكْرٌ (الانبیاء ۲/۱) یہ ذکر (نصیحت) ہے۔

حکم

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا (الرعد ۵/۱۳) ہم نے عربی زبان میں یہ حکم اتارا ہے

بیان

هٰذَا بَيَانٌ (ال عمران ۱/۴) یہ بیان ہے۔

بصائر

هٰذَا بَصَآئِرُ (الجاثیہ ۲/۲۵) یہ مجموعہ بصیرت ہے۔

Marfat.com

بلاغ

هٰذَا بَلٰغٌ (ابراھیم ۱۴ ع ۷) یہ احکام پہنچانے والا ہے۔

رحمت

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ (الاعراف ۲۴ ع ۹) یہ تمہارے رب کی طرف سے سوجھ (بوجھنے) کی باتیں ہیں اور ہدایت و رحمت (ہے)

موعظت

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (ال عمران ۱۴ ع ۴) یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ہدایت ونصیحت ہے ڈرنے والوں کو۔

حق

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ (یونس ۱۱ ع ۱۱) تم کو تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ چکا ہے۔

کلمات ربی

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا (انعام ۱۴ ع ۸) تیرے رب کی سچی باتیں تمام ہوئیں۔

قول فیصل

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ○ (الطارق ۱ ع ۳۰) یہ فیصلہ کن کلام ہے۔

مصدق

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (ال عمران ۱ ع ۳) (یہ کتاب) پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے

Marfat.com

قرآن کی صفات کیا ہیں؟

یہ بڑی شان والا ہے

قٓ- وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ (ق ۱/۲۶) ق قسم ہے بڑی شان والے قرآن کی۔

بڑی عظمت والا ہے

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (الحجر ۶/۱۴) اور ہم نے آپ کو سات آیتیں وظیفہ (کی) دی ہیں اور بڑے درجہ کا قرآن دیا ہے

حکمت والا ہے

یٰسٓ- وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ (یٰس ۱/۲۲) یٰس قسم ہے اس حکمت والے قرآن کی۔

عزت والا ہے

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ (الواقعہ ۳/۲۷) بیشک یہ قرآن عزت والا ہے۔

واضح ہے

الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ (الحجر ۱/۱۴) الٓر- یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور واضح قرآن کی۔

Marfat.com

یہ باوقعت کتاب ہے

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ (حٰم سجدہ ۵/۲۴) بیشک یہ بڑی باوقعت کتاب ہے۔

یہ سچی کتاب ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (النساء ۱۶/۵) بیشک ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اُتاری۔

اس کے مضامین درست ہیں

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینہ ۱/۳۰) اس میں درست مضامین لکھے ہوئے ہیں

شک و شبہ سے بالاتر ہے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ ۱/۱) اس کتاب میں کچھ شک (دھوکا) نہیں ہے۔

جھوٹ کا اس میں دخل نہیں

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ (حٰم سجدہ ۵/۲۴) اور یہ (ایسی) نادر کتاب ہے کہ اس پر جھوٹ کا دخل نہیں۔ آگے سے نہ پیچھے سے۔

سراسر حق ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ (یونس ۱۱/۱۱) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ چکا ہے

Marfat.com

راہ دکھانے والی روشنی ہے

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا (الشوریٰ ۵/۵)

لیکن ہم نے اس قرآن کو روشنی بنایا ہے جسکے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں راستہ دکھاتے ہیں

صاف روشنی ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (النساء ۲۴)

اور ہم نے آپ پر صاف روشنی اتاری ہے۔

اللہ کی سند ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (النساء ۲۴)

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے صاف سند آچکی ہے۔

فیصلۂ خداوندی ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ (الفرقان ۱/۱۸)

بڑی عالی شان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب اپنے بندۂ خاص پر اتاری

حکمِ الٰہی ہے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا (الرعد ۵/۱۳)

اور اسی طرح ہم نے اس کو اس طور نازل کیا کہ وہ عربی زبان میں ایک خاص حکم ہے۔

Marfat.com

سچا اور کامل کلام ہے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ (الانعام ۱۴/۸) اور تیرے رب کی بات انصاف کی اور بالکل سچی ہے۔

فیصلہ کن کلام ہے

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۭ (الطارق ۱/۱۳) یہ قرآن کوئی لغو چیز نہیں ہے (بلکہ) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

یہ بدل نہیں سکتا

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (الکہف ۴/۱۵) اس کی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ (کیونکہ)

یہ کسی شاعر کا کلام نہیں

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ (الحاقۃ ۲/۲۹) یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔

نہ کسی کاہن کا کلام ہے

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ (الحاقۃ ۲/۲۹) نہ کسی کاہن کا یہ کلام ہے۔

نہ شیطان کا کلام ہے

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (التکویر ۱/۱۳) اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ——

(بلکہ)

Marfat.com

اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ — اس کا ذکر پہلی امتوں کی کتابوں میں موجود ہے۔ (الشعراء ۱۱/۱۹)

یہ نصیحت نامہ ہے

وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا — اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے۔ (طٰہٰ ۵/۱۶)

کثیر الفائدہ نصیحت ہے

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ — اور یہ ایک کثیر الفائدہ نصیحت ہے جسکو ہم نے نازل کیا ہے۔ (الانبیاء ۴/۱۷)

تمام دنیا کیلئے نصیحت ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (ص ۵/۴) یہ قرآن تو دنیا جہان کیلئے نصیحت ہے

تمام انسانوں کیلئے بصیرت ہے

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ (الجاثیہ ۲/۲۵) یہ قرآن لوگوں کیلئے مجموعہ بصیرت ہے

ایک بیان ہے

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ (آل عمران ۱/۴) یہ لوگوں کے لئے بیان ہے۔

بولتا ہوا دفتر ہے

هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ — یہ ہمارا دفتر ہے۔ جو تمہارے مقابلہ میں

Marfat.com

(الجاثیہ ۲۵/۲۵) ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے۔

راہنمائے راہِ راست ہے

يَهْدِيْ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الاحقاف ۲۶/۲۶)

حق اور راہِ راستہ کی طرف (یہ کتاب) راہنمائی کرتی ہے۔

سلامتی کا راستہ بتلاتا ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ ۶/۳)

تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آچکی ہے اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے۔ اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔ اور ان کو راہِ راست دکھاتا ہے

بیماروں کی دوا ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ (بنی اسرائیل ۹/۱۵)

ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جن سے روگ (بیماریاں) دفع ہوں۔

Marfat.com

دل کی بیماریوں کیلئے شفا ہے

يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس ۹/۱۱)

اے لوگو۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے پہنچی نصیحت۔ اور دلوں کی بیماریوں کیلئے شفا۔

مومنوں کا راہنما ہے

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (حم سجدہ ۵/۲۴)

آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے راہنما و شفا ہے۔

ایمان والوں کیلئے رحمت ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل ۹/۱۵)

ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جن سے روگ دفع ہوں اور جو ایمان والوں کیلئے رحمت ہیں۔

نا انصافوں کے لئے زحمت ہے

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل ۹/۱۵)

اور نا انصافوں کو تو اور زیادہ نقصان دیتا ہے۔

سمجھداروں کیلئے بشیر و نذیر ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (حم سجدہ ۱/۲۴)

قرآن عربی سمجھ والے لوگوں کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا ہے۔

Marfat.com

مسلمانوں کیلئے ہدایت و بشارت ہے

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (النحل ۱۰۲)

آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ اس کو پاک فرشتے نے تیرے رب کی طرف سے اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور[1] مسلمانوں کیلئے ہدایت و خوشخبری ہو جاوے۔

اللہ کی راہ بتلاتا ہے

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (السبا ۶)

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے وہی ٹھیک ہے اور وہ خدائے غالب و محمود کا راستہ[2] بتلاتا ہے۔

---

[1] حیات المسلمین مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرماویں۔

[2] زنگ آلود دلوں کی صفائی کرتا ہے یعنی آدمی کو باطنی اور نفسانی نجاستوں سے پاک کر کے وصول الی اللہ کے ٹھیک راستہ پر لے جاتا ہے۔

Marfat.com

کیا قرآن نبیؐ کا بنایا ہوا ہے؟

وہ تو اَن پڑھ تھے

اَلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (الاعراف پ۹) وہ نبیؐ تو اَن پڑھ تھے۔

لکھنا نہ جانتے تھے

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ (العنکبوت پ۲۱) اے نبیؐ۔ اس سے پہلے آپ نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔

اُن کو کتاب و ایمان کا پہلے پتہ نہ تھا

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ (الشوریٰ پ۲۵) آپ (پہلے) نہ جانتے تھے کہ کتاب خدا اور ایمان باللہ کیا چیز ہے۔

اللہ نے راہنمائی کی

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (الضحٰے پ۳۰) خدا نے آپ کو اس راہ سے (پہلے) بیخبر پایا تو اس نے راہ دکھلا دی۔

؎ اگر آپ کو خدا تعالیٰ توفیق دے تو نشر الطیب مؤلفہ مولینا اشرف علی صاحبؒ ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

قرآن کی تعلیم دی

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (الرحمٰن ۱/۲۷) رحمٰن (خدا) نے (آپکو) قرآن کی تعلیم دی۔
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ اور آپ کو باتیں سکھلائیں جو آپ
(النساء ۱۷/۵) پہلے نہ جانتے تھے۔

آپ کا کام تو قرآن سکھلانا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا ان ہیں ان ہی میں کا رسول بھیجا جو ان کو
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج اور ان کو پاک کرتے ہیں (شرک وغیرہ سے)
(آل عمران ۱۷/۴) اور انکو کتاب (قرآن) اور کام کی باتیں
سکھلاتے ہیں۔

قرآن پہنچانا ہے

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ (المائدہ ۱۳/۷) رسول کے ذمہ تو صرف (قرآن) پہنچانا ہے

آپ اس میں ترمیم بھی نہیں کر سکتے

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ آپ کہہ دیجئے کہ میرا کام نہیں کہ اپنی طرف
تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى سے اس (قرآن) کو بدل دوں۔ میں تابعداری
اِلَيَّ ج (یونس ۲/۱۱) کرتا ہوں اسی کی۔ جو حکم (وحی) آئے میری طرف

Marfat.com

ایسی بابرکت کتاب کہاں سے آئی؟

یہ کتاب اللہ نے بھیجی ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ (المائدہ ۳/۶)

تمہارے پاس اللہ جل شانہ کی طرف سے روشن اور واضح کتاب آئی ہے

قرآن مہربان رحم والے نے اُتارا ہے

حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (حم سجدہ ۱/۲۴)

یہ کلام بڑے مہربان اور رحم والے کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

علم حکمت والے کی طرف سے آیا ہے

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ (النمل ۱/۱۹)

اور آپ کو بالیقین ایک بڑے حکمت والے اور علم والے کی طرف سے یہ قرآن دیا جارہا ہے۔

پروردگار عالم نے بھیجا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط (السجدہ ۱/۲۱)

یہ پروردگار عالم کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ اس میں کچھ دھوکا نہیں ہے

Marfat.com

خدائے غالب ومہربان نے نازل کیا ہے

تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (یسین پ۲۲) یہ خدائے زبردست ومہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

حکمت والے غالب کی بھیجی ہوئی ہے

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ (الزمر پ۲۳) یہ اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے۔

زبردست علم والے نے اتاری ہے

حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (المومن پ۲۴) یہ کتاب اُتاری گئی ہے۔ اللہ کی طرف سے۔ جو زبردست۔ ہر چیز کا جاننے والا ہے

قابل تعریف حکیم نے نازل کی ہے

تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (حم سجدہ پ۲۴) سب تعریفوں والے حکیم کی اتاری ہوئی ہے۔

یہ کتاب ہم نے اُتاری ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ (انعام پ۷) اور یہ کتاب ہم نے اتاری ہے۔ برکت والی (اور) جو کتابیں اس سے پہلے کی ہیں۔ ان کی تصدیق کرنے والی

Marfat.com

کیا ایسا قرآن کوئی اور نہیں بنا سکتا؟

کوئی نہیں بنا سکتا

مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (یونس ۳۷) — یہ قرآن وہ نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنا لے۔

اگر خدا کے سوا کوئی بناتا تو اس میں اختلاف ہوتے

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (النساء ۸۲) — اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کا بنا ہوا ہوتا۔ تو اس میں بہت اختلاف یا تفاوت ضرور ہوتا۔

تمام انسان اور جن مل کر بھی ایسا قرآن نہیں بنا سکتے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل ۸۸) — (اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمام جن اور انسان اس بات کیلئے جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن بنا لاویں تب بھی ایسا (قرآن بنا کر) نہ لا سکیں گے۔ خواہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جاویں۔

Marfat.com

اگر سچے ہو تو ایسی ایک سورت بنا لاؤ

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (البقرہ ۳/۲)	اور اگر تم کو اس کتاب کے متعلق جو ہم نے اُتاری ہے۔ کچھ شک ہے تو خدا کے سوا اپنے تمام حمایتوں کو بلا کر اس جیسی ایک سورت بنا کر لے آؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

مگر تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ (البقرہ ۳/۲)	پھر تم اگر ایسا نہ کر سکے۔ اور نہ کر سکو گے[1] تو پھر ذرا دوزخ کی اس آگ سے بچتے رہو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کافروں (منکروں) کے واسطے تیار کر رکھی ہے۔

[1] یعنی نہ زمانہ گذشتہ میں تم سے یہ کام ہوا اور نہ زمانہ آئندہ میں ہوگا۔ یہ ایک دوسرا معجزہ ہے کہ قطعی خبر دی کہ یہ بات ہرگز قیامت تک اُن سے نہ بنے گی کہ قرآن کا معارضہ کر سکیں۔ (ابن کثیرؒ)

Marfat.com

آدابِ قرآن کیا ہیں؟

قبل از تلاوت اعوذ پڑھو

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (النحل ۱۳/۱۴)

سو جب آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ کیونکہ اس کا قابو ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

قرآن صاف صاف پڑھو

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (المزمل ۴/۲۹)

اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھیں۔

جب پڑھا جائے تو خاموشی سے سنو

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الاعراف ۲۴/۹)

اور جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو۔ تاکہ تم پر رحم ہو۔

Marfat.com

اس پر مذاق کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھو

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ۔ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (النساء ۲۰)

اور اللہ تعالےٰ تم پر یہ حکم بھیج چکا ہے کہ جب اللہ کی آیتوں پر استہزا (مذاق) اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ کوئی اور بات نہ شروع نہ کردیں کہ اس حالت میں تم بھی اُن ہی جیسے ہو جاؤ گے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں ایک جگہ اکٹھا کرینگے۔

ف جس مجلس میں احکام خداوندی کا انکار کیا جاتا ہو یا ان کا مسخر اڑایا جاتا ہو۔ وہاں ہرگز نہیں بیٹھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ کام کافروں اور منافقوں کا ہے۔ اس لئے جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھ کر اپنے دین پر طعن و تشنیع سنتا رہے۔ خواہ خود کچھ نہ کہے۔ وہ بھی منافق ہے۔ حضرت کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ گناہ کرنے والے سے میل جول رکھنا گناہ پر راضی ہونا ہے اور گناہ سے راضی ہونا گناہ کرنیکے برابر ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی جگہ کوئی ناجائز (غیر مشروع) کام ہوتا ہوا دیکھو اور خاموش بیٹھے رہو۔ تو اس گناہ میں تم بھی برابر کے شریک سمجھے جاؤ گے۔

Marfat.com

قرآن پہلے کہاں اور کس حالت میں تھا؟

پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ ۙ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ ۙ (الواقعہ ۷۷، ۷۸)

بیشک یہ عزت والا قرآن ہے (جو) ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

صاف ستھرے کاغذوں پر

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۙ مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَہَّرَۃٍ ۙ بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ۙ کِرَامٍۭ بَرَرَۃٍ ؕ (عبس ۱۳ تا ۱۶)

نہایت (صاف) ستھرے عزت کے ورقوں میں (یہ لکھا ہوا) ہے (جو) اونچے رکھے ہوتے ہیں۔ جو ایسے لکھنے[1] والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جو بڑے درجے والے نیک کار ہیں۔

جسے پاک ہاتھ لگاتے ہیں

لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ ؕ (الواقعہ ۷۹)

اس کو بجز پاکوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

---

[1] وہاں اسے فرشتے لکھتے ہیں اور اس کے موافق وحی اترتی ہے۔

Marfat.com

وہ اللہ کے پاس محفوظ ہے

وَاِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ (الزخرف ۴) اور تحقیق یہ قرآن ہمارے (اللہ کے) پاس لوحِ محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری (کتاب) ہے۔

فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ (البروج ۲۲) جو لوحِ محفوظ میں (محفوظ) ہے۔

۱؎ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہٗ لکھتے ہیں کہ وجوہِ اعجاز اور اسرارِ عظیمہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نہایت بلند مرتبہ اور تبدیل و تحریف سے محفوظ رہنے کی وجہ سے نہایت مستحکم ہے اس کے دلائل جدا ہیں۔ نہایت مضبوط اور اس کے احکام غیر منسوخ ہیں۔ کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔ اور تمام مضامین اصلاحِ معاش و معاد کی اعلیٰ ترین ہدایات پر مشتمل اور حکیمانہ خوبیوں سے مملو ہیں۔ اور قرآن کے ان تمام محاسن پر خود قرآن ہی شاہد ہے ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

۲؎ جہاں تمام کتب سماویہ نزول سے پہلے لکھی گئیں اور جہاں ہر چھوٹا بڑا کام۔ ہر آفت مثلاً قحط۔ زلزلہ۔ طوفان وغیرہ ہر آنے والی مصیبت مثلاً دکھ۔ بیماری۔ موت وغیرہ اور ہر ملنے والی نعمت مثلاً ایمان۔ عزت۔ دولت وغیرہ ایک خاص انداز کے مطابق اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھ دی گئی۔ جہاں کسی قسم کا تغیر تبدل نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

قرآن کب اور کس طرح اتارا گیا؟

برکت والی رات میں اترا

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ — قسم ہے واضح کتاب کی ہم نے اس کو
فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان ۱/۲۵) — ایک برکت والی رات میں اتارا۔

وہ شب قدر ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر ۱/۳۰) — ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا۔

ماہِ رمضان میں آتی ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ ۲۳/۲) — ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید کا اترنا شروع ہوا۔

تھوڑا تھوڑا اتارا گیا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا (الدہر ۲/۲۹) — ہم نے آپ (پیغمبر) پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اُتارا۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (بنی اسرائیل ۱۲/۱۵) — اور قرآن میں ہمنے جا بجا فصل رکھا تاکہ آپ اسکو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں (اسلیئے) ہم سنے اس کو تدریجاً اتارا۔

Marfat.com

قرآن کس ذریعہ سے پہنچا؟

دستور الٰہی کے مطابق

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا (الشوریٰ ۵/۴)

کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے کلام فرماوے۔ مگر وحی (کے ذریعہ) سے۔ یا

اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط (الشوریٰ ۵/۲۵)

کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے۔

چنانچہ

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ (النحل ۶/۱۴)

آپ سے پہلے بھی ہم نے آدمی ہی رسول بنا کر بھیجے کہ ان پر وحی بھیجا کرتے تھے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ (الانبیاء ۲/۱۷)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے وحی نہ بھیجی ہو۔

Marfat.com

قرآن وحی کے ذریعہ پہنچا

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الشوریٰ ۱/۲۵)

اسی طرح آپ (پیغمبر اسلام) پر بھی اور جو آپ سے پہلے ہو چکے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا رہا ہے۔ جو زبردست حکمت والا ہے

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ (النسا ۲۳/۶)

اور ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی۔ جیسے نوحؑ کے پاس بھیجی تھی۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (الفاطر ۴/۲۲)

اور یہ کتاب (قرآن) ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ (الانبیاء ۴/۱۷)

(اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تم کو ڈراتا ہوں۔

وحی ایک بھید الٰہی ہے

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ (النحل ۱/۱۴)

فرشتوں کو بھید دے کر اتارتا ہے۔

جو اللہ کے حکم سے اترتی ہے

يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ (المومن ۲/۲۴)

اللہ تعالیٰ بھید کی بات اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اتارتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کس زبان میں نازل ہوا؟

ضابطہ الٰہی کے مطابق

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ (ابراہیم ۱۴/۴)

ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ (وہ) ان کو سمجھا سکیں۔

قرآن پیغمبر کی زبان میں اترا

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (الدخان ۴۴/۵۸)

سو ہم نے اس قرآن کو آپ (پیغمبر) کی زبان میں آسان کر دیا ہے۔ تاکہ یہ نصیحت قبول کریں۔

یعنی

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (الشعراء ۲۶/۱۹۵)

صاف عربی زبان میں۔

وحی بھی عربی تھی

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (الشوریٰ ۴۲/۷)

اور اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن عربی وحی کے ذریعہ نازل کیا۔

Marfat.com

حکم بھی عربی زبان کا

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ (الرعد ۱۳ ۵)

اور اسی طرح ہم نے اس کو اس طور پر نازل کیا کہ وہ (قرآن) ایک خاص حکم ہے۔ عربی زبان میں۔

کسی دوسری زبان میں نہیں اترا

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ (حم سجدہ ۲۴ ۵)

اور اگر ہم اس کو عجمی (زبان کا) قرآن بناتے تو (کفار) یوں کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں بیان نہیں کی گئیں۔ یہ کیا بات ہے کہ کتاب عجمی اور رسولؐ عربی۔

اسلئے بھی

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (طٰہٰ ۱۶ ۶)

ہم نے اسی طرح اس کو عربی[ل] قرآن کر کے نازل کیا ہے۔

ل واضح رہے کہ عربی زبان تمام زبانوں سے زیادہ فصیح و بلیغ۔ جامع و منضبط۔ وسیع و واضح اور پُر مغز و پُر شوکت ہے۔

Marfat.com

قرآن کون لایا؟

فرشتہ

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ۔ (النحل ۱۴/۱۰۲)

(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجیے کہ اس (قرآن) کو بلا شبہ پاک فرشتہ آپ کے رب کی طرف سے لایا ہے۔

معتبر فرشتہ

اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ ... بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (الشعراء ۱۹/۱۱)

یہ قرآن پروردگارِ عالم کا بھیجا ہوا ہے اس کو معتبر (امانت دار فرشتہ) نے صاف عربی زبان میں آپ کے قلب پر اتارا ہے

معزز فرشتہ

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا

پھر میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا

Marfat.com

مَّا تَذَكَّرُوْنَ ط (الحاقۃ ۴۲/۲۹)	اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔ تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے۔ تم بہت کم سمجھتے ہو

ذی رتبہ و قابل اعتبار فرشتہ

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ لا وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ لا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ لا ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ط (التکویر ۱۷/۳۰)	اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے کہ یہ قرآن کلام ہے ایک عزت والے فرشتہ کا لایا ہوا۔ جو قوت والا ہے عرش کے مالک کے نزدیک اس کا بڑا رتبہ ہے۔ وہاں اس کا کہنا مانا جاتا ہے۔ معتبر ہے۔

جسے صاحب قرآن نے خود دیکھا ہے

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ج وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ج (التکویر ۲۲/۳۰)	اور یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے (پیغمبر) دیوانے نہیں ہیں۔ انہوں نے اس فرشتہ کو آسمان کے کھلے کنارے کے پاس دیکھا بھی ہے۔

Marfat.com

اس کا نام جبریلؑ ہے

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ (البقرہ ۱۲/۲)

(اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ جو شخص جبریلؑ کا دشمن ہو (سو ہو) انہوں نے تو یہ قرآن حکم خداوندی سے آپ کے قلب پر اُتارا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس رہتا ہے

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝ (النجم ۱/۲۷)

سدرۃ المنتہیٰ[1] کے پاس (رہتا ہے) اس کے پاس ہی بہشت ہے۔ آرام سے رہنے کی۔

جو بڑے زور والا ہے

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ ط (النجم ۱/۲۷)

ان کو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے زور آور (جبرائیلؑ) نے

---

[1] ساتویں آسمان کے اوپر ایک بیری کا درخت ہے جو اوپر سے نیچے آنے اور نیچے سے اوپر جانے والے فرشتوں کی حد ہے۔ اس سے آگے وہ نہیں بڑھ سکتے۔ نیز جو اعمال وغیرہ ادھر سے چڑھتے ہیں اور جو احکام وغیرہ اُدھر سے اترتے ہیں۔ سب کا منتہیٰ وہ ہی ہے مگر اس بیری کے درخت کو دنیا کے بیری کے درخت پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے اس کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کس پر اُترا؟

حضرت محمدؐ پر

نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (محمد ۴۷/۲) اترا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

وہ رسول ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (الفتح ۴۸/۲۹) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

جو قرآن پیش کرتے ہیں

یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ (النساء ۴/۱۷۰) اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول سچی بات (قرآن) لے کر تشریف لائے ہیں۔

خواہش نفس سے بات نہیں کرتے

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ط اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ہ (النجم ۵۳/۳) اور آپ اپنی نفسانی خواہش سے باتیں نہیں بناتے (بلکہ) ان کا ارشاد نری وحی ہے۔ جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

Marfat.com

جن کی پیروی باعثِ فلاح ہے

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ
خدا کے رسول میں تمہارے لئے اچھا نمونہ[1] ہے۔ (الاحزاب ۳۱/۲۱)

جو سارے جہان کیلئے رحمت ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء ۱۷)

جن پر اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ ۝
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت (درود) بھیجتے ہیں۔ (الاحزاب ۲۲)

جن پر درود و سلام بھیجنے کا حکم ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝
اے ایمان والو۔ تم بھی آپ پر رحمت (درود) اور سلام خوب بھیجا کرو۔[2] (الاحزاب ۲۲)

---

[1] فلاحِ دارین اسی میں ہے کہ انسان کو ہر معاملہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔ بلکہ بقول حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ رسول کو رسول سمجھنا یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔

[2] رسالہ زاد السعید مؤلفہ حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ فرماویں جنہیں درود شریف کی حقیقت ضرورت اہمیت و طریقہ بتلایا گیا ہے۔

Marfat.com

قرآن کے اصول کیا ہیں؟

اس میں تبدیلی ناممکن ہے

تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج (الانعام ۱۴/۷) — تیرے رب کی بات پوری سچی اور انصاف کی ہے۔ اس کی بات کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (یونس ۷/۱۱) — اللہ کی باتیں نہیں بدلا کرتیں۔

مثالوں کے ذریعہ سمجھاتا ہے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط (الروم ۴/۲۱) — اور ہم نے لوگوں کے سمجھانے کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے۔

سمجھانے کیلئے تکرار کرتا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا — ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر سمجھایا تاکہ

ك اس آیت کریمہ کی روشنی میں احکامِ شریعت پر رواج کو ترجیح دینے والے حضرات اس آیت کو بھی نہ بھولیں وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ ۶/۷) اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اتارا ہے۔ سو وہی کافر ہیں۔

Marfat.com

(بنی اسرائیل ۵/۱۵) وہ سمجھیں۔

اسے عقل والے ہی سمجھتے ہیں

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(آل عمران ۱/۳)

وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس کی بعض آیات کے معنی واضح ہیں۔ اور وہ کتاب کی جڑ ہیں۔ اور دوسری ہیں متشابہ جن کے معنی و مراد معلوم یا معین نہیں۔ سو جنکے دلوں میں کجی ہے۔ وہ گمراہی پھیلانے اور مطلب معلوم کرنے کی وجہ سے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کے سوا ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے اُترے ہیں۔ اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہیں۔ جن کو عقل ہے۔

Marfat.com

منسوخ شدہ آیات کا بدل پیش کرتا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَاؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (البقرہ ۱۰۶)

ہم جو کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو ہم اس سے بہتر یا اس کے برابر بھیج دیتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے۔

ف یہود مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ

تمہاری کتاب (قرآن) کی بعض آیات منسوخ ہو جاتی ہیں اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی۔ تو جس عیب کی وجہ سے اب منسوخ ہوئی ہے اس عیب کی خبر کیا خدا کو پہلے سے نہ تھی۔

اللہ تعالے نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی کہ عیب نہ پہلی بات میں تھا اور نہ پچھلی میں۔ بلکہ یہ نسخ عین مصلحتِ وقت کے موافق تھا اور اس بات کا اس کو اختیار ہے کہ

الف۔ ایک حکم منسوخ کر کے اسکے برابر کوئی دوسرا حکم بھیجے جیسے پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کیا کرو۔ مگر بعد میں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔

ب۔ یا پہلے سے بہتر یعنی زیادہ مفید اور آسان حکم صادر کرے جیسے پہلے حکم تھا کہ لڑائی میں دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے۔

Marfat.com

کیا قرآن عام فہم ہے؟

قران بالکل آسان ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥ (الدخان ۳/۲۵)	ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ یاد رکھیں۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ (القمر ۲/۲۷)	اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے کیلئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔

اس کی آیات جدا جدا ہیں

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ (حم سجدہ ۱/۲۴)	اس کتاب کی آیات جدا جدا ہیں۔

بلکہ واضح ہیں

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ (الحج ۲/۱۷)	اور ہم نے قرآن کو اس طرح اتارا کہ اسکی آیات بالکل واضح کھلی ہوئی ہیں

مفصل ہیں

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ (الاعراف ۶/۸)	ہم نے لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچادی ہے۔ جو مفصل ہے۔

Marfat.com

اور صاف صاف ہیں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (الانعام ۱۵/۷) اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے ان آیات کو صاف صاف بیان کر دیا ہے۔

اس میں کوئی ہیر پھیر نہیں ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ (الزمر ۲۳/۴۲) (یہ) عربی زبان کا قرآن ہے جس میں کوئی کجی (ہیر پھیر) نہیں ہے۔

ہر دینی شے کی تشریح خود کر دیتا ہے

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ (یوسف ۱۲/۱۲) یہ ہر شے کی تشریح کرنے والا ہے۔

سلہ یہ قرآن بناوٹی نہیں بلکہ اگلی آسمانی کتابوں کی سچائی کی دلیل ہے۔ ان میں جو حقیقی باتیں خدا کی ہیں انہیں سچاتا ہے اور جو تحریف و تبدیلی ہوئی ہے اسے چھانٹ دیتا ہے۔ جو باتیں ان کی باقی رکھنے کی تھیں۔ انہیں اور جو احکام منسوخ ہو گئے انہیں بیان کرتا ہے۔ ہر ایک حلال و حرام۔ محبوب و مکروہ کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ طاعات واجبات۔ مستحبات۔ محرمات۔ مکروہات وغیرہ کو بیان فرماتا ہے۔ اجمالی و تفصیلی خبریں دیتا ہے۔ خدا تعالے کی صفات بیان فرماتا ہے اور بندوں نے جو غلطیاں اپنے خالق کے بارے میں کی ہیں۔ ان کی اصلاح کرتا ہے۔ مخلوق کو اس سے روکتا ہے کہ وہ خدا کی کوئی صفت اس کی مخلوق میں ثابت کرے۔

(ابن کثیرؒ)

Marfat.com

قرآن کس لئے نازل ہوا؟

غور کرنے کے لئے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ (ص ۳/۴۴) — یہ بابرکت کتاب ہم نے آپ پر اس واسطے اتاری ہے کہ لوگ اسکی آیات پر غور کریں

سوچنے کیلئے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ (النحل ۶/۱۴) — ہم نے آپ پر یہ قرآن (اسلئے) اتارا ہے کہ لوگوں کے واسطے جو مضامین اترے ہیں آپ ان کو لوگوں پر کھول کر بیان کردیں تاکہ وہ (ان پر) سوچ بچار کریں۔

سمجھنے کیلئے

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ج (الزخرف ۱/۲۵) — ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا تاکہ تم سمجھ لو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا (بنی اسرائیل ۵/۵) — ہم نے قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ اچھی طرح سے سمجھیں۔

Marfat.com

یاد رکھنے کے لئے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (الدخان ۳/۲۵)

ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ یاد رکھیں۔

سمجھانے کیلئے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط (کہف ۸/۱۵)

بلکہ ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کے مضامین پھیر پھیر کر بیان کئے ہیں۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ط (النور ۶/۱۸)

اور ہم نے سمجھانے والے دلائل نازل کیے ہیں۔

تبلیغ کرنے کیلئے

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (ق ۳/۲۶)

آپ قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو سمجھاتے (تبلیغ کرتے) رہیں۔ جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔

عمل کرنے کیلئے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ ○

ہم نے یہ خیر و برکت والی کتاب بھیجی ہے اس پر چلو۔

(الانعام ۲۰/۸)

Marfat.com

بے خبر لوگوں کو آگاہ کرنے کیلئے

تَنۡزِيۡلَ الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝ (یس ۶)	یہ قرآن خدائے غالب و مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرا دیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے۔ کیونکہ ان کو خبر نہیں۔
وَاَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝ (الانعام ۶)	اور اس قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو خبردار کر دیں۔ جن کو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ اپنے اللہ کے سامنے اس طرح جمع ہوں گے کہ نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا تاکہ وہ بچتے رہیں۔

گنہگاروں کا طریقہ ظاہر کرنے کیلئے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلِتَسۡتَبِيۡنَ سَبِيۡلُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ (الانعام ۶)	اور اسی طرح ہم آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرمین (گنہگاروں) کا طریقہ ظاہر ہو جاوے

Marfat.com

معبودِ حقیقی کی خبر دینے کیلئے

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ .... وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (ابراہیم ۱۳ پ) (یہ قرآن) لوگوں کو یہ خبر پہنچانے (کیلئے) ہے کہ وہ اس بات کا یقین کر لیں کہ وہی (اللہ ہی) ایک معبودِ برحق ہے

اللہ کی طرف بلانے کیلئے

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ (القصص ۹ پ ۲۰) اور جب اللہ کے احکام (قرآن) آپ پر نازل ہو چکے تو ایسا نہ ہونے پاوے کہ آپ کو یہ (کافر لوگ ان احکام کے پہنچانے سے روک دیں۔ آپ (ان کو) اپنے رب کی طرف بلاتے رہئے (احکام الہی سناتے رہئے)

عذاب الٰہی سے ڈرانے کیلئے

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ (الانعام پ ۷) میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے۔ تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو (عذابِ الہی) سے ڈراؤں۔

Marfat.com

پرہیزگاری کیلئے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ (طٰہٰ ۱۶)

اور اسی طرح اتارا ہم نے قرآن عربی زبان کا اور پھیر پھیر کر ہم نے اس میں ڈرانے کی باتیں سنائی ہیں تاکہ وہ پرہیز کریں یا ڈالے ان کے دل میں سوچ

اللہ کے راستہ پر لانے کیلئے

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (ابراہیم ۱۳)

یہ کتاب ہم نے آپ پر اسلئے اتاری کہ آپ لوگوں کو اللہ کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں یعنی اس زبردست خوبیوں والے اللہ کے راستہ پر۔

ہدایت کیلئے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل ۱۵)

بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ (المائدہ ۶)

بے شک آپ کے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور ظاہر کرنے والی کتاب آئی ہے جس سے اللہ ہدایت کرتا ہے

Marfat.com

ان کو جو تابع ہوا اس کی رضا کا۔ سلامتی
کی راہوں کی طرف۔

فیصلہ کرنے کیلئے

اِنَّآ اَنزَلنَآ اِلَیکَ الکِتٰبَ بِالحَقِّ لِتَحکُمَ بَینَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ (النساء ۱۶/۵)

بے شک ہم نے آپ کے پاس سچی کتاب بھیجی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اسکے موافق فیصلہ کریں۔

حق کو باطل سے جدا کرنے کیلئے

شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنزِلَ فِیهِ القُراٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الهُدٰی وَالفُرقَانِ ۚ (البقرہ ۲۳/۲)

قرآن رمضان کے مہینہ میں نازل (ہونا شروع) ہوا۔ جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے اور حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے۔

اختلافات مٹانے کیلئے

وَمَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ الکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اختَلَفُوا فِیهِ ۙ (النحل ۱۴/۸)

ہم نے آپ پر یہ کتاب اس واسطے نازل کی ہے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں آپ لوگوں پر ان کو (اس کے ذریعہ) ظاہر کر دیں۔

Marfat.com

جہاد کرنے کیلئے

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ (الفرقان ۵/۱۹)

سو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں۔ اور قرآن کے ذریعہ ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔

نصیحت کیلئے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (الزمر ۳/۲۳)

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

گذشتہ حالات سے باخبر کرنے کیلئے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (یوسف ۱/۱۲)

ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ ہم آپ کو سب قصوں سے اچھا قصہ سناتے ہیں اور اس سے قبل آپ (اس سے) محض بے خبر تھے۔

عبرت دلانے کیلئے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اور ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے

Marfat.com

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (النور ۱۸/۱۸) ہیں۔ ان کی بعض حکایات اور ڈرنے والوں کیلئے نصیحت کی باتیں بھیجیں۔

ہمت بڑھانے کیلئے

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ (هود ۱۲/۱) اور پیغمبروں کے قصوں میں سے یہ سارے قصے ہم آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔ اور ان قصوں میں آپ کے پاس مضمون پہنچا ہے جو سچ ہے اور نصیحت۔

عذاب وثواب سے مطلع کرنے کیلئے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (بنی اسرائیل ۱/۱) بلاشبہ یہ قرآن وہ راہ بتلاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں، یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو بھاری ثواب ملے گا اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

Marfat.com

قیامت کی اطلاع دینے کیلئے

اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ؕ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (الشوریٰ ۱/۴۲)

ہم نے آپ پر عربی زبان کا قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ مکہ والوں اور اس کے آس پاس رہنے والوں کو قیامت کے دن سے ڈرائیں جس میں ذرا شک نہیں (اس دن) ایک فرقہ (نیک اعمال کے سبب) بہشت میں اور ایک فرقہ (بُرے اعمال کے باعث) دوزخ میں ہوگا

اتمام حجت کیلئے

وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۙ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِھِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَھْدٰی مِنْھُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ (الانعام ۲۰/۸)

ہم نے یہ برکت والی کتاب اتاری ہے تاکہ اس پر چلو اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کبھی کہنے لگو کہ کتاب تو صرف ان دو فرقوں پر نازل ہوئی تھی۔ جو ہم سے پہلے تھے اور ہم اس کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہنے لگو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی۔ تو ہم ان

Marfat.com

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (یسین ۷۰)

سے بھی زیادہ راہ پر ہوتے۔ اس لئے اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حجت ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔

یہ قرآن تو صاف اور خالص نصیحت ہے تاکہ ایسے شخص کو ڈرائیں جو زندہ ہو۔ اور کافروں (منکروں) پر حجت ثابت ہو جاوے۔

لہ نزولِ قرآن سے قبل چونکہ آسمانی کتابوں کے پیرو صرف یہود و نصارا تھے اس لئے دوسری قومیں ان شرائع الہیہ سے بدیں وجہ اعراض کرتی تھیں کہ وہ ان شرائع و کتب کی اصلی مخاطب نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے حیلے بہانوں کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا۔ کیونکہ قرآن کسی خاص ملک یا قوم سے خطاب نہیں کرتا بلکہ اس کا مخاطب سارا جہان ہے۔

لہ یعنی زندہ دل آدمی قرآن سن کر اللہ سے ڈرے اور منکروں پر حجت تمام ہو۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "جس میں جان ہو یعنے نیک اثر پکڑتا ہو اس کے فائدہ کو اور منکروں پر الزام اتارنے کو۔"

(موضح الفرقان)

Marfat.com

احکامِ قرآن کیا ہیں؟

اللہ پر ایمان لاؤ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ (التغابن ۲۸/۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔

اللہ کا نام لو

وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّكَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۚ اور صبح شام اپنے رب کا نام لیتے رہو
(الدہر ۲۹/۲)

اللہ کو کثرت سے یاد کرو

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ط (البقرہ ۲۵/۲) اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسے تم یاد کرتے ہو اپنے باپ دادوں کو بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ یاد کرو۔

اللہ کو عاجزی سے یاد کرو

وَاذْکُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ (الاعراف ۲۴/۱) اپنے رب کی یاد اپنے دل میں عاجزی خوف اور ایسی آواز کے ساتھ کیا کرو جو پکار کر بولنے سے کم ہو کیونکہ وہ

Marfat.com

انسان کے بالکل قریب ہے)

اللہ کو اچھے نام سے پکارو

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا۠ اللہ کے سب نام اچھے ہیں۔ سو اس کو

(الاعراف ۲۲/۹) ان ناموں سے پکارا کرو۔

اللہ کو نیک نیتی سے پکارو

فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ سو تم اللہ کو خالص اعتقادِ[1] کے ساتھ

وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ (المومن ۲/۲۴) پکارو۔ خواہ کافروں کو ناگوار گزرے۔

اللہ کو فرمانبردار بن کر پکارو

وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ط اور خاص اس کے فرمانبردار ہو کر اسے

(الاعراف ۳/۸) پکارو۔

اللہ کو انکسار سے پکارو

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے

(الاعراف ۷/۸) پکارو۔

اللہ کو ڈر اور توقع سے پکارو

وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اور اسے خوف اور توقع سے پکارو۔

(الاعراف ۷/۸)

[1] یعنی اسکے دین میں کسی کو شریک نہ کرو۔

Marfat.com

اللہ کی تعظیم کرو

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ	تاکہ تم لوگ یقین لاؤ اللہ اور اس کے
وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ (الفتح ۱/۲۶)	رسولؐ پر اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم و تسبیح کرو۔

اللہ کی قسم کا بھی احترام کرو

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ	تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جو تم اللہ کی
(النحل ۱۳/۱۴)	قسم اور حلف کے ذریعہ آپس میں عہد کرو

اللہ ہی کی تعریف کرو

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (الاعلیٰ ۱/۳)	خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثنا کر
حِيْنَ تَقُوْمُ (الطور ۲/۴)	جس وقت تو اٹھتا ہے
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (الفتح ۱/۲۶)	صبح اور شام
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ	اور کچھ رات میں اور ستاروں کے پیچھے
(الطور ۲/۴)	ہٹتے وقت اس کی پاکی بول۔

صرف اللہ کی بندگی کرو

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ	اے لوگو بندگی کرو اپنے پروردگار کی۔
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۳/۱)	بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ

Marfat.com

تم پرہیزگار بن جاؤ (اور)

اللہ ہی کو سجدہ کرو

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ؕ (النجم ۶۲/۳) سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی[1]

اللہ کی طرف رجوع کرو

وَاَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو

(الزمر ۵۴/۶) اور اسی کی حکم برداری کرو۔

اللہ کی طرف متوجہ رہو

وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (الانشراح ۸/۱) اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھو

اللہ کی طرف بھاگو

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ (الذریٰت ۵۰/۳) اور اللہ کی طرف بھاگو[2]

اللہ سے تعلق گانٹھو

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے

تَبْتِیْلًا ؕ (المزمل ۸/۱) قطع[3] ہو کر اسی کی طرف متوجہ رہو۔

---

[1] سب عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ اسلئے انسان کو مطیع و فرمانبردار بن کر صرف اسی بزرگ و برتر کے آستان کبریائی پر اپنی جبینِ نیاز جھکانی چاہیئے یعنے یہ سر اللہ کے سوا کسی کے آگے نہ جھکے

[2] چونکہ کل کائنات اللہ ہی کے تابع فرمان ہے اسلئے انسان کو ہر معاملہ میں ہر جانب سے ہٹ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا یعنے بھاگنا چاہیئے۔

[3] یاد الٰہی میں ہر وقت اتنے محو رہو کہ غیر اللہ کا کوئی تعلق تمہاری توجہ وہاں سے نہ ہٹا سکے۔

Marfat.com

اللہ سے تعلقات مضبوط کرو

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا — سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو

(اٰل عمران $\frac{11}{4}$)

اللہ کا قرب حاصل کرو

وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (المائدہ $\frac{6}{4}$) — اور اس (اللہ) کا قرب ڈھونڈو

اللہ کی اطاعت کرو

اَطِیْعُوا اللّٰہَ (النساء $\frac{8}{5}$) — اللہ کا حکم مانو

اللہ سے معافی چاہو

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ — دوڑو اپنے رب کی معافی[1] کی طرف۔

(الحدید $\frac{3}{27}$)

اللہ کو ہی کارساز جانو

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ...... — وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے سوا اسی

فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا (المزمل $\frac{1}{14}$) — کو اپنا کارساز[2] بناؤ

اللہ سے امید رکھو

وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ (المدثر $\frac{1}{14}$) — اور اپنے رب سے امید رکھو۔

---

[1] موت سے پہلے پہلے وہ کام کر لو۔ جو کوتاہیوں کی معافی کا سبب بنیں۔

[2] یعنی اللہ کے سوا کسی کو حامی و ناصر۔ حاجت روا و مشکلکشا و دستگیر و فریادرس نہ سمجھو۔

Marfat.com

اللہ سے مدد مانگو

اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا (الاعراف پ۹) اللہ سے مدد[1] مانگو اور صبر کرو۔

اللہ پر بھروسہ کرو

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (المائدہ پ۶) اللہ پر بھروسہ[2] کرو اگر (تم) کو یقین ہو

اللہ کو ہی مالک و مددگار سمجھو

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج پ۱۷) اور اللہ کو مضبوط پکڑو۔ وہ تمہارا مالک بہتر کارساز[3] اور خوب مددگار ہے۔

اللہ کو رازق جانو

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ ..... وَاشْكُرُوْا لَهٗ (العنکبوت پ۲۰) سو تم اللہ کے پاس سے اپنی روزی[4] تلاش کرو اور حق مانو (اسی کو روزی رساں سمجھو)

---

[1] دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے — کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

[2] جو خدا پر بھروسہ کرے۔ اللہ اس کی تمام ضرورتوں کو کافی ہے۔

[3] خدا کے سوا چھوڑ دو سب سہارے — کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے

[4] حضور رسول مقبولؐ فرماتے ہیں۔ اگر تم خدا پر پورا توکل کرو گے تو حق تعالیٰ تم کو اس طرح رزق دیگا جس طرح پرند کو دیتا ہے یعنی بلا تعب و مشقت کہ صبح کو بھوکا اٹھتا ہے شام کو پیٹ بھر کر سوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ و رسول کو حکم مانو

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (النساء ۵) — اگر تم کسی امر میں جھگڑ پڑو (اختلاف کرنے لگو) تو اس کے (تصفیہ) کے لئے اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔

اللہ سے ڈرو

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن ۲۸) — جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو ۱؎ (کیونکہ)

اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ — بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(الحشر ۲۸)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ٥ — اور جان لو بیشک تم سب اسی کے

(البقرہ ۲۵) — پاس (جوابدہی کیلئے) جمع ہو گے۔

اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط (البقرہ ۲۸) — اور تم کو اس سے ملنا ہے (اسلئے)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ — اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ

(الحشر ۲۸) — کا عذاب سخت ہے۔

اللہ کی پناہ مانگو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ — تو اللہ سے پناہ مانگ۔ وہی سننے اور

(الاعراف ۲۴) — جاننے والا ہے۔

۱؎ جو شخص اللہ تعالےٰ سے خائف ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ہر چیز کو اس سے خائف کر دیتا ہے

Marfat.com

اللہ سے ہی بخشش چاہو

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرہ ۲۵/۲) اللہ سے مغفرت چاہو بیشک اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ کا احسان مانو

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (البقرہ ۲۹/۲) اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے

اللہ کا احسان جتلاؤ

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (الضحٰی ۱/۱) اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہو۔

اللہ کا شکر بجالاؤ

وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (البقرہ ۲۱/۲) اللہ کا[1] شکر کرو۔ اگر تم اس کے بندے ہو۔

اللہ کے راستہ پر چلو

فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ (حٰم سجدہ ۱/۲۴) سو سیدھے (چلتے) رہو اس (کے راستہ[2]) کی طرف۔

---

[1] جناب رسول مقبولؐ فرماتے ہیں کہ کھانے والا شکر گزار بندہ روزہ دار صابر کے برابر ہے۔
[2] اپنی خواہش نفس پر نہ چلو یعنی اپنی رائے ارادے اور مصالح کو اس وقت چھوڑ دو جب وہ ارادۂ حق کے خلاف ہو بلکہ اسے ارادۂ حق کے موافق بنالو۔ اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کا یہ ایک سہل راستہ ہے

Marfat.com

اللہ کا فضل تلاش کرو

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ (بنی اسرائیل ۱۵/۲) تم اس کا فضل تلاش کرو

اللہ کے لیے دشمن سے لڑو

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ ۶/۱۰) اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے لڑو۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرو

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (البقرہ ۲۴/۲) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

اللہ کے دین اور پیغمبر کی مدد کرو

كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ (الصف ۲۸/۲) تم مددگار ہو جاؤ اللہ کے (دین اور پیغمبر کے

اللہ کیلئے سچی گواہی دو

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ (المائدہ ۶/۲) انصاف کی گواہی دینے کے لیے اللہ واسطے کھڑے ہو جایا کرو۔

اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى اگر تم اللہ کے آگے سچی توبہ[1] کرو (تو پھر

---

[1] حقوق العباد کی توبہ یہ ہے کہ ان کو ادا کرو۔ انکی معافی استغفار پڑھنے سے نہ ہوگی۔ نماز۔ روزہ کی استغفار یہ ہے کہ انکی قضا کرو اور گناہوں کی استغفار یہ ہے کہ دل سے نادم ہو کر متوجہ الی اللہ ہو جاؤ جناب رسول مقبولؐ فرماتے ہیں جس نے گناہوں کے بعد توبہ کر لی وہ گویا ایسے گناہ ہی کیا

Marfat.com

رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (التحریم ۲۸)

اُمید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے اور تم کو ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اللہ کی راہ میں قرض دو

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ (التغابن ۲۸)

اگر اللہ کی راہ میں اخلاص نیک نیتی سے مال حلال خرچ کر کے تم اللہ کو اچھی قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا رہے گا۔ تمہارے گناہ بخش دیگا کیونکہ اللہ بڑا قدردان۔ بردبار ظاہر و باطن کو جاننے والا اور زبردست حکمت والا ہے۔

رسول پر ایمان لاؤ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (النساء ۲۵)

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

رسول کا حکم مانو

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ج (ال عمران ۱۴)

حکم مانو رسول کا۔ تاکہ تم پر رحم ہو۔

Marfat.com

رسولِ خدا جیسا کہیں ویسا کرو

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (الحشر ۲۸/۱) اور جو کچھ تم کو رسول دیں سو لے لو۔ اور جس سے منع کریں۔ سو چھوڑ دو۔

نقصان نہ اٹھاؤ

وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ۝ (محمد ۴/۹) اور اپنے کیے ہوئے کام مت ضائع کرو[1]

رسولؐ کی پیروی کرو

اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝ (یٰسین ۲/۲) ایسے شخص (رسولِ خدا) کی راہ پر چلو۔ جو تم سے معاوضہ نہیں مانگتا۔ اور وہ خود راہِ راست پر ہے۔

قرآن پر ایمان لاؤ

اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ (البقرہ ۱۱/۱) مانو اس (قرآن) کو جو اللہ نے بھیجا ہے

قرآن پر عمل کرو

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ (الاعراف ۸/۱) تم اس (قرآن) پر چلو۔ جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

---

[1] کوئی کام اس وقت تک مقبول و منظور نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کے حکم و فرمان کے موافق نہ ہو۔ اپنی طبیعت کے شوق یا نفس کی خواہش پر جو کام کیا جائیگا۔ وہ ضرور بیکار و ضائع ہو جائیگا

[2] نسخۂ کیمیا مرتبہ خان بہادر محمد یوسف خاں اکبرآبادی جو تاج کمپنی لاہور نے شائع کیا ہے ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

قرآن کے موافق فیصلے کرو

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ — آپ ان میں اس کے موافق حکم (فیصلہ) کریں۔ جو اللہ نے اتارا ہے۔ (المائدہ ۶/۷)

قرآن کے ذریعہ سمجھاؤ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ (ق ۳/۲۶) سو آپ قرآن سے سمجھائیں۔

قرآن کی تلاوت جاری رکھو

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط — تم جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ[۱] لیا کرو (مگر) (المزمل ۲/۲۹)

قرآن صاف صاف پڑھو

رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ط (المزمل ۱/۲۹) قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو۔

دین اسلام قبول کرو

اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرہ ۲۵/۲) (دین) اسلام میں پورے پورے داخل[۲] ہو جاؤ

---

[۱] دوامًا تلاوتِ قرآن کرنے والے کے بڑھاپے میں حواس خراب نہیں ہوتے نیز تلاوتِ قرآن سے زنگ آلود قلوب پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔

[۲] صرف کتب بینی سے دین کا صحیح علم حاصل نہیں ہوتا تاوقتیکہ کسی عالم سے سبقاً سبقاً نہ پڑھا جاوے۔ کیونکہ

ع دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

Marfat.com

دین کی طرف یکجہتی سے متوجہ رہو

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو۔ (الروم ۳۰)

دین پر قائم رہو

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (ھود ۱۱) اور آپ کو جس طرح (دین کا) حکم ہوا ہے اس پر مستقیم رہیں۔

دین کو قائم رکھو

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ (الشوریٰ ۴۲) اس دین کو قائمؐ رکھو

پاک وصاف رہو

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ؕ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور گندگی سے دور رہو۔ (المدثر ۷۴)

اذان سنتے ہی کام چھوڑ دو

اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ جب جمعہ کے دن کی نماز کی اذان ہو تو اللہ

لہ جبتک اسکے تمام اجزا کتاب وسنت کے موافق زیر عمل نہوں دین مکمل نہیں ہوتا۔ اجزا دین یہ ہیں ۱۔ عقائد۔ دل وزبان سے اقرار کرنا کہ اللہ تعالے ورسول مقبولؐ نے جس چیز کی جس طور خبر دی ہے وہ حق ہے۔ ۲۔ عبادات۔ نماز۔ روزہ۔ زکواۃ وغیرہ ۳۔ معاملات۔ احکام نکاح وطلاق وحدود وکفارات۔ بیع وشرا اجارہ وزراعت وغیرہ ۴۔ معاشرت۔ اٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا مہمان بننا گھر پر جانا وغیرہ کے آداب۔ بیوی بچوں عزیزوں اجنبیوں۔ نوکروں وغیرہ کیساتھ برتاؤ۔ ۵۔ تصوف یعنی اصلاح نفس خدا سے تعلق بڑھانا

Marfat.com

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط	کی یاد کو دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ (الجمعہ پ۲۸)

نماز پڑھو

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (البقرہ پ۱)	اور نماز[1] قائم کرو

نماز با ادب پڑھو

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی	سب نمازوں (کی ادائیگی) سے خبردار رہو

وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۝ (البقرہ پ۲)	اور بیچ والی نماز سے (بھی)، (نماز کے وقت) اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو۔

نماز با جماعت پڑھو

وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (البقرہ پ۱)	اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ[2]

نماز کے بعد کام میں لگ جاؤ

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا	پھر جب نماز تمام ہو چکے۔ تو اللہ کا فضل

---

[1] نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے فلسفہ کیلئے سائنس و اسلام تکمیل الیقین۔ مصالح عقلیہ۔ انتباہات مفیدہ تالیفات حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرمادیں۔ اور انکے مسائل کے متعلق مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ بہشتی گوہر اور رسالہ بہشتی زیور مکمل ملاحظہ فرمادیں بلکہ اپنے پاس رکھیں۔

[2] واضح رہے کہ پہلے کسی دین میں نماز با جماعت نہ تھی۔ نہ یہود کی نماز میں رکوع تھا۔ یہ مسلمانوں پر اللہ تعالےٰ کا خاص انعام ہے۔

Marfat.com

فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (روزی ڈھونڈنے کے لیے زمین میں
(الجمعہ ۲/۲۸) پھیل جاؤ۔

مگر اللہ کی یاد نہ چھوڑو

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ (بدورانِ تلاشِ روزگار) اللہ کو کثرت
تُفْلِحُوْنَ ۝ (الجمعہ ۲/۲۸) سے یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

گھر والوں کو بھی نماز پڑھاؤ

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور
عَلَیْهَا ط (طٰہٰ ۸/۱۶) خود بھی اس پر قائم رہو۔

نماز سے مدد لو

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اور مدد لو نماز اور صبر سے (کیونکہ)
(البقرہ ۵/۱)

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے
وَالْمُنْكَرِ ط (العنکبوت ۵/۲۱) روکتی ہے۔

زکوٰۃ دو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرہ ۵/۱) اور زکوٰۃ[لہ] دیا کرو۔

لہ ارشادِ نبوی کے بموجب اگر کوئی قوم زکوٰۃ بند کر دے گی تو بارانِ رحمت سے محروم ہو جائیگی اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو ان پر کبھی بارش نہ ہوتی۔

Marfat.com

روزہ رکھو

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (البقرہ ۲۳/۲) فرض کیا گیا ہے۔ تم پر روزہ۔

حج کرو

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران ۱/۴) — اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ ہے حج بیت (اللہ) کا (اگر) وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہو (تو)

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (البقرہ ۲۴/۲) — اللہ کے واسطے حج اور عمرہ پورا کرو

جہادؒ کرو

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ (البقرہ ۲۶/۲) — فرض ہوئی تم پر لڑائی (لہذا)

جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o (المائدہ ۶/۹) — اللہ کی راہ میں جہاد کرو (لڑو) تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

جو تم سے لڑیں ان سے لڑو

قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ (البقرہ ۲۴/۲) — اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑنے لگیں۔

لہ مسئلہ جہاد کی حقیقت۔ اہمیت ضرورت اور احکام کی تفصیل کیلئے الجہاد فی الاسلام مؤلفہ سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی ملاحظہ فرما دیں جو اس مسئلہ پر اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے

Marfat.com

حکومتِ الٰہی قائم کرو

وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ (البقرہ ۲۴)
اور ان سے یہاں تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے (بلکہ) خدا تعالیٰ ہی کے حکم (کے مطابق عملدرآمد ہوتا) رہے

قربانی کرو

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (الکوثر ۱)
سو اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی کرو

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج ۵)
اللہ تعالیٰ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ لہو بلکہ اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ

فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ (الحج ۴)
اس میں سے خود کھاؤ۔ اور برے حال محتاجوں کو کھلاؤ۔

خیرات کرو

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (البقرہ ۲۴)
اللہ کی راہ میں خرچ کرو

وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ (التغابن ۲)
اپنی بہتری کے لیے خرچ کرو۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○
تم اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ تم کو پورا ملے گا اور تمہاری حق تلفی

Marfat.com

(انفال ۳۶) نہ ہوگی۔

خیرات دینے میں جلدی کرو

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (المنفقون ۲۸) — ہم نے تم کو جو کچھ دیا ہے۔ اس میں سے پہلے پہلے (راہِ خدا میں) خرچ کرلو۔ کہ تم میں سے کسی کی موت آکھڑی ہو۔

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ (البقرہ ۳۴) — خرچ کرلو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید و فروخت[1] ہوگی۔ نہ دوستی ہوگی اور نہ سفارش ہوگی

امین و خزانچی کی حیثیت سے خرچ کرو

اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ (الحدید ۱۱) — اس مال میں سے خرچ (خیرات) کرو جو اس نے تمہیں اپنا نائب بنا کر تمہارے ہاتھ میں دیا[2] ہے۔

---

[1] خیرات کرنا ایک اہم نیکی ہے۔ نیکی کرنے کا وقت اب ہے۔ آخرت دار العمل نہیں بلکہ دار الجزا ہے۔ وہاں خریدنے سے نیک عمل نہ مل سکیں گے کہ اس طریقہ سے تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو۔ نہ کسی کی دوستی آشنائی یا سفارش تمہیں چھڑا سکے گی تاوقتیکہ پکڑنے والا نہ چھوڑے۔

[2] چونکہ ہر شے کا مالک اللہ ہے اور ہمیں اس نے اپنا نائب (خلیفہ) بنا کر بھیجا ہے۔ باقی ص۔

Marfat.com

اچھی چیزیں خیرات میں دو

أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ (البقرہ ۳۷/۲)

اور اپنی کمائی میں سے ستھری چیزیں خرچ کرو اور تمہارے واسطے زمین میں سے جو کچھ ہم نے پیدا کیا ہے (اس میں سے بھی ستھری چیزیں دو)

فصل کی خیرات اسی وقت ادا کرو

كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (انعام ۱۷/۸)

تم اس کے پھل سے کھاؤ جس وقت پھل آوے اور جس دن ان کو کاٹو انکا حق اسی دن ادا کرو۔

رشتہ داروں یتیموں مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو

أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ط (البقرہ ۲۶/۲)

تم جو کچھ مال خرچ کرو۔ وہ ماں باپ کے لئے قرابت والوں یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لئے خرچ کرو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸

اسلئے جس طرح امین یا خزانچی اپنے مالک کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ انسان کو بھی اللہ جل شانہ کے فرمان کے مطابق مناسب موقع و محل پر خرچ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دن مالک کو پائی پائی کا حساب گن کر دینا ہوگا۔

Marfat.com

خیرات چھپا کر اور ظاہر کر کے دو

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ (البقرہ ۲۷۱)

اگر خیرات ظاہر کر کے دو تو اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپا کر فقیروں کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے حق میں بہت ہی اچھی ہے۔

سائل کو مت جھڑکو

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۚ (الضحیٰ ۱۰)

اور سائل کو مت جھڑکو۔

اپنی جان کی فکر کرو

عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۖ (المائدہ ۱۰۵)

تم پر اپنی جان[۱] کا فکر لازم ہے (تم پر اپنی ذات کی بھی ذمہ داری ہے)۔

دنیا و آخرت کی فکر کرو

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ (البقرہ ۲۱۹)

تاکہ تم دنیا و آخرت[۲] کے معاملات کے متعلق فکر کرو (سوچو) اور

---

[۱] اگر تمہارے والدین مشرکانہ رسوم کے پابند ہیں تو تم ان کو انکے حال پر چھوڑ کر اپنی عاقبت کی فکر کرو۔ اور اپنے نفع و نقصان کو سمجھو۔ ان کی تقلید میں اپنی ہلاکت کا سامان نہ کرو۔

[۲] دنیا عارضی بلکہ فانی ضرورت گاہ ہے مگر آخرت دائمی آرامگاہ ہے اسلئے اپنی ضرورتوں کے متعلق اتنا خیال رکھو کہ آخرت کے ثواب کو عذاب میں تبدیل نہ کرادو۔

Marfat.com

خبردار ہو جاؤ

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ (الانعام ۳۱)	خبردار ہو جاؤ۔ بڑا بوجھ ہے جس کو وہ (گنہگار) اٹھاوینگے۔

یوم حساب سے ڈرو

وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ (لقمٰن ۳۳)	ڈرو اس دن سے جبکہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آئے اور نہ کچھ کوئی بیٹا اپنے باپ کی جگہ کام آئے۔
لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (البقرہ ۱۲۳)	نہ کسی کی طرف سے کوئی شخص ذرا کام آوے نہ اس کی طرف سے بدلہ[1] قبول کیا جاویگا۔ نہ اس کو سفارش کام آئے اور نہ ان کو مدد پہنچے۔

دوزخ کا ایندھن نہ بنو

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (التحریم ۶)	اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور اس پر تند خو زبردست فرشتے مقرر ہیں۔

[1] رشوت

Marfat.com

بہشت کی طرف دوڑو

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ (اٰل عمران ۱۳/۴)

اور اپنے رب کی بخشش[۱] اور جنت کی طرف دوڑو جو پرہیزگاروں کے واسطے تیار ہوئی ہے۔ اور جس کا عرض ہے آسمان و زمین۔

نیکی کرو

وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (البقرہ ۲۴/۲)

نیکی کرو[۲]۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

واقف و ناواقف سے نیکی کرو

وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (النساء ۶/۵)

اور نیکی کرو ماں باپ کے ساتھ۔ قرابت والوں کے ساتھ۔ یتیموں۔ فقیروں۔ قریبی ہمسایہ۔ اجنبی ہمسایہ۔ پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ۔ اور اپنے ہاتھ کے مال یعنی غلام باندیوں کے ساتھ۔

---

[۱] اپنی زندگی میں ایسا سامان یا زادِ راہِ آخرت تیار کر لو۔ کہ وہ تمہیں جنت میں پہنچانے کا باعث ہو۔

[۲] کسی نیک عمل کو اپنی طرف نسبت نہ دو کہ میں نے یہ کام کیا بلکہ اسے توفیقِ الٰہی جانو کہ اللہ نے تمہیں اس عمل کرنے کی ہمت و توفیق دی۔ ورنہ یہ نیکی بے ثمر رہے گی۔

Marfat.com

سب سے نیک بات کہو

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ ۱/۲) اور سب لوگوں سے نیک[1] بات کہو۔

نیکی کا حکم کرو

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ (الاعراف ۲۴/۹) اور نیک کام کرنے کا حکم کرو۔

نیک کام میں امداد دو

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور

(المائدہ ۱/۶) پرہیزگاری پر۔

اچھے کام کرو

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (المومنون ۴/۱۸) اور اچھا[2] کام کرو۔

اچھائی پر چلو

وَاتَّبِعُوْا أَحْسَنَ (الزمر ۶/۲۴) اور بہتر بات پر چلو۔

بھلائی کرو

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ اور بھلائی کر جیسے اللہ نے تجھ سے

(القصص ۸/۲۰) بھلائی کی۔

---

[1] کسی اچھی بات کا بتلانے والا ایسا ہے جیسا اس کا کرنے والا (ثواب میں)

[2] اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل وہ ہے جو دائم ہو گو قلیل ہو۔ مگر کوئی عمل موجب دخلہ جنت نہ ہوگا تا وقتیکہ فضلِ الٰہی شامل حال نہ ہو۔

Marfat.com

بھلے کام کرو

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الحج ۱۰/۱۷) بھلے کام کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

معقول بات کرو

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (الاحزاب ۴/۲۲) اور بات معقول کہو۔

سیدھی بات کرو

قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحزاب ۹/۲۲) بات سیدھی کہو۔

نافع بات کرو

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المجادلہ ۲/۲۸) نفع رسانی اور پرہیزگاری کی بات کرو

سچی بات کرو

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (الانعام ۱۹/۸) اور جب بات کہو۔ تو حق کی کہو۔ اگرچہ وہ اپنا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

گواہی بھی سچی دو

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى (النساء ۲۰/۵)

گواہی دو اللہ کی طرف کی۔ اگرچہ تمہارا تمہارے والدین یا قرابت داروں کا نقصان (ہی کیوں نہ) ہو کیونکہ اگر (ان میں) کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ تم سے بہتر ان کا خیرخواہ ہے لہٰذا

Marfat.com

اپنے دل کی خواہش پر مت چلو (اور)

انصاف کرو

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ (النساء) — اے ایمان والو۔ انصاف پر قائم رہو

عدل کرو

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ) — عدل کرو۔ کہ یہی بات پرہیزگاری کے زیادہ نزدیک ہے۔

انصاف سے فیصلہ کرو

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ط (النساء) — اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

انصاف سے حکومت کرو

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (ص) — اور لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو۔

صبر کرو

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط (لقمٰن) — تجھ پر جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر[1] کر۔

---

[1] حضور رسول مقبول فرماتے ہیں کہ صبر نصف ایمان ہے اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ شب بیدار اور صائم الدہر سے اس کا درجہ افضل ہے۔ صابر ہونا ہوائے نفس کے مقابلہ میں اللہ کے حکم پر مستقل وثابت قدم رہنا ہے۔

Marfat.com

معاف کرو

تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (التغابن ۲۸) معاف کرو۔ درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالےٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

درگزر کی عادت بناؤ

خُذِ الْعَفْوَ (الاعراف ۹/۲۴) درگزر کی عادت بناؤ۔

صلح کرو

وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ (انفال ۱/۱) آپس میں صلح کرو۔

صلح کراؤ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ (الحجرات ۲۶/۱) سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو (اگر لڑ پڑیں)

تکمیل معاہدہ کرو

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط (المائدہ ۱/۱) (اپنے) عہدوں[1] کو پورا کرو (خواہ کسی سے کئے ہوں)

۱؎ ارشاد نبوی کے بموجب جو قوم عہد شکنی کرے گی۔ تو اللہ تعالےٰ غیر قوم سے اس کے دشمنوں کو ان پر مسلط فرمائیگا جو ان کے اموال بجبر لے لیں گے۔

Marfat.com

امانتیں واپس کردو

أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا کہ امانت والوں کو امانتیں پہنچا دو۔

(النساء ۵)

یتیموں کی تربیت کرو

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج پرکھاتے رہو یتیموں کو جب تک کہ (النساء ۴) نکاح کی عمر کو پہنچیں۔

یتیم پر سختی نہ کرو

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ط (الضحیٰ ۳۰) اور یتیم پر سختی نہ کرو۔

یتیم کا مال دیدو

فَادْفَعُوْا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ج ان (یتیموں کا) مال ان کے حوالے (النساء ۴) کر دو۔

پورا ناپ تول کردو

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج اور انصاف کے ساتھ پورا پورا ناپ (الانعام ۱۹/۸) تول دیا کرو۔

ترازو سیدھا رکھو

وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور انصاف سے سیدھی ترازو تولو۔

(الرحمٰن ۲۷) (وزن پورا دو)

Marfat.com

ادھار کی تحریر لے لو

اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكۡتُبُوۡهُ ؕ (البقرہ ۳۹/۳) جب میعاد معین تک کے لئے ادھار کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔

ادھار کے وقت گواہی کراؤ

وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ (البقرہ ۳۹/۳) اور دو شخصوں کو گواہ کر لو۔

سوداگری کے وقت گواہ بناؤ

وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ (البقرہ ۳۹/۳) جب تم سودا کرو۔ تو گواہ کر لیا کرو۔

وصیت کے وقت گواہ بناؤ

شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ (المائدہ ۱۲/۷) جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کے وقت دو معتبر گواہ ہونے چاہئیں خواہ تم میں سے ہوں یا تمہارے سوا دو شخص ہوں

ثبوت کے وقت گواہ پیش کرو

وَالّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ .... فَاسۡتَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِنَّ (النسآء ۳/۲) اور جو کوئی بدکاری کرے۔ تو ان پر گواہ پیش کرو۔

ف آج مسلمان معاملہ کے وقت تحریر لینے یا گواہ بنانے سے بے نیاز ہو کر اس حکم خداوندی سے انکار کی سزا بھگت رہے ہیں کہ ادائیگی کے باوجود قرضہ کا بوجھ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

Marfat.com

بدلہ نقصان کے برابر لو

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (النحل ۱۶/۱۴)	اور اگر بدلہ لو تو جس قدر تم کو تکلیف پہنچائی جائے اسی قدر بدلہ لو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والوں کو۔

سُود چھوڑ دو

حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ (البقرہ ۳/۳۸)	سود کو حرام کیا گیا ہے (اسلئے)
وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (البقرہ ۳/۳۸)	جتنا سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم کو فرمانِ الٰہی کا یقین ہے۔

تمام گناہوں سے باز آؤ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ○ (الانعام ۱۴/۸)	تم ظاہر و باطنی گناہ چھوڑ دو۔ بلاشبہ جو لوگ گناہ کرتے ہیں۔ ان کو انکے کیے کی عنقریب سزا[1] ملے گی۔

جاہلوں سے دور رہو

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف ۲۴/۹)	اور جاہلوں سے کنارہ کرو۔

مشرکوں سے منہ پھیر لو

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (انعام ۱۳/۷)	اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

[1] ارشادِ نبوی ہے کہ بیشک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب جسکو وہ اختیار کرتا ہے

Marfat.com

دین سے مذاق کرنے والوں سے بے تعلق رہو

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (انعام ۸/۷) — ایسے لوگوں سے کنارہ کش رہو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے (کیونکہ) دنیوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

شیطانی کاموں سے بچو

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ ۱۲/۷) — بات یہ ہے کہ شراب۔ جوا۔ بت اور قرعہ کے تیر سب شیطانی گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو۔ تاکہ تم نجات پاؤ۔

نگاہیں نیچی رکھو

يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور ۱۸/۴) — اپنی نظریں ذرا نیچی رکھو۔[1]

آہستہ بولو

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (لقمن ۲/۱۲) — اپنی آوازوں کو پست رکھو۔

میانہ روی اختیار کرو

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (لقمن ۲/۱۲) — اپنی رفتار میں اعتدال برتو۔

---

[1] کیونکہ بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے (موضح الفرقان)

Marfat.com

اپنے ستر[1] کی حفاظت کرو

وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (النور ۲۴/۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

نکاح کرو

تَنْكِحُوا (النساء ۴/۴) نکاح[2] کرلو (پھر)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں (البقرہ ۲/۲۵) سو جاؤ اپنی کھیتیوں میں۔

والدین سے بھلائی کرو

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۱۵/۳) اور والدین کے ساتھ بھلائی[3] کرو۔

ستھری چیزیں کھاؤ

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ (المومنون ۱۸/۴) ستھری چیزیں کھاؤ۔

حلال چیزیں کھاؤ

يَآأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ اے لوگو زمین کی چیزوں میں سے

---

[1] پردہ کی ضرورت واہمیت واحکام کیلئے کتاب "پردہ" مؤلفہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور القول الجواب مولفہ مولانا تھانویؒ ملاحظہ فرمادیں۔

[2] نکاح اور اسکے متعلقہ مسائل پر کتاب "تحفۃ الزوجین" مؤلفہ مولانا نواب قطب الدین صاحب دہلوی ملاحظہ فرمادیں۔

[3] اگر آپ اپنے والدین سے حسن سلوک سے پیش آئینگے تو آپ کی اولاد آپ سے اچھا سلوک کریگی

Marfat.com

حلٰلًا طَیِّبًا (البقرہ ۲۱/۲) حلال پاکیزہ (چیزیں) کھاؤ۔

حلال ذبیحہ کھاؤ

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سو تم اس جانور (کا گوشت) کھاؤ۔
(انعام ۱۴/۸) جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

مل کر کھاؤ

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا تم پر گناہ نہیں (اگر) آپس میں مل جل کر
جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط (النور ۱۸/۸) یا جدا ہو کر کھاؤ۔

دعوت پر جاؤ

اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا (الاحزاب ۲۲/۴) جب تم کو (کھانے کیلئے) بلایا جاوے
تب جاؤ۔

کھانے کے بعد چلے جاؤ

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا جب کھانا کھا چکو۔ تو اُٹھ کر چلے
(الاحزاب ۲۲/۴) جاؤ۔

گھر میں دروازہ سے داخل ہو

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا (البقرہ ۲۴/۲) گھر میں دروازے کے راستہ سے داخل ہو

؎ جناب سرورِ کائنات کا فرمان ہے کہ ایمان لانے اور نماز پڑھنے کی فرضیت کے بعد رزقِ حلال کی تلاش فرض ہے۔

Marfat.com

گھر والوں پر سلام کہو

فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ (النور ۶۱/۱۸) — پھر جب گھر میں جانے لگو۔ تو اپنے لوگوں کو سلام کرو۔

کھلی جگہ پہ بیٹھو

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ (المجادلہ ۲۸/۲) — جب تم کو کوئی کہے کہ مجلسوں میں کھلکر بیٹھو۔ تو کھل جاؤ۔ اللہ تم کو کشادگی دے دگا)

اپنے سردار کا حکم مانو

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (النساء ۵۹) — حکم مانو اللہ کا اور رسول کا اور تم میں سے جو حاکم (برسر اقتدار ہوں) ان کا (بھی) حکم مانو (جو خدا اور رسول کے حکم کے موافق ہو)

وصیت کرو

إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ (البقرہ ۲۲/۲) — جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے۔ اور وہ کچھ مال ترکہ میں چھوڑ رہا ہو تو وصیت کرے۔

لہ تجھ کو اس وقت تک نیند کرنا زیبا نہیں جبتک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے۔ (غوث الاعظم)

Marfat.com

عبرت پکڑو

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ (الحشر ۲/۲۸)	اے آنکھ والو عبرت پکڑو۔[1]
سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ (العنکبوت ۲/۲)	ملک میں پھرو اور دیکھو کہ مخلوق کو خدا نے کس طرح پیدا کیا اور
کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ (انعام ۲/۲)	کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا اور
کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ (النمل ۲/۶)	کیا انجام ہوا گنہگاروں کا۔

آخرت کا سامان بناؤ

وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ (القصص ۲/۸)	اور تجھ کو اللہ نے جتنا دے رکھا ہے اس سے آخرت کے گھر کے لئے (بھی کچھ سامان) تیار کر لے۔[2]

---

[1] ؎ جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

[2] کیونکہ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ کیا خبر کہ اگلی ساعت یا کل کا دن ایسی حالت میں آوے کہ انسان سطح زمین سے گم ہو اور اپنی قبر میں قیام کر چکا ہو۔ اسلئے اس معاملہ میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی بسا اوقات نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

Marfat.com

قرآن کن باتوں سے منع کرتا ہے؟

اللہ کا شریک نہ بناؤ

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا (البقرہ ۳/۲) تم اللہ جل شانہٗ کے مقابل کسی کو نہ ٹھہراؤ

اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ج (یونس ۱۱/۱۱) اللہ تعالیٰ کے سوا تم کسی ایسے کو نہ پکارو جو تمہیں نہ کوئی نفع[1] پہنچا سکے اور نہ نقصان۔

اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ ط (الذّٰریٰت ۳/۲۷) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ

---

[1] ہر قسم کا نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ مگر نفع اعمالِ حسنہ اور نقصان اعمالِ سیئہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسلئے استعانت کے لئے ہمیشہ اسی کو پکارا جائے۔ نہ کوئی اسکے فضل و کرم کو روک سکتا ہے اور نہ کوئی اسکے غصہ و غضب سے بچا سکتا ہے۔

Marfat.com

اللہ کے سوا کسی معبود کو نہ پکارو

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (القصص ۹) — اللہ کے سوا کسی معبود کو نہ پکارو کیونکہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ کے سوا اور معبود نہ بناؤ

لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ (النحل) — دو معبود نہ پکڑو۔

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ (النساء) — اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ دو تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ صرف اللہ ہی اکیلا معبود ہے۔

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ (حم سجدہ) — کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرو

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ (حم سجدہ) — سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (بلکہ) اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو بنایا۔

اللہ کے سوا کسی کو حاکم نہ مانو

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (بنی اسرائیل ۱۵) — اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم نہ ٹھہراؤ۔

Marfat.com

اللہ کے راستہ کے سوا دوسرے راستہ پر نہ چلو

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ط (انعام ۱۹/۸) — تم اور راستوں پر مت چلو۔ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے جدا کر دینگے۔

اللہ کے راستہ سے کسی کو نہ روکو

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ (اعراف ۱۱/۸) — اور تم سڑکوں پر اس لئے مت بیٹھو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو۔ اور ان میں عیب ڈھونڈو۔

اللہ پر مثالیں نہ گھڑو

فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط (النحل ۱۰/۱۴) — اللہ پر مثالیں چسپاں نہ کرو (یعنی خدا کا مماثل کسی کو نہ ٹھہراؤ)

اللہ کو قسموں کا نشانہ نہ بناؤ

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ (البقرہ ۲۸/۲) — اللہ کے نام کو اپنی قسمیں کھانے کیلئے نشانہ نہ بناؤ۔

اللہ کی شان میں جھوٹ نہ کہو

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ط (النساء ۲۳/۶) — اللہ جلشانہ کے شان میں غلط بات نہ کہو۔

Marfat.com

اللہ کی آیات پر مذاق نہ سنو

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِہَا — جب اللہ کی آیات پر انکار اور مذاق ہوتے
وَیُسْتَھْزَاُ بِہَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ — سنو تو انکے ساتھ نہ بیٹھو۔ (النساء)

اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا — اللہ کے احکام (آیات) کو ہنسی مذاق
(البقرہ ۲۹/۲) نہ بناؤ۔

اللہ کے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ — ان لوگوں سے دوستی نہ کرو۔ جن پر
(الممتحنہ ۲/۲۸) اللہ غصہ ہوا ہے۔

اللہ کو نہ بھلاؤ

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ — ان جیسے نہ بنو۔ جنہوں نے اللہ کو بھلا
(الحشر ۳/۲۸) دیا۔

اللہ سے سبقت نہ کرو

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ (الحجرات ۱/۲۶) — اللہ سے آگے نہ بڑھو۔[1]

---

[1] احکام الٰہی کو پسِ پشت ڈال کر اپنی رسموں اور رواجوں اپنی رایوں اور غرضوں کے مطابق نہ چلو۔ تم دنیاوی اغراض کے لئے شریعت کو رواج میں بدل دو تو اور بات ہے مگر تمہاری خواہشات کے مطابق احکامِ الٰہی نہیں بدل سکتے۔

Marfat.com

حدود اللہ نہ توڑو

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج (البقرہ ۲۹/۴) — یہ (جو) اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود[1] ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔

اللہ سے روگردانی نہ کرو

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (انفال ۳/۹) — اللہ کا حکم مانو۔ سن کر اس سے روگردانی نہ کرو۔

اللہ سے ناامید نہ ہو

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط (الزمر ۶/۲۴) — اللہ کی مہربانی سے ناامید نہ ہو۔

اللہ سے خیانت نہ کرو

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ (انفال ۳/۹) — اللہ سے خیانت نہ کرو (حقوق اللہ ادا کرو)

اللہ کے احکام نہ بدلو

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط (النحل ۱۳/۱۴) — تم لوگ عہدِ خداوندی کے عوض تھوڑا سا فائدہ (خلاف شریعت حکم دیکر) حاصل نہ کرو

---

[1] حق تعالیٰ نے انسان کے عمل وراہنمائی کے لئے جو حدود وقواعد اپنے ضابطہ یعنی قرآن میں مقرر کردیئے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا تغیر تبدل نہ ہو۔ نہ ان کی خلاف ورزی ہونی چاہیئے۔

Marfat.com

نبیؐ کی آواز سے اپنی آواز نہ بڑھاؤ

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ (الحجرات ۲۶/۱)

تم اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نہ ان سے تڑخ کر بولو۔ جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر۔

نبیؐ سے سبقت نہ کرو

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الحجرات ۲۶/۱)

اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔[1]

نبیؐ سے خیانت نہ کرو

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (انفال ۹/۳)

اللہ اور رسولؐ سے خیانت نہ کرو۔

(حقوق العباد ادا کرو)

نبیؐ کی نافرمانی نہ کرو

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (انفال ۹/۳)

اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانو۔ سن کر اس سے نافرمانی نہ کرو۔

---

[1] اتباعِ رسولؐ کرو۔ اپنی نفسانی خواہشات و اغراض کے مطیع و فرمانبردار بن کر بدعات کے مرتکب نہ بنو۔ بلکہ ان کے نقشِ قدم پر چلو۔ ان سے آگے بڑھنا نہ صرف ان کی توہین کا ارتکاب کرنا ہے بلکہ اپنی دین و دنیا تباہ کرنا ہے۔

Marfat.com

نبی کو تکلیف نہ پہنچاؤ

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ تم کو جائز نہیں کہ رسول کو کلفت[۱] پہنچاؤ

(احزاب ۲۲/۷)

شریعت کے سوا کسی کو رفیق نہ بناؤ

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تمہارے رب کی طرف سے جو (قرآن)
تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط تم پر اترا ہے۔ اسی پر چلو۔ اسکے سوا
(اعراف ۱/۸) اور رفیقوں کے پیچھے نہ چلو۔

دین میں غلو نہ کرو

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ (النسا ۲۳/۶) اپنے دین کی بات میں مبالغہ نہ کرو۔

دین میں تفرقہ نہ ڈالو

اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط دین کو قائم رکھو۔ اور اس میں اختلاف
(الشوریٰ ۲/۲۵) نہ ڈالو۔

اپنا حصہ نہ بھولو

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول (کچھ آخرت

---

[۱] ہمارے سب اعمال حضور کے پیش ہوتے ہیں۔ کیا ہماری بدکاریاں و نافرمانیاں انکی تکلیف کا سامان نہیں؟ اگر ایسا ہے تو اپنے محسن و شفیع کو روحانی تکلیف دینا نمک حرامی نہیں تو اور کیا ہے۔

Marfat.com

(القصص ۸۲) کے لئے بھی حصہ نکال،

خیرات اعتدال سے کرو

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (بنی اسرائیل ۲۹)

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر نہ رکھ نہ اس کو بالکل ہی کھول دے۔ ورنہ الزام خوردہ تہید ست ہو جاؤ گے۔

خیرات میں گندی چیزیں دو

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ (البقرہ ۲۶۷)

(اپنی کمائی میں) سے گندی چیز راہِ خدا میں، خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو۔ حالانکہ (اگر وہی چیز تم کو دی جائے) تو تم اسکو کبھی نہ لو گے۔

خیرات کا احسان نہ جتاؤ

لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ (البقرہ ۲۶۴)

احسان جتلا کر اپنی خیراتیں ضائع نہ کرو۔

لہ خیرات دینے میں بھی اعتدال برتو۔ نہ اتنی کشادہ دستی دکھاؤ کہ بھیک مانگنی پڑے۔ نہ اتنا ہاتھ کھینچ لے کہ کنجوس مکھی چوس بن کر رہ جائے۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ جس نے میانہ روی اختیار کی۔ محتاج نہیں ہوا۔

لہ خیرات ہمیشہ حلال کی کمائی سے دو پسندیدہ اور عزیزتر چیز عنداللہ خیرات کرو۔ کیونکہ وہ بے نیاز ہے۔ تمہارے سوکھے ٹکڑوں۔ پھٹے پرانے کپڑوں یا کھیلے پیسے کا محتاج نہیں۔ جو چیز اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ اس بے نیاز کو دینے میں تمہیں شرم آنی چاہیئے

Marfat.com

خیرات دے کر ایذا نہ دو

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (سائل پر) احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر خیرات ضائع نہ کرو۔
(البقرہ ۳۶/۴)

ریاکاری کی خیرات نہ دو

كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط (اور نہ اس شخص کی طرح خیرات ضائع کرو، جو لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالے اور روزِ قیامت پر یقین نہیں رکھتا۔
(البقرہ ۳۶/۴)

دولت پر شیخی نہ کرو

لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ط (الحدید ۳/۲) جو کچھ تم کو اس (اللہ) نے دیا ہے اس پر شیخی نہ کرو۔

غربت پر غم نہ کرو

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ (الحدید ۳/۲) اور جو ہاتھ نہ آئے تم اس پر غم نہ کرو۔

وجاہت کی ہوس نہ کرو

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط (النساء ۵/۵) اللہ نے جس چیز میں ایک پر ایک کو بڑائی دی ہے (اس پر) ہوس مت کرو۔

ف کسی پر اللہ کی نعمت دیکھ کر حسد کرنا خدا تعالیٰ کی تقسیم کے خلاف اظہار ناراضگی کرنا ہے۔ ۱۳۴

Marfat.com

ثروت پر نگاہ نہ کرو

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ (طٰہٰ ۸/۱۶)

آپ ان چیزوں کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ دنیاوی زندگی کی رونق ہے

دوسروں کے مال پر نظر نہ رکھو

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ (الحجر ۶/۱۴)

اور اپنی نظریں ان چیزوں پر نہ ڈالو جو ہم نے مختلف اشخاص کو برتنے کے لئے دے رکھی ہیں۔ اور نہ ان پر غم کھاؤ۔

ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرہ ۲۳/۲)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

بقیہ ص۱۴۳ اور رسول مقبولؐ فرماتے ہیں کہ حسد نیکیوں کو اسطرح جلا دیتا ہے جیسے سوکھی لکڑیوں کو آگ جلا دیتی ہے
لہ مال حرام نہ کھاؤ۔ مثلاً چوری۔ خیانت۔ دغابازی۔ رشوت ستانی۔ زبردستی۔ قمار۔ بیوع ناجائز یا سود وغیرہ کے ذریعہ مال حاصل نہ کرو۔

Marfat.com

مال ہضم کرنے کیلئے رشوت نہ چلاؤ

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ (البقرہ ۲۳) — اور ان کو حکام کے ہاں اس غرض سے نہ پہنچاؤ کہ ظلم کرکے لوگوں کے مال کا ایک حصہ کھا جاؤ۔

مال میں ادل بدل نہ کرو

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ص (النساء ۱) — بُرے مال کو اچھے مال سے نہ بدلو

خیانت نہ کرو

وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ (انفال ۳) — آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو

یتیموں کا مال نہ کھاؤ

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ ...... وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ (النساء ۱) — یتیموں کا مال ان کو دے دو۔ اپنے مال کے ساتھ ان کا مال نہ کھا جاؤ یہ بڑا وبال ہے (وبلکہ)

یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (انعام ۱۹) — یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے۔

۱؎ کسی کا مال ہضم کرنے کیلئے جھوٹا دعویٰ نہ کرو جھوٹی گواہی نہ دو جھوٹی قسم نہ کھاؤ اور حاکم کو رشوت نہ چلاؤ

Marfat.com

مال بے عقلوں کے حوالے نہ کرو

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا۔ (النساء ۴/۱) اور کم عقلوں کو اپنے وہ مال نہ دیدو۔ جن کو اللہ نے تمہاری گزران کا سبب بنایا ہے۔

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج (انعام ۱۹/۸) یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاویں (نفع و نقصان سمجھنے کے قابل ہو جاویں)

چیزیں کم نہ دو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (اعراف ۱۱/۸) لوگوں کو ان کی چیز گھٹا کر مت دو۔

وزن کم نہ کرو

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ (رحمٰن ۱/۲۷) اور تول نہ گھٹاؤ۔

تولنے میں کمی بیشی نہ کرو

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ (رحمٰن ۱/۲۷) تم تولنے[1] میں کمی بیشی نہ کرو۔

نقصان نہ پہنچاؤ

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ (الشعراء ۱/۱۹) نقصان رساں نہ ہو

فساد کی کوشش نہ کرو

وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط (القصص ۸/۲۰) ملک میں خرابی پیدا کرنے کی خواہش نہ رکھو

---

[1] ارشاد نبوی ہے کہ جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کریگی تو قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوگی

Marfat.com

فساد نہ مچاؤ

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ — ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو۔

(البقرہ ۷/۱)

خرابی پیدا نہ کرو

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ (اعراف ۹/۷) — دنیا میں خرابی نہ پھیلاؤ۔

قسم نہ توڑو

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِهَا — اور قسموں کو مستحکم (پکا) کرلنے کے بعد
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط — نہ توڑو کیونکہ اس طرح، تم نے اللہ
(النحل ۱۳/۱۴) — کو ضامنؑ بنایا ہے۔

بہانے نہ بناؤ

لَا تَعْتَذِرُوْا (التوبہ ۹/۱) — بہانے مت بناؤ۔

قسم سے دہوکا نہ دو

وَلَا تَتَّخِذُوْا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ — اور ایک دوسرے میں اپنی قسموں کو
(النحل ۱۳/۱۴) — دخل دینے کا بہانہ نہ بناؤ (قسموں کو
فریب۔ دغا۔ مکاری اور حیلہ سازی کا
آلہ نہ بناؤ)

لہ کسی شخص یا کسی قوم سے جو معاہدہ کیا جائے بشرطیکہ وہ خلاف شرع نہ ہو اسے پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

Marfat.com

حلال کو حرام نہ بناؤ

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ط (المائدہ ۷/۱۲)
اللہ نے تمہارے لئے جو لذیذ چیزیں حلال کردی ہیں ان کو حرام نہ ٹھہراؤ

(اور)

اس کیلئے جھوٹ نہ بولو

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط (النحل ۱۵/۱۴)
اور اپنی زبان سے جھوٹ بنا کر یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کیونکہ یہ اللہ پر بہتان باندھنا ہے۔

حرام جانور نہ کھاؤ

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط (انعام ۱۴/۱۸)
اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ گناہ ہے۔

سود نہ کھاؤ

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا (ال عمران ۱۴/۱۴)
سود مت کھاؤ۔

بے تحقیق بات نہ کہو

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط (بنی اسرائیل ۱۵/۴)
تجھ کو جس بات کی خبر نہیں (اس کے) پیچھے نہ پڑو۔

Marfat.com

کھول کر بیان نہ کرو

لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ج (المائدہ ۷/۱۴) ایسی باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کی جاویں تو تم کو بری لگیں۔

کسی غیر کو رازداں نہ بناؤ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ (ال عمران ۱۲/۴) اپنوں کے سوا کسی کو بھیدی نہ بناؤ۔

غیر اللہ سے نہ ڈرو

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ (المائدہ ۶/۱۱) تم لوگوں سے نہ ڈرو۔

بے لاگ انصاف کرو

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ج (النساء ۵/۲۰) تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو۔

انصاف کو دشمنی کی تندر نہ کرو

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط (المائدہ ۶/۳) کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔

نفسانی خواہش پر نہ چلو

فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى (ص ۲۳/۱۲) لوگوں میں انصاف سے حکومت کرو نفسانی خواہشات پر مت چلو۔

Marfat.com

اپنا سنگار نہ دکھاؤ

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (النور ۴/۱۸) عورتیں اپنا سنگار نہ دکھلائیں

زنا نہ کرو

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً زنا[1] کے نزدیک نہ جاؤ۔ وہ بے حیائی
وَسَآءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ۴/۱۵) اور برائی کی راہ ہے۔

بے حیا نہ ہو

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ظاہر و باطنی بے حیائی[2] کے کاموں کے
وَمَا بَطَنَ (انعام ۱۹/۸) نزدیک نہ جاؤ۔

گواہی سے انکار نہ کرو

لَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا جس وقت گواہ بلائے جاویں (وہ) انکار
(البقرہ ۳۹/۳) نہ کریں۔

گواہی کو نہ چھپاؤ

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ (البقرہ ۳۹/۳) اور گواہی کو مت چھپاؤ۔

---

[1] بموجب ارشاد نبوی جب لوگ زنا کو امر مباح کی طرح بیبا کی سے کرنے لگتے ہیں شرابیں پیتے ہیں اور معازف بجاتے ہیں تو اللہ تعالے کو آسمان میں غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم فرماتے ہیں کہ ان کو ہلا ڈال یعنی زلزلہ عتاب الہی کی علامت ہوتا ہے [2] ارشاد نبوی ہے کہ جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے۔ وہ طاعون میں مبتلا ہونگے اور ایسی بیماریوں میں مبتلا ہونگے جو انکے بڑوں کو وقت کبھی نہیں ہوئیں

Marfat.com

دستاویز لکھانے میں سستی نہ کرو

وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا (البقرہ ۳۷/۳) (خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اسے ضبطِ تحریر میں لانے کے لئے سستی نہ کرو۔ (فوراً لکھ پڑھ کر لو)

کسی کی طرفداری نہ کرو

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ط (البقرہ ۳۹/۳) (دستاویز) لکھنے والا اور (گواہی دینے والا) گواہ (کسی فریق کی ناجائز طرفداری کرکے، نقصان نہ پہنچائے۔

شہید کو مردہ نہ کہو

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ..... (البقرہ ۱۹/۲) جو خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں۔ ان کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔

صحیح میں غلط نہ ملاؤ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (البقرہ ۵/۱) اور صحیح میں غلط نہ ملاؤ۔

سچ کو نہ چھپاؤ

وَلَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرہ ۵/۱) اور جان بوجھ کر سچ کو نہ چھپاؤ۔

زیادتی نہ کرو

وَلَا تَعْتَدُوْا ط (البقرہ ۲۴/۲) اور کسی پر زیادتی نہ کرو۔

Marfat.com

ظلم نہ کرو

لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ (البقرہ ۲۸) تم کسی پر ظلم[1] نہ کرو۔ نہ کوئی تم پر کرے

جھگڑا نہ کرو

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا (انفال ۶) آپس میں نہ جھگڑو۔ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ اور صبر کرو

اہل کتاب سے بلا وجہ نہ جھگڑو

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ (العنکبوت ۵) تم اہل کتاب سے بجز مہذبانہ طریقہ کے جھگڑا (مباحثہ) نہ کرو۔ مگر جو ان میں بے انصاف ہیں (ہٹ دھرمی پر ہیں) ان کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کرو

پھوٹ نہ ڈالو

وَلَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران ۱۱) پھوٹ (نفاق) نہ ڈالو (بکھر نہ جاؤ)

شیطان کے پیرو نہ بنو

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ تحقیق وہ تمہارا

---

[1] حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں۔ ظلم کو عدل۔ علم کو تکبر۔ عقل کو غصہ۔ رزق کو جھوٹ۔ بدی کو نیکی۔ سخاوت کو پشیمانی۔ بلاؤں کو صدقہ۔ عمر کو غم۔ نیک اعمال کو غیبت اور گناہوں کو توبہ۔

Marfat.com

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ ۲۱/۲) صریح دشمن ہے۔

شیطان کے بندے نہ بنو [1]

اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج (یس ۴/۲۳) شیطان کے بندے نہ بنو

تکبر نہ کرو

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ اِترا و مت۔ اللہ کو اترانے والے (القصص ۸/۴) نہیں بھاتے۔

کافر نہ بنو

فَلَا تَكْفُرْ ط (البقرہ ۱۲/۱) تو کافر مت ہو۔

منکر نہ بنو

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ص (البقرہ ۵/۱) سب میں اول قرآن کے منکر مت بنو

حد سے نہ بڑھو

وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (المائدہ ۱۲/۷) حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بے جا خرچ نہ کرو

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (انعام ۱۷/۸) بے جا خرچ نہ کرو۔ اس کو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنے والے۔

---

[1] غرور سے بڑھ کر انسان کا کوئی دشمن نہیں۔

Marfat.com

جلدی نہ کرو

فَلَا تَعْجَلْ (مریم ۶/۱۶) سو تو جلدی نہ کر۔

شبہ نہ کرو

اَلَّا تَرْتَابُوْٓا (البقرہ ۳۹/۳) شبہ میں نہ پڑو

بے خبر نہ رہو

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (اعراف ۲۴/۹) (اللہ کی یاد سے) بے خبر نہ رہو۔

سست نہ ہو

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (آل عمران ۱۴/۴) سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ۔

تنگ دل نہ ہو

وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ٥ (کفار) کی تدبیروں سے تنگدل نہ ہو۔

(النحل ۱۶/۱۴)

غمگین نہ ہو

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (یونس ۱۱/۷) ان (اعدا یا مکذبین) کی بات پر رنج مت کر

ظالم نہ بن

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی اعانت[1] نہ کرو۔ (المائدہ ۱/۶)

---

[1] اگر جذبہ انتقام کے ماتحت کوئی شخص زیادتی کر بیٹھے تو اسکی امداد کی بجائے اسے زیادتی سے روکنا چاہیے

Marfat.com

خون نہ کر

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط (النساء ۵) آپس میں خون نہ کرو۔

اکڑ کر نہ چل

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ہ (بنی اسرائیل ۴) زمین پر اتراتا ہوا نہ چل۔ تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے۔ نہ پہاڑوں کی اونچائی کو پہنچ سکتا ہے۔

اپنی جان کو ہلاک نہ کر

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ ۲۴) اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اپنی اولاد کو نہ مارو

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج (انعام ۹/۸) مفلسی کی وجہ سے اپنی اولاد کو نہ مارو تم کو اور ان کو ہم رزق دیتے ہیں۔

غیبت نہ کرو

لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط (الحجرات ۲/۲) ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔

طعنہ نہ دو

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (الحجرات ۲/۲) ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو۔

Marfat.com

بُرے لقب نہ دو

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط (الحجرات ۲/۲۶) نہ ایک دوسرے کو اچڑانے کیلئے بُرے لقب سے پکارو۔

ٹھٹھا مخول نہ کرو

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ (الحجرات ۲/۲۶) ایک دوسرے کی ہنسی نہ اُڑاؤ۔

بدگمانی نہ کرو

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (الحجرات ۲/۲۶) بدگمانی سے بچتے رہو

تجسس نہ کرو

وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات ۲/۲۶) کسی کا بھیدلہ نہ ٹٹولو۔

اپنی خوبیاں نہ جتاؤ

فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ط (النجم ۲/۲۷) اپنی خوبیاں بیان نہ کرو۔

منہ نہ بناؤ

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (لقمٰن ۲/۲۱) لوگوں کی طرف گال مت پھلاؤ (منہ نہ بناؤ۔ رُخ نہ پھیرو)

گنہگار ہوکر روگردانی نہ کرو

وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ o (ھود ۵/۱۱) گنہگار ہونے (کے باوجود اللہ سے)

لہ یعنی جو تجسس بغرض فساد ہو وہ ممنوع ہے۔

Marfat.com

رُوگردانی نہ کرو۔

نا اُمید نہ ہو

فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ (الحجر ۱۴/۴) سو آپ نا امید نہ ہوں۔

ناداں نہ ہو

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (انعام ۴/۷) سو تو نادانوں میں سے نہ ہو۔

والدین کو نہ جھڑکو

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا والدین کو نہ جھڑکو بلکہ ان سے ادب کی بات کرو۔ (بنی اسرائیل ۱۵/۳)

بلا اجازت کسی کے گھر نہ جاؤ

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اجازت لئے اہل خانہ پہ سلام کہے بغیر داخل نہ ہو۔ (النور ۱۸/۴)

انشاء اللہ کہے بغیر وعدہ نہ کرو

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْیءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (الکہف ۱۵/۴) انشاء اللہ کہے بغیر کسی کام کی نسبت یہ نہ کہو کہ میں کل کر دونگا۔

دغابازوں کا کہا نہ مان

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ (احزاب ۱/۱) تو کافروں اور دغابازوں کا کہا نہ مان۔

Marfat.com

زیادہ قسم کھانے والے کا کہا نہ مان

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ (القلم ۲۹)

ایسے شخص کا کہا نہ مانو۔ جو بہت قسمیں کھانے والا ہو۔ بے وقعت ہو طعنہ دینے والا ہو۔ چغلیاں لگاتا پھرتا ہو حد سے گزرنے والا ہو۔ گناہوں کے کرنے والا ہو سخت مزاج ہو۔ اسکے علاوہ حرامزادہ ہو۔ بایں ہمہ کہ وہ مال اولاد والا ہو۔

تکذیب کرنے والے کا کہا نہ مان

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ (القلم ۲۹)

جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مان۔

حد سے بڑھنے والے کا کہا نہ مان

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (الشعراء ۱۹)

بیباک لوگوں کا حکم نہ مانو۔ جو ملک میں فتنہ و فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

طالب دنیا کا کہا نہ مان

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝

اور نہ کہنا مان اس کا جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کیا اور جو پیچھے

Marfat.com

(الکہف ۲۸) پڑا ہوا ہے اپنی خوشی کے اور اس کا کام ہے حد سے نکل جانا۔

کافروں کا کہا نہ مان

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان ۵۲) سو تو منکروں کا کہا مت مان بلکہ قرآن کے ذریعہ ان کے ساتھ بڑے زور کا مقابلہ کر۔

کافروں کا ساتھ نہ دے

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ (ھود ۴۲) اور مت رہ کافروں کے ساتھ۔

دب کر بات نہ کر

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (احزاب ۳۲) سو (اے عورتو) تم دب کر بات نہ کرو۔

کافروں کا مددگار نہ بن

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ (القصص ۸۶) تو کافروں کا مددگار مت ہو۔

کافروں کا رفیق نہ بن

لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ (النساء ۱۴۴) کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ مسلمانوں کو چھوڑ کر۔

کافروں کا دوست نہ بن

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل

Marfat.com

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ج (المائدہ ۹/۱۳)

چکی ہے۔ جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔ ان کو اور دوسرے کفار کو دوست نہ بناؤ (اور)

ان سے مدد نہ لو

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (النسا ۱۲/۵)

ان میں سے کسی کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

کافر نہ بنو

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا (ال عمران ۱/۴)

تم نہ ہو۔ ان کی طرح جو کافر ہوئے

کجرو کی رفاقت نہ کرو

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ (اعراف ۲۲/۹)

چھوڑ دو[1] ان کو جو کج ڈیڑھی راہ چلتے ہیں۔

کج رو اقربا کو رفیق نہ بناؤ

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو رفیق نہ بناؤ۔ اگر وہ لوگ کفر کو ایمان کے مقابلہ میں عزیز رکھیں۔ اور تم میں سے

لے برے رفیق سے تنہائی بہتر ہے۔

Marfat.com

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ ۳/۱۰) جو شخص ان کی رفاقت کرے گا۔ وہ بڑا گنہگار ہو گا۔

گمراہوں کی پیروی نہ کرو

لَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ (المائدہ ۱/۶) ان لوگوں کے خیالات پر مت چلو جو پہلے خود گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بہت دور ہو گئے ہیں (کیونکہ جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہوتا ہے وہ بھی اس کا شریک ہوتا ہے۔ جو اس پر عمل کرتا ہے)

ناواقفوں کی پیروی نہ کرو

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مت چلو ان کی راہ جو ناواقف ہیں

(یونس ۹/۱۱)

نادانوں کی خواہش پر نہ چلو

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نادانوں کی خواہش پر مت چل۔

(الجاثیہ ۲/۲۵)

ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ یاد آجانے کے بعد تو ظالموں کے

Marfat.com

الظّٰلِمِیْنَ (انعام ۶) ساتھ نہ بیٹھ۔

ظالموں کی طرف نہ جھکو

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور ان کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں۔ (ھود ۱۱)

مشرک نہ بنو

وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (یونس ۱۱) اور مت ہو شرک کرنے والوں میں

تفریق نہ کرو

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ (ال عمران ۴) تم ان (لوگوں) کی طرح مت ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے۔ بعد اس کے کہ ان کو واضح احکام پہنچ چکے ہیں۔

ڈینگ نہ مارو

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ (انفال ۹) ان جیسے مت ہو جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا ہے اور وہ سنتے نہیں۔

کرّ و فر نہ دکھاؤ

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ ان جیسے نہ ہو جاؤ۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے گھروں سے اتراتے

Marfat.com

(انفال ۲۴) ہوئے نکلتے ہیں۔

اہل اللہ سے دور نہ ہو

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ (انعام ۵۲)

اور مت دور کر ان لوگوں کو جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اسی کی رضا چاہتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ (المائدہ ۵۱)

تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے ان کی دوستی کرے تو وہ انہی میں سے ہے

مرتد ہو کر نہ مرو

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران ۱۰۲)

اور بجز اسلام کے اور کسی حالت میں جان مت دینا (مسلمان ہو کر مرنا)[۱]

۱؎ مسلمان کو ہر معاملہ میں کتاب و سنت کے موافق چلنا چاہیئے اور مرتے دم تک اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی ہر مسلمان کا مرنا اور جینا خالص اسلام پر ہونا چاہیئے۔

۲؎ رسالہ تسہیل شوقِ وطن مصنفہ مولینا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرماویں۔

Marfat.com

کیا قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ایمان لانے کا حکم ہے

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط

(المائدہ ۱۰)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں ہو جب تک کہ تورات۔ انجیل اور جو کتاب (قرآن) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی پوری پابندی نہ کرو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ص

(البقرہ ۵)

اور ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے ایسی حالت میں جو اس کتاب[1] کو سچ بتانے والی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اور مت بنو سب میں اول منکر اسکے۔

[1] یعنی توریت کو۔

Marfat.com

کیونکہ یہ سب سے بڑی نیکی ہے

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج (البقرہ ۲۲/۲)

لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر قیامت کے دن پر۔ اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر۔ اور پیغمبروں پر۔

پیغمبرؐ اس کتاب پر ایمان لایا

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ (البقرہ ۴۰/۳)

رسولؐ ایمان لایا اس پر جو کچھ اترا اس پر اسکے رب کی طرف سے (قران پر)

سب مسلمان ایمان لائے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرہ ۴۰/۳)

اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے سب نے اللہ کو اسکے فرشتوں کو۔ اسکی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مانا۔

ایمان والوں کو ان پر یقین کرنے کا حکم ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط (النساء ۲۰/۵)

اے ایمان والو یقین لاؤ اللہ پر۔ اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اس نے اپنے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔

Marfat.com

قرآن کا ماننا اختیاری ہے یا جبری؟

اختیاریؒ ہے

اِنَّہٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ط — یہ قرآن نصیحت ہے۔ سو جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ (المدثر ۲/۵۴)

جو چاہے اسے قبول کرے

اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○ — یہ قرآن تو نصیحت ہے۔ پھر جو کوئی چاہے اسے قبول کرے۔ (عبس ۱)

خدا کا راستہ اختیار کرے

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ط — یہ نصیحت ہے۔ سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے۔ (الدہر ۲)

دین میں کوئی جبر نہیں ہے

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ج — دین میں کوئی جبر (زبردستی) نہیں ہے (البقرہ ۲)

ؒ اس اختیار کے ساتھ اس بات کو نہ بھلائیے کہ قرآن پر عامل بن کر جزا پاؤگے مگر منکر ہو کر عذابِ الٰہی کے سزاوار ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ اگلے صفحات پر واضح کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

قرآن کا ماننا اختیاری کیوں ہے جبری کیوں نہیں؟

قرآن ایک نصیحت ہے

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ط (الانبیاء ۲/۱۷) — یہ ایک کثیر الفائدہ نصیحت ہے۔ جو ہم نے اتاری۔

نصیحت عقل والے قبول کرتے ہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ال عمران ۱/۳) — اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہل عقل ہیں۔

جو یہ راستہ اختیار کرے گا خود فائدہ اٹھائے گا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ (یونس ۱۱/۱۱) — آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق پہنچ چکا ہے۔ سو جو شخص راہ راست پر آئیگا سو وہ اپنے واسطے راہ راست پر آئیگا۔

جو یہ راستہ چھوڑ دے گا وہ نقصان اٹھائے گا

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ط — اور جو کوئی اس راستہ سے بھٹک جائیگا

Marfat.com

(یونس ۱۱/۱) وہ بھٹک کر اپنا ہی نقصان کریگا۔

اسلئے بصیرت عطا کی گئی

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ (الانعام ۱۳/۷) اب بالاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بینی کے ذرائع[1] (بصیرتیں) پہنچ چکے ہیں۔ سو جو شخص دیکھ لیگا۔ وہ اپنا فائدہ کریگا۔

کہ اندھے نہ ہو

وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ (الانعام ۱۳/۷) اور جو شخص اندھا رہیگا۔ وہ اپنا نقصان کرے گا۔

لہٰذا نہ نگران کی ضرورت ہے

وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (الانعام ۱۳/۷) اس لئے میں تمہارا نگران نہیں ہوں

اور نہ پہرہ کی

وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۚ (یونس ۱۱/۱) اور نہیں تم پر مسلط کیا گیا (ہوں بلکہ) وَأُمِرْتُ .... وَأَنْ أَتْلُوَا الْقُرْآنَ ۚ مجھ کو حکم ہے کہ (میں) یہ قرآن (النمل ۷/۶) سنا دوں۔

---

[1] یعنی اگرچہ خدا ہمیں دکھائی نہیں دیتا مگر اسکے بصیرت افروز نشانات و دلائل ہمارے سامنے ہیں جو آنکھ کھول کر دیکھے گا خدا کو پائیگا جو اندھا بن گیا۔ اس نے اپنا نقصان کیا (موضح الفرقان)

Marfat.com

قرآن کے متعلق امم سابقہ کا کیا خیال ہے؟

وہ اسے حق سمجھتے ہیں

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ (انعام ۱۱۴)	اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب (سابقہ) دی ہے وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے حق بھیجا گیا ہے۔

اس کی تصدیق کرتے ہیں

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج (المائدہ ۸۳)	وہ (عیسائی) جب اس کو جو رسول پر اترا سنتے ہیں۔ تو تو دیکھے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔

اس پر یقین کرتے ہیں

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ ھُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ (القصص ۵۲)	جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب[1] دی ہے۔ وہ اس پر یقین کرتے ہیں

[1] تورات و انجیل

Marfat.com

اس کی تلاوت کرتے ہیں

لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ۞ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ (آل عمران ۱۲/۴)

اہل کتاب میں سب برابر نہیں (ان میں سے) ایک فرقہ راہ راست پر ہے وہ رات کے وقت اللہ کی آیات پڑھتے ہیں۔ وہ سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ پر روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں بُرے کاموں سے روکتے ہیں۔ نیک کاموں (کیلئے) دوڑتے ہیں۔ اور وہی لوگ نیک بخت ہیں۔

اس کی تعظیم کرتے ہیں

اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ۞ وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۞ (بنی اسرائیل ۱۲/۱۵)

جن لوگوں کو قرآن سے پہلے (اس کا) علم دیا گیا تھا۔ ان کے سامنے جب یہ قرآن پڑھا جاتا ہے۔ تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے۔ ہمارے رب کا وعدہ بیشک پورا ہوتا ہے روتے

Marfat.com

ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں۔ اور یہ قرآن ان کا خشوع[۱] اور بڑھا دیتا ہے

اس کی بابت آپ تسلی کر سکتے ہیں

فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ج (یونس ۱۰/۱۱)

پھر اگر آپ اس کی طرف سے شک میں ہوں جس کو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ تو آپ ان لوگوں[۲] سے پوچھ لیجیے جو آپ سے پہلی کتابوں (تورات انجیل وغیرہ) کو پڑھتے ہیں۔

لہٰذا اس کے متعلق آپ شک نہ کریں

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (یونس ۱۰/۱۱)

آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور ان لوگوں میں نہ ہوں جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا (تا کہ) کہیں آپ گھاٹے[۳] میں نہ رہیں۔

---

[۱] یعنی ان پر زیادہ رقت طاری ہو جاتی ہے۔

[۲] جو لوگ کتب سابقہ کا علم رکھتے ہیں۔

[۳] مستوجب عذاب نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

پہلی کتابوں کے متعلق قرآن کا کیا نظریہ ہے؟

پہلی کتابوں کے موافق ہے

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ (یوسف ۱۲)

یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں۔ بلکہ اس کلام کے موافق ہے۔ جو اس سے پہلے (آچکا) ہے۔

پہلے کلام کی تصدیق کرتا ہے

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ (یونس ۱۱)

یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور بنالے۔ کیونکہ (یہ) اگلے کلام کی تصدیق کرتا ہے۔

پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (آل عمران ۳)

اللہ تعالے نے آپ پر سچی کتاب اتاری ہے۔ جو اگلی کتابوں (کی صداقت) کی تصدیق کرتی ہے۔

لہ یہ رب العلمین کا کلام ہے نہ کوئی اور اسے بنا سکے نہ یہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔ (ابن کثیر)

Marfat.com

ان کو سچ بتلاتا ہے

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ (احقاف پ۲۶) اس سے پہلے موسےٰؑ کی کتاب ہے جو راہنما و رحمت تھی۔ یہ کتاب اس کو سچا کرتی ہے۔[1]

بلکہ ان کا محافظ ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدہ پ۶) اور ہم نے آپ پر سچی کتاب اتاری (جو) سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کے مضامین پر نگہبان[2] ہے۔

---

[1] یہ بہت پرانا سچ ہے نزول قرآن سے سینکڑوں برس پہلے تورات نے بھی اصول تعلیم یہ ہی دی تھی جسکی انبیا و اولیا اقتدا کرتے رہے۔ اور اس نے پیچھے آنے والی نسلوں کے لئے اپنی تعلیمات وبشارات سے راستی و ہدایت کی راہ ڈال دی اور رحمت کے دروازے کھول دیئے اب قرآن اترا تو اس کو سچا ثابت کرتا ہوا غرض دونوں کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔

[2] یعنی خدا کی جو امانت تورات وانجیل وغیرہ کتب سماویہ میں ودیعت کی گئی تھی وہ مع شے زائد قرآن میں محفوظ ہے جس میں کوئی خیانت نہیں ہوئی۔ اور جو بعض فروعی چیزیں ان کتابوں میں اس زمانہ یا ان مخصوص مخاطبین کے حسب حال تھیں ان کو قرآن نے منسوخ کردیا اور جو حقائق ناتمام تھیں۔ ان کی پوری تکمیل فرمادی ہے اور جو حصہ اس وقت کے اعتبار سے غیر فہم تھا اسے بالکل نظرانداز کردیا ہے۔ (موضح الفرقان)

Marfat.com

قرآن کے منکر کون ہیں؟

بے انصاف

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ (عنکبوت ۵/۲۱)

بلکہ یہ قرآن تو صاف آیات ہیں۔ ان لوگوں کے ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے۔ ہماری آیات کا بجز بے انصافوں کے اور کوئی انکار نہیں کرتا۔

نافرمان

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۱/۱)

ہم نے آپ کی طرف روشن آیات یعنی واضح دلائل بھیجے ہیں۔ مگر ان کا انکار ماسوائے نافرمان لوگوں کے اور کوئی نہیں کریگا۔

کافر

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ (عنکبوت ۵/۲۱)

مگر ہماری آیات کا بجز کافروں کے اور کوئی انکار نہیں کرتا۔

Marfat.com

قرآن پر نہ چلنے والے کون ہیں؟

ظالم

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدہ پ۶)

اور جو کوئی حکم نہ کرے۔ اسکے موافق جو کہ اللہ نے اتارا۔ سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

نافرمان

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (المائدہ پ۶)

اور جو کوئی حکم نہ کرے۔ موافق اسکے جو اللہ نے اتارا۔ سو وہی لوگ ہیں نافرمان۔

کافر

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ پ۶)

اور جو کوئی حکم نہ کرے اسکے موافق جو کہ اللہ نے اتارا ہے۔ سو وہی کافر ہیں[1]

[1] منصوص احکام کے وجود سے انکار کر کے اپنی رائے و خواہش کے مطابق احکام وضع کرنے والا حقیقتاً کافر ہوگا۔ اور قرآن کو عقیدۃً صحیح و ثابت مان کر عملاً ان کی خلاف ورزی کرنیوالا عملاً کافر ہوگا

Marfat.com

انکار قرآن کے اسباب کیا ہیں؟

روگردانی کرنا

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ....
فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ؕ
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ
اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا
وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ٥
(حم سجدہ ۲/۱)

یہ کلام بڑے مہربان رحم والے کی طرف سے آتارا ہوا ہے مگر اکثر لوگوں نے روگردانی کی پھر وہ سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں ہمارے دل میں غلاف ہیں اس بات سے جس کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تیرے بیچ میں پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں۔[1]

یقین نہ کرنا

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۚ (الطور ۲)

بلکہ وہ (قرآن پر) یقین[2] نہیں کرتے۔

---

[1] نصیحت پر کان دھرنا تو کجا۔ انہیں نصیحت سننا بھی گوارا نہیں۔

[2] یعنی بے سروپا احتمالات نکالتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ من گھڑت کلام ہے۔

Marfat.com

توجہ نہ کرنا

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ (انبیاء ۱۷)

وہ غفلت میں ٹلا رہے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو تازہ نصیحت آتی ہے تو یہ اسکو ایسے طور سے سنتے ہیں (جیسے) کھیل میں لگے ہوئے۔ ان کے دل متوجہ نہیں ہوتے۔

غور نہ کرنا

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (النساء ۱۱) سو کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟

سمجھنے کی کوشش نہ کرنا

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ (والصّٰفّٰت ۲۳) جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں۔

اہمیت نہ جاننا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ (انفال ۹)

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ سن چکے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کہہ دیں۔

Marfat.com

مجموعۂ حکایات سمجھنا

وَقَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (الفرقان ۱/۱۸) — اور کہتے ہیں کہ یہ کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی۔

آبائی طریقوں کو نہ چھوڑنا

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا (لقمٰن ۳/۲۱) — اور جب ان کو کہیے کہ جو حکم اللہ نے اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اس (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔

آبائی مذہب پر اکتفا کرنا

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ (المآئدہ ۱۰۴) — جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے۔ اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف۔ تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ[ل] دادوں کو پایا۔ خواہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت۔

[ل] حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "باپ کا حال معلوم ہو کہ حق کا تابع اور صاحب علم تھا تو اس کی راہ پکڑے نہیں تو عبث ہے۔"

Marfat.com

اندھی تقلید کرنا

قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ (زخرف ۲۵/۲)

کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان کے قدم [1] بقدم اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔

شیطان کی پیروی کرنا

نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ق كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ (البقرہ ۱/۱۲)

اہل کتاب میں سے ایک جماعت [2] نے تو کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا۔ گویا کہ وہ (اسے) جانتے ہی نہیں اور پیچھے ہو لئے اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان۔

---

[1] کفار و مشرکین ہر زمانہ میں انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے مقابلہ میں اپنے آبا و اجداد کی تعلیم کو پیش کرتے چلے آتے ہیں۔ اور اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم باپ دادوں کی تقلید سے بہتر ہے تب بھی وہ محض ہٹ دھرمی اور ضد کی بنا پر اسے قبول نہیں کرتے۔

[2] یہود کی ایک جماعت نے خود توریت سے انحراف کرکے اسکے احکام پر چلنا چھوڑ دیا ہے

Marfat.com

الجھاؤ میں پڑنا

كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ ۝ (ق ۱/۱۶)

جب ان تک سچی بات پہنچی ہے۔ (تو اسے) جھٹلاتے[1] ہیں۔ اور الجھی ہوئی بات میں پڑ رہے ہیں۔

انکار رسالت کرنا

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا (الرعد ۶/۱۲)

اور کافر کہتے ہیں۔ تو بھیجا[2] ہوا نہیں آیا۔

يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝ (بنی اسرائیل ۵/۵)

یہ بے انصاف کہتے ہیں کہ جس کے کہے پر تم چلتے ہو۔ وہ نہیں ہے۔ مگر ایک مرد جادو[3] کا مارا ہوا۔

---

[1] حضرت کی نبوت قرآن بعث بعد الموت ہر چیز کو جھٹلاتے ہیں۔ بے شک جو شخص سچی باتوں کو جھٹلاتا ہے۔ اسی طرح شک و اضطراب تردد و تحیر کی الجھنوں میں پڑا جایا کرتا ہے (موضح الفرقان)

[2] یعنی کہ آپ نعوذ باللہ پیغمبر برحق نہ تھے۔

[3] کفار اپنے مقصد اغوا و اضلال میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر زدہ مشہور کرتے تھے (العیاذ باللہ العظیم)

Marfat.com

قرآن سے کفار کیا سلوک کرتے ہیں؟

اسے انسانی تصنیف سمجھتے ہیں

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿مدثر ۲۵﴾ یہ اور کچھ نہیں۔ آدمی کا کہا ہوا ہے۔

جادو سمجھتے ہیں

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿احقاف ۷﴾

جب ان کو ہماری کھلی آیات سنائی جاتی ہیں۔ اور سچی بات جب ان کو پہنچتی ہے تو منکر کہتے ہیں کہ یہ صاف جادو ہے۔[1]

مجموعہ حکایات سمجھتے ہیں

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿انعام ۲۵﴾

وہ کافر تو کہتے ہیں یہ اور کچھ نہیں مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

---

[1] جب انہیں خدا کی ظاہر و باہر واضح اور صاف آیتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے تکذیب و افتراء ضلالت و کفر گویا ان کا شیوہ ہو گیا ہے (ابن کثیر)

Marfat.com

اسلئے روگردانی کرتے ہیں

اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (مومنون ۴/۱۸)	ہم نے ان کے پاس ان کیلئے نصیحت بھیجی۔ سو یہ اپنی نصیحت سے بھی روگردانی کرتے ہیں۔

اس سے دور بھاگتے ہیں

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۵/۱۵)	جب آپ قرآن میں کفار کے بتوں یا خداؤں کی بجائے، صرف اکیلے اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر بھاگتے[۱] ہیں۔

منہ موڑتے ہیں

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ (الشعراء ۱/۱۹)	ان کے پاس کوئی تازہ فہمائش[۲] اس مہربان کی طرف سے ایسی نہیں آتی۔ جس سے یہ منہ نہ موڑتے ہوں۔

---

[۱] یعنی خدائے واحد کا ذکر انہیں سخت ناگوار گزرتا ہے۔

[۲] پند و نصیحت

Marfat.com

استہزا کرتے ہیں

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ (انبیا ۲۱)

ان کے پاس جب ان کے رب کی طرف سے کوئی تازہ نصیحت آتی ہے تو اس کو ہنسی[1] مذاق بنا کر سنتے ہیں۔

استغنا برتتے ہیں

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا (محمد ۴۷)

اور بعضے ان میں ایسے ہیں کہ آپ کی طرف (قرآن سننے کے لئے) کان[2] رکھتے ہیں۔ مگر جب آپ سے باہر جاتے ہیں تو اہل علم سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے کیا بات کی ہے۔

جھگڑا کرتے ہیں

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا (المومن ۴۰)

جو کافر ہیں وہ اللہ کی آیات پر جھگڑا[3] کرتے ہیں۔

---

[1] یعنی دین و دنیا کی درستی کے لئے اخلاص کے ساتھ نہیں سنتے۔

[2] بظاہر غور و توجہ سے سن رہے ہوتے ہیں۔

[3] واضح اور روشن دلائل میں بھی الجھتے ہیں۔

Marfat.com

ہٹ دھرمی کرتے ہیں

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ (انعام ۱۵/۸) — اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہم ہرگز نہ مانیں گے

قرآن سننے سے روکتے ہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (حٰم سجدہ ۴/۴) — اور منکر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سننے کے لیے کان نہ دھرو اور اس کے بیچ میں غل مچایا کرو۔ شاید تم غالب[۱] ہو۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ (انعام ۳/۲) — اور یہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور اس سے بھاگتے ہیں۔

---

[۱] قرآن کریم کی آواز بجلی کی طرح سننے والوں کے دلوں میں اثر کرتی تھی جو سنتا فریفتہ ہو جاتا اس سے روکنے کی تدبیر کفار نے یہ نکالی کہ جب قرآن پڑھا جائے ادھر کان مت دھرو اور اس قدر شور و غل مچاؤ کہ دوسرے بھی نہ سن سکیں اور اس طرح ہماری بک بک سے قرآن کی آواز دب جائے گی۔ آج بھی جاہلوں کو ایسی ہی تدبیریں سوجھا کرتی ہیں کہ کام کی بات کو شور مچا کر سننے نہ دیا جائے۔ لیکن صداقت کی کڑک مچھروں اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ سے کہاں مغلوب ہو سکتی ہے۔ ان سب تدبیروں کے باوجود حق کی آواز قلوب کی گہرائیوں تک پہنچ کر رہتی ہے (موضح الفرقان)

Marfat.com

عاملِ قرآن کو کیا جزا ملے گی؟

ثواب ملے گا

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ○ (اعراف ۲۱/۹)

جو لوگ کتاب (قرآن) کے پابند ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ بیشک ہم (ان) نیکی کرنے والوں کا ثواب[1] ضائع نہ کرینگے۔

فلاح پائیگا

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (اعراف ۱۹/۸)

سو جو لوگ اس نبی (آخر الزمان) پر ایمان لائے ان کی حمایت اور مدد کی اور اس نور (قرآن) کے تابع (فرمان) رہے۔ جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ وہی لوگ پوری فلاح پائینگے۔

[1] یعنی بلاشبہ وہ اپنے نیک اعمال کا میٹھا پھل چکھیں گے۔

Marfat.com

تکلیف نہ اُٹھائیگا

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ○ (طٰہٰ ۷/۱۶)

پھر جو شخص میری تبلائی ہوئی راہ (قرآن) پر چلا۔ وہ نہ گمراہ[1] ہوگا۔ نہ تکلیف اٹھائیگا

بخشا جائے گا

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ (محمد ۱/۲)

جنہوں نے اس کو مانا اور بھلے کام کیے اور مانا اس کو جو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترا ہے (کیونکہ) ان کے رب کی طرف سے وہی سچا دین ہے (تو) اسکی برائیاں ان پر سے آتار دیں (معاف کردیں) اور سنوارا انکا حال۔

جو چاہے گا سو پائے گا

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۚ (الزمر ۲۴)

اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ جانا۔ وہی لوگ ہیں پرہیزگار وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے رب کے پاس سب کچھ ہے۔ یہ ہے صلہ نیکوکاروں کا۔

---

[1] راہ راست سے نہ بھٹکے گا

Marfat.com

جنت میں جائے گا

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۚ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ ۚ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط لَکُمْ فِیْهَا فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ ۝ (الزخرف ۷۲/۲۵)

(چونکہ تم) ہماری آیات پر یقین لائے اور ان پر عمل کیا (لہذا) تم اور تمہاری عورتیں خوش بخوش بہشت میں داخل ہو جاؤ ان کے پاس سونے کے رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے۔ اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا۔ اور جن سے آنکھوں کو لذت ہو گی اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے (کیونکہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم اپنے (اچھے) اعمال کے عوض مالک بنا دیئے گئے تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں۔ ان میں سے کھاتے رہو۔

ـه عمل مقبول کے لئے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ خالص اللہ تعالٰی ہی کے لئے ہو۔ دوسری یہ کہ موافق سنت مطہرہ کے ہو۔ اگر خالص ہوا۔ مگر سنت کے موافق نہ ہوا تو قبول نہ ہوگا۔ اور جن کا عمل صورت ظاہری میں موافق شریعت ہو۔ لیکن خالص واسطے اللہ کے نہ ہو۔ ایسا عمل بھی مردود ہے (ابن کثیر)

Marfat.com

منکرِ قرآن کو کیا سزا ملے گی؟

ملعون ہوگا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ (البقرہ ۱۹/۲)

جو کچھ ہدایت کی باتیں اور صاف حکم ہم نے اتارا ہے۔ جو لوگ (اس کو) چھپاتے ہیں۔ بعد اس کے کہ ہم ان کو کتاب میں عام لوگوں کے لئے ظاہر کر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔

گمراہ ہوگا

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَھْدِیْھِمُ اللّٰہُ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ النحل ۱۴/۱۴

جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ ان کو راہ[۱] نہیں دیتا اور ان کیلئے عذاب دردناک ہے۔

[۱] مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ جزاء الاعمال ملاحظہ فرماویں۔

Marfat.com

نقصان اٹھائیگا

سَآءَ مَثَلاَنِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَھُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ٥ (اعراف ۲۲/۹)

جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ان لوگوں کا بُرا حال ہے۔ وہ خود اپنا نقصان کرتے ہیں۔

محنت برباد کریگا

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ (اعراف ۱۷/۹)

اور جنھوں نے ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹ جانا۔ان کے سب کام غارت ہوئے۔جو کچھ عمل کرتے تھے وہی بدلا پائیں گے۔

مستوجب سزا ہوگا

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا (انعام ۲۰/۸)

جو ہماری آیتوں سے کتراتے ہیں ان کو ہم سزا دینگے۔

مشکل میں پڑے گا

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۝ (الیل ۱/۳۰)

اور جس نے بُخل کیا اور بے پروائی اختیار کی۔اور اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو ہم اس کو آہستہ آہستہ سختی میں پہنچا دینگے (مشکل میں پھنسا دینگے)

Marfat.com

پکڑا جائے گا

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ (اعراف ۲۲/۹)

اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے پکڑیں گے جہاں سے ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور میں ان کو ڈھیل دوں گا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے۔

جوابدہ ہوگا

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ (ال عمران ۲/۲)

اور جو شخص اللہ کے احکام کا انکار کریگا تو بلاشبہ اللہ تعالےٰ جلد اسکا حساب لینے والے ہیں۔

دوزخ میں جائیگا

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ ۴/۱)

اور جو لوگ منکر ہوئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا۔ وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ۝ (الکہف ۱۲/۱۶)

یہ دوزخ ان کا بدلہ ہے بسبب اسکے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق اڑایا۔

Marfat.com

دردناک عذاب پائے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ	اللہ نے جو کچھ کتاب میں نازل کیا ہے
مِنَ الْکِتٰبِ.... وَلَھُمْ عَذَابٌ	بیشک جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں
اَلِیْمٌ ۝ (البقرہ ۱/۲)	ان کیلئے دردناک عذاب ہے

آگ سے پیٹ بھریگا

اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ	ایسے لوگ اور کچھ نہیں اپنے پیٹ میں
اِلَّا النَّارَ (البقرہ ۲/۲)	آگ بھر رہے ہیں۔

آگ کی خوراک بنے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ	بیشک جو ہماری آیات سے منکر ہوئے
نُصْلِیْھِمْ نَارًا ط کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُ	ان کو ہم آگ میں ڈالیں گے جس
ھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا	وقت ان کی کھال جل جائے گی۔ تو
لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ	ہم ان کی اور کھال بدل دیں گے۔
عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ (النساء ۸/۵)	تاکہ عذاب چکھتے رہیں بیشک اللہ تعالٰے
	زبردست حکمت والا ہے۔

ذلیل ہوگا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ	جو لوگ اللہ کے خلاف کرتے ہیں وہ
اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝ (المجادلہ ۳/۲۸)	لوگ ہیں بہت ذلیل ہونے والوں میں سے

Marfat.com

جڑ سے کاٹا جائے گا

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (اعراف ۹/۸)	ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی۔ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ نہ مانتے تھے۔

جنت میں نہ جائے گا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ (اعراف ۵/۸)	بیشک جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے۔ یہاں تک کہ گھس جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں۔

مستحق ملاقاتِ الٰہی نہ ہوگا

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ج (البقرہ ۲۱/۲)	اللہ تعالےٰ نہ تو قیامت کے دن ان سے بات کرینگے اور نہ انکو پاک[1] کرینگے

[1] اہل ایمان اپنے گناہوں کے سبب میعادِ معین تک دوزخ میں رہ کر گناہوں سے پاک ہو جائینگے اور مستحق جنت ٹھہرینگے مگر کفار اپنے شرک و انکار کے سبب کبھی پاک ہو کر جنت میں نہ جائینگے۔ بلکہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

Marfat.com

قرآن حرف بہ حرف کیسے محفوظ ہے؟

اس کا محافظ اللہ ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ‎(الحجر ۱ / ۱۴)

ہم نے آپ پر یہ نصیحت اتاری ہے۔ اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔[۱]

[۱] یعنی اس قرآن کے اتارنے والے ہم ہیں۔ اور ہم ہی نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے جس شان اور ہیات سے وہ اترا ہے بدوں ایک شوشہ یا زیر زبر کی تبدیلی کے چار دانگ عالم میں پہنچکر رہیگا۔ اور قیامت تک ہر طرح کی تحریف لفظی و معنوی سے محفوظ و مصئون رکھا جائیگا زمانہ کتنا ہی بدل جائے مگر اسکے اصول و احکام کبھی نہ بدلیں گے۔ زبان کی فصاحت و بلاغت اور علم و حکمت کی موشگافیاں کتنی ہی ترقی کر جائیں۔ پر قرآن کی صوری و معنوی اعجاز میں اصلاً ضعف و انحطاط محسوس نہ ہوگا۔ قومیں اور سلطنتیں قرآن کی آواز کو دبانے یا گم کردینے میں ساعی ہونگی لیکن اسکے ایک نقطہ کو گم نہ کر سکیں گی۔ حفاظتِ قرآن کے متعلق یہ عظیم الشان وعدۂ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقہ سے پورا ہو کر رہا۔ جسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب و مغرور مخالفوں کے سر نیچے ہو گئے۔ "میور" کہتا ہے جہانتک ہماری معلومات ہیں۔ دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی۔ ایک اور یورپین محقق لکھتا ہے کہ "ہم ایسے ہی یقین سے قرآن کو بعینہٖ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ سمجھتے ہیں جیسے مسلمان اسے خدا کا کلام سمجھتے ہیں"۔ (موضح الفرقان)

Marfat.com

اس نے فرشتے منتخب کئے

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا (الحج ۱/۱۷)

اللہ تعالیٰ پیغام (وحی) پہنچانے والے فرشتے منتخب کرتا ہے (جیسے قرآن کے لئے جبرئیلؑ منتخب ہوئے)

پہرے میں بھیجا

فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّھِمْ (الجن ۲/۲۹)

تو ان کے آگے اور پیچھے چوکیدار (فرشتے) چلاتا ہے تاکہ جانے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام (وحی) پہنچائے۔

پڑھنا سکھایا

فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ج لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ (القیمہ ۱/۲۹)

جب ہم فرشتہ (جبرئیلؑ) کی زبانی پڑھنے لگیں تو آپ اس کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھیئے (ان کے پڑھنے کے بعد پڑھئے) اس کو جلدی سیکھ لینے کے لئے اپنی زبان نہ ہلایئے۔

یاد کرایا

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ (اعلیٰ ۱/۳)

ہم آپ کو (قرآن) پڑھائینگے پھر آپ نہیں بھولیں گے مگر جیسے اللہ چاہے۔

Marfat.com

وضاحت سے سمجھایا

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ (القیمہ ۲۹) پھر اس کا کھول کر بتانا ہمارے ذمہ ہے

سینہ میں بٹھایا

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیمہ ۲۹) اسکو جمع کرنا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے

بادوران نزول شیطان کو دور رکھا

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؕ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؕ (الشعرا ۱۹) اور اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے۔ اور نہ ان سے بن آئے اور نہ وہ کر سکیں انکو تو سننے کی جگہ سے دُور کر دیا ہے

اس کا اپنے بندوں کو وارث بنایا

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج (الفاطر ۲۲) پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی (وارث بنایا) جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔

اسے سینہ بہ سینہ چلایا جا رہا ہے

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ (عنکبوت ۵) بلکہ قرآن (کی یہ) صاف آیات ان لوگوں کے سینہ[1] میں ہیں جن کو علم عطا ہوا ہے

---

[1] دنیا میں یہ پہلی اور آخری کتاب ہے جو حرف بہ حرف اور نقطہ بہ نقطہ یعنی سالم کی سالم بہ یک وقت دنیا کے کونہ کونہ میں قاریوں اور حافظوں کے سینہ پر نقش ہے اور قیامت تک نقش رہیگی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نامۂ ہدایت

(تشنگانِ جامِ ہدایت کے لئے احکامِ قرآن کا ایک خلاصہ ہدایت نامہ کے عنوان سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جسے چارٹ کی صورت میں خوبصورت لکھا کر اور شیشہ کے فریم میں لگوا کر ایسی جگہ لٹکانا چاہیئے کہ سوتے وقت یا اُٹھتے وقت اس پر نظر پڑ سکے۔ تاکہ اس کے روزانہ مطالعہ سے اپنے اعمال کے محاسبہ کی عادت ہو جائے اور انسان اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو سکے۔ (مؤلف)

اللہ کی ذات وصفات میں قولاً و فعلاً کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ہر نفع و نقصان اللہ کی طرف سے سمجھو مگر اسے اپنے اعمالِ حسنہ و افعالِ سیئہ کا نتیجہ جانو۔ دل میں کوئی تشویش نہ آنے دو۔ نہ کسی سے خوف و امید رکھو۔ نعمت پر شکر مصیبت پر صبر اور بدی سے توبہ کرو۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو۔ نماز باجماعت و باادب پڑھو۔ ماہ صیام کی برکتوں اور سعادتوں سے پورا فائدہ اٹھاؤ۔ صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دو۔ صاحب استطاعت ہو تو حج کرو۔ جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور شہادت[1] کے طلبگار رہو۔ اپنی حاجت سے جو بچے وہ فی الفور خیرات کر دو۔ اور صدقہ وخیرات کے وقت اپنے محتاج اقربا وہمسائیوں کو ترجیح دو۔ مگر ان پر احسان مت جتاؤ۔ سائل کو سختی سے جواب نہ دو

[1] وہ شہادت جو ضرورت کفن و دفن سے بے نیاز کر دے۔ یعنے اگر سر ریزہ در خاک و خون میں تھڑا پڑا ہو تو جسم کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑ کر حقِ عبدیت ادا کر رہی ہوں۔

Marfat.com

ہر معاملہ میں اللہ کی رضا و خوشنودی کے جویاں رہو۔ خواہ دنیا والوں کو ناراض بھی کرنا پڑے
اہلِ حقوق کو راضی کرو۔ مقروض کو آسانی دو۔ کسی سے لڑو جھگڑو نہیں۔ اکڑ کر مت چلو۔ راہ
چلتے نظریں نیچی رکھو۔ اور لڑکوں اور عورتوں کی صحبت سے اجتناب کرو۔ اس طرح آنکھ کان
اور زبان کے زنا سے بچ جاؤ گے۔ وعدہ خلافی نہ کرو قسمیں نہ کھاؤ۔ بلا ضرورت و
مصلحتِ دینی اغنیا و امرا اور خلاف شرع فقرا سے صحبت نہ رکھو۔ غربا مساکین۔ صُلحا
و علمائے حق کی صحبت اختیار کرو۔ دنیائے فانی سے دل نہ لگاؤ۔ لوگوں سے بقدر ضرورت
خُلق سے ملو۔ سکوت و خلوت کو محبوب رکھو۔ غیر مشروع مجالس سے پرہیز کرو۔ خدمتِ خلق
کیلئے وقف رہو۔ کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ نرمی برتو۔ ترشروئی سے
پیش نہ آؤ۔ خود کو سب سے کمتر سمجھو۔ نیت ہمیشہ نیک رکھو۔ خطا کا جواب عطا سے دو
عیب جوئی کی بجائے عیب پوشی کرو۔ اور اپنے عیوب سامنے رکھو۔ رسوم جہل سے
بچو۔ اوقات کو منضبط رکھو۔ زنا۔ حرص۔ غضب۔ جھوٹ۔ غیبت۔ بخل۔ حسد۔ رشوت۔ سود
ریا۔ خیانت۔ کبر و کینہ وغیرہ سے بچو۔ قناعت۔ انصاف۔ علم۔ یقین۔ تفویض۔ توکل۔ رضا
تسلیم کے خوگر بنو۔ شریعت پر چلو۔ امین و شرمگین۔ کم گو۔ کم رنج۔ صلاح جُو۔ نیکوکار۔ نیکو گفتار۔
باوقار اور بردبار رہو۔ صدق مقال و اکلِ حلال[۱] اپنا شعار بناؤ۔ مسافر و مہمان نواز رہو

[۱] کسب حلال سے انسان مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔ اگر ایک لقمہ حرام بھی منہ میں چلا جائے تو اسکے وبال سے چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی اور اگر دس درم کی پوشاک میں ایک درم (بقدر چار آنہ) بھی حرام مال ہو۔ تو جب تک وہ لباس بدن پر رہتا ہے نماز قبول نہیں ہوتی۔

Marfat.com

اوران صفات پر مغرور نہ ہو۔ خورد و نوش میں اعتدال برتو۔ حد سے نہ بڑھو۔ عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہو۔ ہر ایک سے معاملہ صاف صاف بیباق رکھو۔ موت کو ہر وقت قریب جانو ہمیشہ عمل و استقامت کی دعا کرو۔ بستر پر جانے سے پہلے اپنے روزانہ اعمال کا ہدایت نامہ سے محاسبہ کرو اور کتب دینیہ کا مطالعہ رکھو۔

شکریہ و دعا

منعم حقیقی کے انعامات کے لئے قابلیت شرط نہیں۔ وہ جس سے چاہے کام لے لے۔ کہاں یہ عاجز اور کہاں یہ کام۔ ..... جو آج بہ احسان رب العالمین ختم ہوا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

یارب دلِ مسلم کو اسلام کی الفت دے
پھر جذب محبت دے پھر جوش اخوت دے
طوفانِ حوادث میں اسلام کا بیڑا ہے
مغموم مسلماں کو پھر ہمت و قوت دے
مومن کا جگر تڑپا اسلام کی الفت میں
بے دین مسلماں کو پھر دین کی عزت دے
کاشانۂ مسلم سے گم جہل و ضلالت کر
ویرانۂ عالم کو اسلام سے زینت دے
وحدت کے گلستاں میں تثلیث کی یورش ہے
توحید کے طالب کو ہر بات میں نصرت دے
ویرانیٔ مسلم کا چرچا ہے زمانے میں
ایمان کے محافظ کو ایمان کی طاقت دے
ملتی نہیں جا ہم کو کونین کی وسعت میں
نادار مسلمان کو پھر شوکت و عظمت دے

(ناظم)

Marfat.com

از تلاوت بر تو حق دارد کتاب
تو ازو کامے کہ مے خواہی بیاب
اقبال

176

تعارفِ قرآنی

خود قرآن کی زبانی

مرتبہ
ایم عبدالرحمٰن خاں
چہلیک۔ ملتان شہر

ناشر
ایم ثناء اللہ خاں پبلشر اینڈ بک سیلر
۲۶۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

Marfat.com